

انتظار عشق

از مریم رشید



NEW ERA MAGAZINE
Novels | Abstract | Articles | Books | Poetry | Interviews



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتظارِ عشق

از مریمہ شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آج بھی نیندا سکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسنے برابر میں سوئے وجود کو دیکھا ایک ہاتھ اسکے سر کے نیچے رکھے وہ دنیا سے بے خبر سو رہے تھے انکی نیندا کو دیکھتے اسے ایک الگ سے رشک و حسد نے آگھیرا وہ جھنجھلا کر بیڈ سے اترنے لگی اسی اثنا میں کسی نے اسکا بازوں تھام کر اسے ایسا کرنے سے روکا

کیا پریشانی ہے کب سے بے چین ہو، سو کیونہیں رہیں؟ "وہ اسے اپنی خمرا آلود" نگاہوں سے تکتے بولے "نیندا نہیں آرہی" وہ بے بسی گویا ہوئی

انہونے اسے شانوسے تھام کر واپس لیٹا دیا "ماضی کی راکھ کریدتی رہوگی تو کیسے آے گی نیندا آج میں جینا سیکھو، آنکھیں بند ہو بس اب" اس پر چادر برابر کرتے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر حکم صادر کیا وہ بھی مجبوراً ہی سہی آنکھیں موندھ گئی

--- ** _** _** _** _** _** _** _** ---

وہ ابھی حویلی کے پچھلے حصے میں بنے باغیچے سے لوٹی تھی کے برآمدہ میں تخت پر جاہ و جلال سے بیٹھی بی جان کے عتاب کا شکار ہو گئی

بہت خوب بڑی دلہن شوہر کے گھر آنے کا وقت ہے اور یہاں آپ کو اپنے لالے تلو:

س سے ہی فرصت نہیں حلیا تو دیکھیں حویلی کی بڑی سرکار ہیں آپ " انہوں نے لتاڑنے کے ساتھ اسکے سادہ کپڑوں اور بن میں لپیٹے بالوں کو نشانہ بنایا

" اب جائے اور جا کر حلیہ سدھاریں کتابیں پڑھانے نہیں لائے آپ کو "

تو کیوں لائے تھے مجھے کس نے منت کی تھی یہ یاد رکھیے بی اماں کے میری یہاں " موجودگی میں عمل دخل آپ لوگو کا آپ کی غلطیوں کا، آپ کی فرسودہ روایتوں اور " زہنیت کا ہے

وہ بھی بنا لگی لپٹی رکھے کہتی چلتی بنی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جبکہ بی اماں کھولتی رہ گئیں اگر حیدر کا لحاظ نا ہوتا تو اسے انکے عتاب سے کوئی نا بچا پاتا

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_*

کیوں الجھتی ہو بڑی نند ہے مگر ساس کے جیسا رتبہ ہے، احترام فرض ہے انکا " آمنہ " بھا بھی جو اپنے چھوٹے کو لیکے برآمدے میں جا رہی تھی اسے بکتا جھکتا دیکھ ٹوک بیٹھیں جواب میں اسنے سب انکے گوش گزار دیا

غلطی تمھاری بھی ہے پتا ہے بڑے سرکار آنے والے ہیں اور یہ اصول ہے کہ شوہر "

"کے لیے سچ دھج کی جائے تو تم کیویہ اولجلول حلیہ لیے پھر رہی ہو
 آپ بھی ایسا کہیں گی اب جب میرے دل ہی نہیں کرتا تو کیسے تیار ہوں وہ بھی ان کے
 لیے جن کی وجہ۔۔۔۔" وہ جھنجھلائی جبکہ آمنہ نے اس کی بات بچ میں ہی روک دی
 ہاں انکے لیے سچو سنوروں اور زندگی کو ایسے ہی قبول کر لو تمہارے اپنے اختیار میں "
 کچھ نہیں تو سمجھوتا ہی کر لو ویسے بھی تمہاری ساری وقعت یہاں انہی کے کارن ہے ورنہ
 بی اما کسی کی اتنی نہیں برداشت کرتیں، یہ سب کوئی خواب نہیں ہے حقیقت ہے جسے
 جتنا جلدی قبول کر لو بہتر ہوگا " آمنہ اسکا شانہ تھپکتی تصویر کا اصل رخ واضح کرتی چلتی
 بنی

* * * * *

یار آخر میں آلم شاہ مر جاتا ہے قسم سے بڑا دکھ ہوتا ہے "چپس کچر کچر کھاتی لڑکی دکھ "
 سے بولی

اسے ناول کے اسٹارٹ میں ہی مرنا چاہے تھالے کر ضوفی کی زندگی خرابی "
 بھورے سیدھے بال پونی میں قید کرتی نمکین رنگت اور معصوم چہرے والی لڑکینے

دو ٹوک تجزیہ دیا

ابے یار تم بھی نابڑی کویء بہت ہی ان رومنٹک لڑکی ہو بھئی جب ضوئی کو اس سے "

مجت ہوگی تو تم کیو اسپیٹ ہو " دوسری جھنجھلاء ی

ویسے سوچو کویء تمہیں ایسے اپنا ناچا ہے پھر " چپس کھاتی لڑکی شرارت سے بولی "

جواب میں پونی والی لڑکی نے اسے

کتاب کھینچ ماری

خدا ناکرے ویسے بھی یہ وڈیرے چٹی حسین صورتوں پہ آتے ہیں ہم تو بچے ہیں ان "

سب جھمیلوں سے مجھے ویسے بھی فیوڈل سیسٹم نہیں پسند ایک دن بھی نہیں رہ سکوں

میں تو " وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی صاف گوئی سے گویا ہوئی

اگر آپ کارویو ہو گیا تو کلاس میں چل سکتے ہیں " موبائل میں مگن لڑکا اب بیزاری "

سے ٹوک بیٹھا جبکہ اسکی بات پہ ہماں وہ تینوں تپ گیس و ہیں دوسرا لڑکا ہنس پڑا پھر

سب اٹھ کر کلاس کی جانب چل دیے

_ *_ *_ *_ *_ *_*_ *_*

سلام بی اماں "وہ آتے ہی ان کے آگے جھکے اور سر پر پیار لیا"

جیتے رہو رکھی سرکار کے لیے پانی لا اور سن کھانے کا بھی انتظام کر بڑی سرکار کہاں " ہیں تیری بتاجا کے سرکار آگئے ہیں " انہوں نے رکھی کو دوڑایا بھائی کی نگاہیں کسے تلاش رہی تھی وہ سمجھتی تھیں بس ایک وہ کمبخت نہی سمجھتی تھی آمنہ اور دوسری بھاوج گل رخ بھی اپنے شوہروں کی خاطر میں لگی تھی ایک وہی تھی جسے ڈنڈے کے زور پہ چلانا پڑتا تھا

ابھی بھی انکے بلانے پہ وہ آگئی تھی حلیہ بھی قدرے بہتر تھا
 اسے دیکھ کر وہ جانے کیوں وہ ناچاہتے ہوئے بھی پوری جان سے اسکی جانب متوجہ
 ہو گئے مگر وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ ان کے لیے چائے کپ میں نکالنے لگی اس کے
 انداز میں نا آمنہ والی اطاعت تھی ناگل رخ جیسی نوبہاتا والا لاڈ بس مارے باندھے کا کا
 م تھا، انکی خود پر مرکوز گہری نگاہوں سے گھبراتے

اسنے چائے کا کپ ان کی طرف کسکایا وہ چند لمبے اسکی حرکت پر گھورتے رہے پھر
 جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے

میں فریش ہونے جا رہا ہوں بی اماں، کپڑے نکالو "بی اماں سے رخصت لیتے اسے "

حکم صادر کیا

مرتا کیانہ کرتا کے تحت وہ مرے مرے قدم اٹھاتی انکے پیچھے چل پڑی اور کوئی چارہ

بھی نہ تھا

وہ انکے پیچھے چلتی کمرے میں آئی کافی کشادہ

قیمتی سامان سے سجایہ کمرہ اس کے لئے کسی کشش کا باعث نہیں تھا اس نے دیکھا وہ آج

اس کو کچھ بھی کہے بغیر اپنا کوٹ اتار کر سنگھار میز کے سامنے رکھی کرسی پر ڈال چکے

تھے، اس نے ان کی الماری سے شب خوابی کا لباس نکال کر آگے بڑھایا تو وہ چند لمبے

اسے گھورتے رہے پھر سخت گویا ہوئے: اسے بھی رکھ دو، کھسکا دو اور اگر پھر بھی

سکون نہ ملے تو پھینک کر دو مجھے " اسکے ہاتھ سے کپڑے جھپٹنے کے انداز سے لیتے غسل

خانہ کی جانب مڑے جبکہ رائے نے اپنی غلطی کا احساس کرتے انکار استہ روکا "سوری

حیدر، میرا ایسا کوئی مقصد نہ تھا آئی دونٹ نو مجھے کیا ہو جاتا ہے۔۔ " وہ سچ میں شرمندہ

تھی اسے اندازہ تھا کہ کبھی کبھی اسکا انداز بلا وجہ ہی ہتک آمیز ہو جاتا ہے اسے روہانسا

دیکھ وہ نرم پڑ گئے "اچھا بس ریلکس آئندہ خیال رکھنا " وہ گہری سانس بھرتے اسکا سر

تھکتے آگے بڑھ گئے جانے کیو وہ ایسے ہی بے بس تھے اس کے معاملے میں

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_*

وہ دو گھنٹے سے فائل کھولے حساب کتاب میں مگن تھے، اسکے باوجود اسکی بیچینی سے بار بار اٹھتی نظروں سے واقف تھے

کام ختم ہوتے ہی وہ اسکی جانب متوجہ ہے جو صوفہ پی دراز کتاب پڑھنے کی اداکاری کر رہی تھی

"یہ کتاب رکھو اور یہاں آؤ، تم سے کہہ رہا ہوں کچھ"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے پہلے نانسے پی وہ کچھ خفا ہوئے تو وہ چپ چاپ اپنی جگہ پر آگئی

جو بھی تھا انکے سامنے اسکی ساری جرات ہوا ہو جاتی تھی جس شخص کے رعب میں سارا

گاؤں ہو اس کے آگے وہ کیاشہ تھی مگر انکے آگے تھوڑی بہت مزاحمت کی جرات

بھی اسکی ہی تھی وہ بھی انکی ہی بخشش تھی یہ الگ بات کے وہ مانتی نہی تھی

کیا بات ہے کچھ کہنا ہے "وہ اسکو بازو سے تھام کر قریب کرتے گویا ہوئے"

مجھے کراچی جانا ہے "وہ جوانکی قربت میں سٹپٹاگیء تھی حوصلہ کرتی بولی"

کراچی! کس خوشی میں؟ کیا چاہیے بول دو آجائے"

"گا جا نہیں سکتی یہ اصول ہے

میں جانا چاہتی ہوں گھر والے ہیں میرے باقی بھی تو جاتی ہے (اس کا اشارہ حیدر کی

بھا بھوں آمنہ اور گلرخ کی طرف تھا) تو میں کیوں نہیں جا سکتی "وہ بضد ہوئی

" وہ برادری سے ہیں، غیر خاندان میں نہیں جاتیں ہماری عورتیں "

آپ بھول رہے ہیں میں بھی وہیں سے ہوں انہی غیروں میں سے "ایک ایک لفظ چبا"

تی بولی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی تھی تم انمیں سے اب مجھ سے ہو، اور کچھ عرصے سے یایوں کہوں شادی ہوئی "

تب سے ناراض ہو ان سے پھر اب یہ شوق کیو؟ "وہ اسکی آنکھوں میں جاھنکتے بولے

جبکہ وہ انکی بات کا جواب دیئے بنا لپٹ کر کروٹ بدل گئی اور اب انگلیاں چٹخا رہی تھی وہ

اسکی اضطراب کی وجہ سمجھتے تھے، وہ لاکھ پردے ڈالتی مگر حیدر مختصر عرصہ میں ہی اسکو

پوری طرح سمجھ چکے تھے رائننامی کتاب حیدر کے ل و دماغ کو ازبر ہو گئی تھی

" مت تھکاؤں خود کو سو جاؤں "

اسکو پیچین دیکھ وہ اسکا سر سر تھپکتے بولے اور سونے کی تیاری کرنے لگے جبکہ اسکی
آنکھوں سے نیند آج بھی دور تھی

-- ** _** _** _** _** _** --

رائنا! کوٹ؟ یہ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا؟"

وہ اسکی سوچی آنکھیں دیکھ ٹھٹک گئے

انھے بھی میری طرح نصیب پی صبر نہی آتا" وہ کوٹ پہناتی کڑواہٹ انڈیل گئی "
تمہارے احتجاج میری سمجھ سے پرے ہیں جو چاہتی ہو میسر کر دیا جاتا ہے کیسا رونا"
دھونا ہے؟

اسے بازو سے پکڑ کر سختی سے گویا ہوئے

آپ مجھے مین ہینڈل کر رہے ہیں "وہ انکی سخت گرفت پر مچلتے ہوئے بولی "

اسکی پیچینی اور بے بسی اور اس پر اکڑ دیکھ کے وہ ہنس پڑے اور گرفت ڈھیلی کر دی

کر آپ کو man handle ڈرو اس وقت سے جس دن میں نے حقیقتاً "

"انہوں نے اسکا چہرہ ہاتھو کے پیالے میں لیکر پیشانی پی بوسہ دیا اور چلتے بنے

جبکہ وہ سن سی کھڑی ان کے لفظوں کے معنی تراشنے لگی

ج = *_*_ *_*_ *_*_ *_*_ *_*_ *_*_

وہ چاروں اس وقت کیفے میں بیٹھے تھے جبھی وہ بھورے بالوں والی دوڑتی آئی

"کیا بات ہے رائنا اولیئمپک جتنی ہے" یہ ارشد تھا جو اسے ہانپتا دیکھ ٹوک بٹھا

یار یہ ایاز کے ساتھ یہ لمبا سارعب دار آدمی کون تھا، میں اور ایاز بک شوپ سے

آ رہے تھے انھیں دیکھ کر ایاز نے مجھے چلتا کیا "ارشدک تبصرہ نظر انداز کئے ایک ساتھ

سوال پہ سوال کئے گی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایاز کے تایازاد ہونگے ابھی ملا ہوں بڑے پاور فل ہیں اور رعبدار بھی عمر اتنی نہیں ہے

پھر بھی بہت رعب دبدبہ ہے انکا ایاز بتاتا تھا کے چھوٹی عمر سے گاؤں کی پنچائیت کا

"حصہ بنے اب سرینچ بنے والے ہیں اور الیکشن میں بھی کھڑے ہونے والے ہیں

ایاز نے تمہیں ملو ایاجھے نہی جبکہ میرے یا تم لوگ کے گھر سے کوئی بھی آتا ہے ہم

سب دوستوں سے ملواتے ہیں اور کیا ایاز بھی ایم بی بی ایس کر کے ان کے کلچر کا حصہ

بن جائے گا ہم سبکا ہی آخری سال ہے یہاں "وہ ایک سانس میں سب پوچھ گئی

ہاں جائے گا تو وہ گاؤں ہی، اور انکا ماحول مختلف ہے اسلئے ایاز نے تمہیں نہیں ملوایا"
 ہوگا، چھوڑو یہ سب تم بتاؤنا اپنے بارے میں کیا ارادے ہیں کیا کرنا ہے ڈگری کے بعد
 "ارشد اسکا دھیان بٹاتے بولا اور کامیاب بھی ہو گیا

راننا بہت کیریئر اور اینڈ تھی اسلئے یونیورسٹی کے پانچ سال میں اسنے کسی قسم کی
 کو مٹمنٹ کسی سے نہی کی تھی اب بھی وہ جوش و خروش سے اسے اپنے مستقبل کے
 پلانز بتانے لگی

*-**-**-**-**-**-**-**-**-**-**

وہ ہمیشہ کی طرح اپنے چھوٹے سے باغ میں تھی جو حویلی کے پچھلی جانب بنا تھا یہ بھی
 اسکے حویلی کے باہر کھیتوں میں چہل قدمی کرنے جانے کی فرمائش کا نتیجہ تھا کہ بڑے
 سرکار نے حویلی کے پچھلی جانب پڑے حصے کو بروے کار لاتے ہوئے مختلف
 خوبصورت پودے اور ایک خوب صورت جھولا نما تخت جسکے اطراف میں پھول سجے
 تھے اور ایک خوبصورت ٹیبل سیٹ سے سجوایا تھا

وہ حسب توقعہ وہاں پر جھولے پی استراحت فرمائے کتاب میں مگن تھی جبھی کسی نے
 اسکے ہاتھ سے کتاب لی

وہ چونک کے اٹھ بیٹھی تو نظر سامنے کھڑے بلند وجود پہ گئے

آپ "وہ چونکی اور سمٹ گئی جبکہ وہ اسکے برابر ہی بیٹھ گئے"

"اپنا سامان باندھ لو، کل نکلنا ہے"

"کہاں جائیگی؟ اور کیوں؟"

"کراچی، پارٹی کے کچھ معاملات ہیں، صبح نکلنا ہے تیار رہنا"

میں نہیں جاؤنگی کہیں آپ جائیے۔" وہ جو کراچی کا سن کر کھل اٹھی تھی بدگمانی سے

بولی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں پوچھا نہیں بتایا ہے تیار رہنا" وہ کتاب اس کو دیتے ٹھنڈے لہجے میں بولے

ہمم اب خود جانا ہے تو۔۔۔۔۔ جب میں کہ رہی تھی تب انکار تھا "وہ تھوڑا اور بدگمان

ہوئے انھیں جانا دیکھنے لگی

میں کل کچھ دنوں کے لیے کراچی جا رہا ہوں" انھوں نے حقہ گڑ گڑاتی بی ماں کو اطلاع

"دی" رائنا میرے ساتھ ہی جائے گی "انکی اگلی اطلاع پر وہ چونکیں "خیریت؟

شادی کے بعد سے اپنے والدین سے بھی نہیں ملی اور کچھ اسکی ڈگری کے معاملات " ہیں جس میں اسکی موجودگی ضروری ہے " اب کے انھونے تفصیل سے جواب دیا وہ وہاں کیسے جاسکتیں ہیں آپ کے نکاح میں ہیں غیر برادری میں نہیں جاتی ہماری " عورتیں اور یہ ڈگری شگری کی کیا حاجت نوکری کریں گی کیا " بی ماں ناگواری چھپاتیں بولیں

اس کے والدین ہیں وہ ان سے اس طرح الگ رکھنا ظلم ہے غیر برادری سے ہم لائے " ہیں اسے خود سے چل کر تو نہیں آئیں نکاح میں ہے وہ میرے میری غلامی میں تو نہیں ہے جہاں تک بات ہے ڈگری کی تو سالوں کی محنت ہے اسکی مناسب حدود میں رہ کر کام کاج میں کوئی حرج نہیں اور طب تو ویسے ہی مقدس پیشہ ہے جائز کام ہے، اپنی بیوی کی خوشی کا خیال رکھنا میرے فرائض اور آپ جانتی ہے میں اپنے فرائض سے چوکتا " نہیں ہوں

اور بیوی اس کے فرائض کے بارے میں کیا کہیں گے؟ وہاں تو مجھے کوئی فرائض کا " خیال نظر نہیں آتا

وہ طنزاً بولیں

وہ اس تبدیلی سے پریشان ہے فلحال، اور جواب تو مجھے اپنے عمال کا دینا ہے، مجھے بس " آپ کی دعائیں درکار ہیں بی اما " وہ انکا ہاتھ تھام کر لگاؤ سے گویا ہوئے انکا یہ انداز ہمیشہ بی اما کی مخالفت بہالے جاتا بھی بھی وہ بھائی کی محبت میں موم ہو گئیں

" بہر حال عورت ذات کو اتنی اہمیت دینا خطرے سے خالی نہیں بڑی شاطر مخلوق ہے "

آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر مگر گستاخی معاف یہاں اختلاف ہے مجھے آپ "

سے، برسوں پہلے جب اپنی بیوہ بہن کو حویلی کے ویران کمرے سے نکال کر عزت بخشی

تھی جو کے حق تھی آپ کاتب بھی لوگوں نے مجھے یہی کہا تھا مگر خدا کا فضل ہے کے

میری کھری نیت کا صلہ آج میری بہن میرے لئے فخر کا باعث ہے " وہ بہن کو اعتماد

سے دیکھتے مان بھرے لہجے میں بولے

بی اماں لا جواب ہو گئی تھیں حیدر نے فیصلہ کر لیا تھا وہ جان گس تھیں وہ دلیلوں میں

انہیں مات نہیں دے سکتی تھی نا ہی دینا چاہتی تھیں وہ بس اپنے بھائی کی خوشی چاہتی

تھیں

" ایاز! راینا کے ڈاکومنٹ کا جو کام کہا تھا کہاں تک ہو اوہ؟ "

جی بھائی بس بھا بھی کے سائن رہتے ہے، ڈاکومنٹ بنے میں مشکل آتی بٹ آپ کے " بات کرنے سے سلجھ گیا معاملہ

ہمم! ٹھیک اور باقی؟ " "باقی بھی سب خیر خیریت سے ہے رائنا مطلب بڑی سرکار " کے گھر والے بھی اور " وہ بھی " ایاز وہ پر زور دیتا بولا

" کہاں ہے وہ، "

" حیدر آباد "

" ہمممم، دھیان رہے ایاز کوئی، چوک نہ ہو " "NEW ERA MAGAZINE"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" جی بڑے سرکار بہتر "

اب کسکی زمین کھینچ رہے ہیں؟ " کمرے میں آتی رائنا نے صرف آخر کی بات سنی " تھی

اس فضول لغو سوال کا مقصد؟ " وہ تیوری چڑھائے اسے دیکھنے لگے "

تو اس میں لغو بھلا کیا بولا آپ فیوڈل لارڈز ایسے ہی تو ہوتے ہیں " وہ مزید زہر خند " ہوئی

قریب بلارہا تھا آمنہ جان گئی وہ کیا چاہ رہا ہے ہر وقت با وضو رہنے والی آمنہ کے لئے
 اب اسکی قربت ازیت ناک تھی اسنے ایک نفرت انگیز نگاہ اس پر ڈالی جو اب گالیوں پر
 اتر آیا تھا وہ ایک فیصلہ کرتی کمرے سے منسلک چھوٹے کمرے میں جا کر دروازہ لاک
 کر گئی وہ اسکی اس حرکت پر حیرت زدہ ہوا پھر طیش سے بکتا جھکتا اٹھا مگر پی اتنی رکھی تھی
 کے سہن ناکر سکا اور واپس بستر پر گر گیا

آمنہ نے کمرے میں بند اپنی سسکی روکی آخر آج اسنے اپنے لئے قدم اٹھانے کی کوشش
 کر ہی لی تھی

NEW ERA MAGAZINE

Novel **

*_**

گاڑی سبک رفتار سے رواں دواں تھی

ایک گاڑی میں وہ دونو تھے جبکہ پیچھے دو گاڑیوں میں گن لئے گاڑے تھے

وہ عموماً خود ڈرائیو نہیں کرتے تھے پر آج ناجانے کیوں یہ کر بیٹھے انہونے ایک نظر

ساتھ بیٹھے وجود پی ڈالی

بے ساختہ مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کیا زہن کے پردے پہ کچھ گھنٹے قبل کا منظر
روشن ہو گیا

تم تیار ہو "وہ کمرے میں داخل ہوتے ٹھٹکے وہ سفید سادہ فرائڈ میں پونی باندھے بنا"
میک اپ (نومیک اپ لک کا کمال)

دمک رہی تھی مگر کسی طور حویلی کی بڑی بہونہ ہی بیاہتا لگ رہی تھی
کونسا سوگ منار ہی ہو آج؟"

مطلب! "وہ انکا طنز نہ سمجھی"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جواب میں انہوں نے شانوسے پکڑ کر اسکارخ شیشہ کی جانب کیا

میں ہمیشہ ایسے ہی تیار ہوتی ہوں "اس نے کندھے اچکاءے"

نہ تم ہمیشہ شادی شدہ تھی نہ ہی بڑی سرکار تھی "وہ بھی تررت بولے"

آپ کو مجھ میں بہت خامیاں دیکھتی ہیں پر باندھے رکھے ہیں اپنے ریت رواج کی
خاطر، یہ بدلہ وہ بدلو کتنا اور کیا کیا بدلوں، نہ کبھی میرے امبیشنز کا سوچا بس اپنے رنگ
میں رنگنے کی فکر ہے کیوں آخر؟ صرف اسلیے کے آپ کی انا کی تسکین ہو سکے، پھر بھی

چار مہینے میں اتنا بدل ڈالا مجھے مگر خود آپ وہیں کھڑے ہیں میں آپ کی پسند کا اوڑھو پہنو
 آپ جو دل کرے پہنے جو دل کرے کریں رشتہ بنائیں آپ اپنی ریت رواج کے لئے
 " اور نبھاؤں میں سر بیچ بنے والے ہیں آپ اور یہ ہے اپکا انصاف

وہ روتی ہوئی بولتی چلی گئی یہ پہلی بار تھا کہ انکے آگے اتنا بولی ورنہ حویلی کے ہر شخص
 کے آگے چلتی زبان کو انکے آگے تالے لگ جاتے تھے

اسکور و تادیکھ کر انہونے اسے قریب کر ایسے کہ وہ سینے سے آگے
 صبر بیوی سب ٹھیک ہو جائے گا، اتنی بدگمانی رائنا! رہی بات انصاف کی تو وہ اپنے
 " وقت پی ہو گا اپنے پلڑے کا خیال کر اور رائنا کون جانے کس کی خطا زیادہ ہو

وہ اسے الگ کرتے اسکے آنسو پوچھ کر گویا ہوئے

تو وہ بھی خود کو سمجھا کہ دوپٹہ سیٹ کرنے لگی

حویلی کی عورتیں خاندانی مخصوص کڑھائی والی چادر لیتی تھی رائنا کا لباس پورا اور باوقار
 تھا دوپٹہ بھی لمبا تھا اور باوقار انداز میں سر اور شانوں پر تھا وہ غلط نہیں تھی اسنے بہت
 سی باتوں کو کہے بغیر خیال کرا تھا اب بھی کانو میں انکے دئے ڈائمنڈ ٹاپس ڈال لے تھے

ایک کلانی میں نازک گھڑی تھی

وہ خود اور خاندان کے دوسرے مرد جدید انداز سے تیار ہوتے خصوصاً جب شہر کا کام ہو
یا میٹنگ ہو مگر ملک کے نوے فیصد کی طرح انھے بھی یہی لگتا تھا کہ روایت اور شرع
کی پاسداری صرف عورت کی ذمہ داری ہے آج رانا کے دیکھائے

آئینہ میں انہیں اپنا آپ بہت غلط لگا تھا اسی لیے خاموش ہو رہے

غلطی مجھ سے ہوئی ہے تو تلافی بھی کرونگا تم ٹھیک کہتی ہو رانا شادی دو فریق نبھاتے "

" ہیں اکیلے پر بوجھ ڈالا جائے تو ٹوٹھ جاتا ہے میں تمہیں ٹوٹنے نہیں دوں گا رانا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گاڑی ڈرائیو کرتے سوچے گئے

*_*_* _**_*_*_*

رونا بند کر آمنہ وہ مرد ہے سارے اختیار رکھتا ہے بھلے چار عورتیں رکھے "بی جان"

*_*_* روتی آمنہ کو گھر کتے ہے بولیں

بی اماں آپ جانتی ہے میں تو سو کن تک سہ گئی تھی کے شر عن اجازت ہے یہ سوچ کر "

سو کن کی اولاد کو اسکی وفات کے بعد اپنی اولاد کی طرح رکھا مگر میرا نصیب دیکھیے

کافرمان ہیں ناپاک عورت کے لئے پاک سائیں کو طوائف لبھانے لگی، بی جان یہ تو اللہ
مردانگی اس حرکت نے تو مجھے خود پی مشکوک کر دیا وہ بچوں کے سامنے پیٹ ڈالتے
ہیں اور فندی فحش گالیاں تک دے دیتے ہے ان بدنام علاقے سے تعلق رکھنے والیوں
" کے قصیدے پڑھتے ہیں اولاد پر کیا اثر پڑے گا

زبان سمجھال کر بول آمنہ نیک بیسیاں ایسی بکو اس نہیں کرتی خبردار جواب کوئی "
آواز کی بڑے سرکار تک تیری چو بھی پوہنچی تو یاد رکھنا کاری کرادو نگئی تجھے، چل اٹھ
" اور ایسی ہو جا جیسے کچھ ناہوا ہو

وہ سنگ دلی سے کہتی اسے جانے کا اشارہ کرنے لگیں

اپنے اشک پوچھتی آمنہ اپنے دل میں اٹھتی ٹیسون کو دباتی اٹھ گئی

جو حق مجھے مذہب دے چکا تھا صدیوں پہلے "

وہ آج کے مسلمان نے پھر چھین لئے

وہ دودن سے اپنے میکے میں تھی وہ خود اسے خوشی خوشی چھوڑ گئے تھے وہ حیرت اور
خوشی کے ملے جلے جذبوں سے ہمکنار تھی ماں باپ سے ملتے ہی اسکے شکوے دم توڑ

گئے تھے یاد تھا تو بس اتنا کہ عرصہ بعد اپنوں میں آئی تھی اسے خود پر غصہ آیا جو اتنے پیار کرنے والے ماں باپ سے خفا تھی جو کیا تھا اس کے لیے ہی کیا تھا ان کا اپنا تو کوئی مفاد نا تھا یہ دو دن اسکی پچھلی زندگی کے جیسے تھے وہ وہی پہلے والی رائنا بن گئی اسے لگا جیسے کوئی خواب تھے وہ ماہ جو اسنے حویلی میں گزارے تھے اب وہ اس خواب سے حقیقت میں اپنے گھر آگئی مگر تیسرے ہی دن اسکا خواب حقیقتا ٹوٹ گیا صبح ہی حیدر کی کال آگئی تھی وہ آج شام اسے لینے آرہے تھے وہ لب بھینچے فون کو دیکھ رہی تھی کیا ہو رائنا؟ کسکی کال تھی؟ "سائرہ (رائنا کی والدہ) اسے یوں ایستادہ دیکھ پوچھ بیٹھیں"

وہ آرہے ہیں شام تک لینے "وہ افسردہ مرے مرے لہجے میں بولی"

کون حیدر؟ یہ تو اچھی بات ہے تم نے بولا انہیں کے کھانا ہمارے ساتھ کھائیں آج"

"اس نے ان کے سوال پر شرمندہ ہو کر نامیں سر ہلایا "بہت بری بات ہے رائنا ایسا شوہر قسمت سے ملتا ہے بھول جاؤ کے کیسے ملے تم لوگ حال میں جیو گڑیا اب دیکھو وہ

"تمہارے ماں باپ کا ہی کتنا کرتے ہیں

کیا کیا کرتے ہیں امی؟" وہ چونکی

کوئی ایک چیز ہوں تو بولوں بھی کبھی گاؤں کی سوغاتیں کبھی کچھ ابھی تو ایک لڑکا بھی بھیجا سنے سہولت کے لیے بل وغیرہ جمع کرانے تمہارے ابو کو ڈاکٹر کے ہاں لانے لیجانے کے کام کے لیے، داماد ہے اچھا نہیں لگتا میں نے روکا تو بولا جب رانا میرے گھر اور گھر والوں کو اپنا سکتی ہے تو اپکا بھی حق بنتا ہے مگر میں بھی ماں ہوں تمہاری جانتی تھی وہ صرف میری تسلی کے لیے بول گئے تھے اور اب میرے شک پر مہر لگ گئی تم وہیں اسی نا سمجھی اور غیر یقینی کی کیفیت میں ہو جب سے آئی ہو میں نے ایک بار بھی تمہیں حیدر کو یاد کرتے کال کرتے نادیکھا یہ اچھی بات نہیں ہے رانا شوہر ہے تمہارا جو عورت شوہر کو ستاتی ہے نا تو جنت میں بیٹھی حورا سے کوستی ہے اپنے شوہر کو دل سے اپناؤ خیال رکھو اسکا "وہ مکمل طور پر اس کی برین واشنگ کر رہی تھیں

آپ پر ایسی بوجھ تھی میں کہ جیسے ہی موقع دیکھا کسی کے پلے باندھ دیا، اب بھی مجھے " وقت نہیں دے رہیں آپ سنبھلنے کا، امی مجھے میرے ماں باپ سے ایسی امید نا تھی کہ آپ لوگ روایتی ماں باپ کی طرح مجھ سے شادی کے بعد آنکھیں پھیر لیں گے " وہ رو نکھی ہوئی

رانا تمہیں لگتا ہے کہ ہم بوجھ سمجھتے تھے تمہیں اس لیے تمہیں حیدر سے بیاہ دیا اس "

وقت حل ہی کیا تھا بولو، اپنی عزت یا اس ڈر سے تمہیں رخصت نہیں کیا کے کہیں اس
 در پر نا بیٹھی رہ جاؤ بیٹی ہم تو عمر بھر تمہیں سینے سے لگا کر رکھ لیتے اگر تمہاری زندگی کو
 خطرہ نہ ہوتا ایک صورت میں ہی تمہیں محفوظ کر سکتے تھے سو کر دیا اپنا نہیں صرف تمہارا
 سوچا اور ابھی بھی صرف تمہاری بھلائی کے لیے کہہ رہی ہوں اچھا بتاؤ سچ سچ کیا حیدر
 نے شادی کے بعد تم سے برابر تاؤ کیا؟ یا کسی اور نے تمہیں مارا یا تنگ کیا، تمہیں عزت
 نہیں دی؟" انہوں نے پوچھا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

پھر تمہیں بھی انہیں عزت دینی چاہیے ورنہ یہ تو کم ظرفی ہوگی نا اور ہاں ہم نے حیدر"
 کو تمہارا سائبان سمجھ کر تمہیں محفوظ چھاؤں میں رخصت کیا ہے لیکن اگر کبھی یہ
 چھاؤں پتی دھوپ بن جائے تو تمہارے ماں باپ کے دروازے کھلیں ہیں تم پر میں
 جانتی ہوں میری بیٹی اس کا غلط فائدہ نہیں اٹھائے گی" وہ آخر میں آبدیدہ ہو گئیں تو وہ
 ان کے سینے سے لگ گئی

امی کی باتوں نے اسے شرمندہ کر دیا تھا اسنے اس گھر کو دل سے کہاں اپنا یا تھا بس مارے
 باندھے بندھی تھی سب سے

حیدر بخت وہاں کے سردار تھے انکی بیوی کی حیثیت سے اسکا فرض تھا کہ وہاں کی

عورتوں کے اور حویلی کے زنان خانے کے مسئلے سے انھے حل کرے پر اسے کبھی توجہ
 ناکی اسلئے یہ اختیار ابھی بھی حیدر کی بڑی بیوہ بہن بی اماں کے ہاتھ تھا
 ایک بار آمنہ کے دبے لفظوں میں احساس دلانے پر وہ صاف بولی تھی
 " میں نے ان کا ٹھیکہ نہیں لیا جسکا گاؤں اسے ہی مبارک ہو "

آج امی کی باتوں نے اسے آئینہ دکھایا تھا وہ شرمندہ سی فون پر حیدر کو کھانے کی دعوت
 دینے لگی

شام کو حیدر کے آنے پر وہ اچھا سا تیار ہوئی اور وہ اس کے ماں باپ سے بہت عزت سے
 ملے ان کے ساتھ خوشگوار ماحول میں کھانا کھا کر چل دیئے وہ وقت رخصت اپنی والدہ
 کو اپنی طرف سے اطمینان دلا کر واپس گئی تھی

*_*_* _*_* _*_* _*_* _*_* _*_* _*_* _*_*

گاڑی سبک رفتار سے چل رہی تھی حیدر نے چھلی سیٹ پر بیٹھے اپنے برابر بیٹھی رائنا کو
 بغور دیکھا ہلکے سبز رنگ کے چکن کاری کے سوٹ میں کانو میں چھوٹے مگر خوبصورت
 ڈائمنڈ ٹاپس پہنے ہلکا سا میک اپ کیے روایتی چادر اوڑھے وہ انھیں اپنے دل کے قریب

لگی

والدین سے ملنے کی خوشی اسکے وجود سے چھلک رہی تھی انھوں نے اسکا سنو لہٹ مائل
گندمی مخروئی انگلیوں سے سجانازک خوبصورت ہاتھ اپنے مضبوط سفید کالے
روئے سے بھرے ہاتھ میں لے لیا وہ اس بے تکلفی پر سٹیٹائی مگر وہ سکون سے بیٹھے
رہے

کیسا گزر اوقت آثار تو اچھے لگ رہے ہیں کافی "وہ اسکی تیاری کو دیکھتے متبسم لہجے میں"
سکا ہاتھ سہلاتے بولے گرم پر حدت گرفت ان کے دل کا حال بیان کر رہی تھی
رائٹ نے ایک لمحہ کو سوچا کے اپنا ہاتھ چھڑالے پھر امی کی باتیں یاد آئی اس نے سمجھوتے
کی راہ پر قدم بڑھانے کا فیصلہ کر لیا وہ اب خود بھی اس رشتے کو موقع دینا چاہتی تھی
"اچھا گزر کافی آپ کا کیسا گزر آپ پارٹی کے کام میں مصروف تھے نا کیسا ہوا سب"
وہ اسکے اس طرح اپنے معاملے میں دلچسپی لینے پر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو گئے

فینٹاسٹک سب اچھا گیا "انہوں نے خوش دلی سے جواب دیا"

اگر میں اچھا برتاؤ رکھوں تو شاید یہ مجھے میرا پرو فیشن کنٹینیو کرنے کی اجازت دے

دیں اسنے دل میں سوچا سے اپنی سوچ پر ہنسی بھی آئی وقت کا ہیر پھیر تھا اپنے کام کے لیے اسے ایک ایسے شخص کی اجازت درکار تھی جو کچھ عرصہ پہلے اسکی زندگی میں کہیں نہیں تھا اس کے والد صاحب کہتے تھے کے لڑکیوں کے لیے آج کل کے دور میں فائنٹنٹی اسٹیبل ہونا ضروری ہے تاکہ برے وقت میں منظوطی سے قدم جمائے رہیں وہ اسے ہر مردوں زن کا بنیادی حق کہتے تھے مگر حیدر روایتی تھے جو سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوئے تھے انکے نزدیک یہ چیزیں کہاں اتنی اہمیت رکھتی ہوگی خیر اس نے سر جھٹک کے ان سوچوں سے جان چھڑائی بھلا کیا فائدہ ان باتوں کا اب تو یہ سوچنا تھا کہ حیدر کو قائل کیسے کیا جائے اسے حیدر سے اپنے والدین کے بارے میں بھی چند باتیں کرنی تھی ابھی وہ تانے بانے ہی بن رہی تھی کہ انہوں نے اسکا ہاتھ کو ہلکا دبا یا

"کیا لکھن ہے؟ جو پوچھنا چاہتی ہو پوچھ لو"

وہ اتنے درست اندازے پر دنگ رہ گئی پھر سمنجھل کے گویا ہوئی

"آپ میرے پیرنٹس کے لئے اتنا کچھ کرتے رہے لیکن مجھے کبھی نہیں بتایا"

اتنا کچھ " انہوں نے ہنستے ہوئے اسکے لفظ دوہراے "

" وہ مجھ سے جڑے رشتے ہیں، تمہیں اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں "

بڑا ہی دو ٹوک جواب تھا کہ وہ چند لمحے چپ رہ گئی

" پھر مجھے کیوں روکا ملنے سے جب یہ اپنے کراچی آنے کو کہا تھا "

میرا ایک بار کا منع کیا یاد ہے، مگر خود کتنی بار فون تک پہ بات کرنے سے انکاری ہوئی۔
کیسے مارے باندھے ان سے بات کرتی تھی وہ شاید تم بھول گئی تم اس شادی کہ کارن
ان سے خود ناراض تھی پھر یکایک میں کیسے مان لیتا تمہاری بات؟ تمہیں احساس کیسے
" ہوتا کہ وہ کتنی اہمیت رکھتے ہیں تمہارے لئے؟

پر آپ نے تو کہا تھا یہ آپ کے رواجوں کے خلاف ہے پھر کیسے؟ " وہ ابھی "

وہ بھی ایک سچ تھا، مگر یہ تمہارے سوچنے کی باتیں نہیں ہیں ویسے اپنے دستاویزات
لیے تم نے؟ "

انکی بات پر وہ دنگ رہ گئی

جانتا ہوں تم اپنی ڈگری کے لیے بے چین ہو کام ایاز کے سپرد کر دیا تھا میں نے اب "

بس کچھ چیزوں پر دستخط چاہیے "وہ اس کے حیران تاثرات سے محفوظ ہوتے بولے
 جس کام سے تمہیں کراچی آنا تھا میں جانتا ہوں بٹ نیکیست ٹائم بی کیر فل مجھ سے
 سیدھے سبھاؤء سے بات کرنا تمہیں کھولی کتاب کی طرح پڑھ چکا ہوں تمہاری ہر جنبش
 " سے واقف ہوں
 وہ شرمندہ سی چپکی بیٹھی رہی

*****_**_**_*****

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 " اٹھو! رائنا گھر آ گیا ہے "

سوری آنکھ لگ گئی تھی "انکے شانے سے سراٹھاتے وہ خفت زدہ ہوئی، جانے کب وہ"
 ایسی دھت ہوئی
 " آؤ اندر چلیں "
 وہ نرمی سے کہتے آگے بڑھ گئے

جسکے رائنا پوش علاقے میں بنے سادہ مگر خوب صورت گھر کو دیکھنے لگی
 آؤ، ہم یہاں کم ہی آتے ہیں پردیکھ بھال کے لیئے چند ملازم ہیں یہاں "وہ اسے گھر"

دیکھتے بولے یہ گھر چھوٹا تھا مگر ہر سہولت سے آراستہ پیراستہ ویل فرنشڈ صاف
ستھرا تھا

حیدر کے بلانے پر ملازم بچہ کو اڑے سے ایک درمیانہ عمر کی عورت کو بلالایا

رائیہ کبر ہے یہاں کام کرتی ہے اور کبری یہ تمھاری بڑی سرکار ہیں ابھی کچھ دن "
" یہاں ہیں ہم دھیان رکھنا کوئی پریشانی ناہوا نہیں

رد بلائیں دور بلائیں کبر ہے نا کوئی پریشانی نہیں ہوگی میری بڑی سرکار کوہائیں کتنی "
" سوہنی بنائی ہے مولا سائیں نے مولا سائیں سلامت رکھے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ عورت خوشی سے بلائیں لیتی کہنے لگی

"آمین" حیدر نے خوشدلی سے کہتے اسے بختیش تھمائی تو دعاؤں کا سلسلہ کچھ اور بڑھ "

گیا "اچھا اب رحیم سے کہو ہمارا سامان گاڑی سے نکال کر ماسٹر بیڈروم میں پہنچادے "

وہ رائیہ کے شانوں پر بازو پھیلاتے اسے لئیے کمرے کی اور بڑھ گئے

*_*_*_*_*_/_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

وہ اس سے اگلے دن کی صبح تھی

"ہم یہاں کب تک ہیں؟"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی بال سلجھار ہی تھی یں چار ماہ میں کافی کچھ بدلہ تھا اسکے
شانوسے تھوڑا نیچے آنے والے بال اب کمر چھونے لگے تھے

اسکی بات پی وہ جو فائل میں مگن تھے اسے دیکھنے لگے انکے ایسے مبہوت ہونے پر وہ گڑ

بڑائی

"کیا دیکھ رہے ہیں"

اپنی بیوی کے بال، اب کم سے کم یہ حق تو اپنا نظر انداز نہیں کرونگا میں، نا انصافی اپنے
"ساتھ بھی نہیں برتنی چاہیے"

انکا لہجہ متبسم تھا جبکہ رائی انکی معنی خیز بات کے معنی پاچکی تھی

اسکی حجاب آلود خاموشی کو محسوس کر کے وہ مسکرائے پھر بولے

ایک ہفتے یا شاید دو ہفتے قیام ہو، تم کل ریڈی رہنا اور ڈاکو منٹس بھی رکھ لینا تاکہ "

"تمہاری ڈگری کے کام بھی نپٹادئے جائیں

انکے کہنے پر وہ جانے کیوں انہیں دیکھنے لگی آج پہلی بار اسے اپنے شوہر کی وجاہت کا

اندازہ ہوا

" کیا دیکھ رہی ہو؟ چلو دیکھلو آخر حق ہے تمہارا فرض ناسہی حق ہی سہی "

وہ ایک بار پھر طنز سے باز نا آئے

رائٹانے واک آؤٹ کرنے کو ہی غنیمت جانا

وہ نشے میں دھت پڑا تھا شہرینہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسکی بکو اس سن رہی

تھی یہ اس کا ناشوق تھا نا ہی خوشی بس مجبوری تھی برسوں پہلے اس کے سوتیلے باپ

نے اسے اور اسکی بہن کو بیچ دیا تھا جب وہ محض 18 اور اسکی بہن سولہ برس کی تھی وہاں

کوٹھے پر ہی شرجیل بخت کی نگاہ اس پر پڑی پھر پلٹنا بھول گئی اس نے اسے اپنے لئے

مخصوص کر لیا تھا وہ نائیکہ کے لئے سونے کا انڈہ دینے والی چڑیا تھی

خود بھی یہ بات جانتی تھی یہ زندگی بہت ازیت ناک تھی اس نے نائیکہ سے منٹیں کیں

کے وہ شرجیل کے ساتھ رہ لے گی مگر وہ اسکی بہن کو پڑھنے دے ورنہ وہ کبھی اس

درندے کے ساتھ نہیں جائے گی بلا آخر اس نے ہامی بھر صہ لی تو وہ شرجیل کے ساتھ

چلی گئی وہ انسان نہیں درندہ تھا یہ اسے گزرے دو سالوں میں اچھے سے سمجھ آ گیا تھا وہ

اس جگہ پر دوستوں کے ہمراہ گزارے تھے اسنے اسکی زندگی کے خوبصورت پانچ سال ایک ایک کونے سے بشمار یادیں تھی اسکی آنکھیں بھر آئی پر پھر وہ خود کو کمپوز کر گئی

ڈاکومنٹ کا کام لمبا تھا اور عمومی طور پر اس میں کی چکر لگتے ہے پر اول تو وہ کافی کام ایاز کے ذریعے سے کراچے تھے جس میں انکے اثر رسوخ کا بھی عمل دخل تھا آج بھی انکی موجودگی کے کارن وہ جلد فری ہو گئے

آپ کو پر اہلم ناہو تو میں اپنے کچھ فرینڈز مل لوں وہ یہیں ہاؤس جاب کرتے ہیں یونی " سے ملحق ہسپتال میں

او کے بٹ جلدی، چلو پھر " وہ دونوں ہسپتال کی جانب چل دئے "

*** _** _** _** _**

واپسی میں وہ بہت خوش تھی وہ شادی کے بعد پہلی بار اسے اتنا خوش دیکھ رہے تھے وہ اپنے ماحول میں آکر خوش تھی ماحول انسان کے مطابق ناہو تو وہ مر جھا جاتا ہے جیسے رائنا مر جھا گئی تھی

"کیا سوچ رہے ہیں" وہ اپنے دھیان میں تھے جب رائنا کے سوال نے گاڑی میں چھایا سکوت توڑا

"تمہے کب سے میرے سوچنے سے فرق ہونے لگا، جو سوال پریشان کر رہا ہے وہ پچھو"

وہ اس بات پر دنگ رہ گئی درحقیقت من ہی من وہ پریشان تھی کے اسکے دوستوں سے

مل کر وہ کیا سوچ رہے ہیں وہ آج ربیعہ اور ارشد سے ملے تھے ربیعہ ہائی سوسائٹی کی

پروردہ تھی سوائسے لباس میں بھی وہی نظر آتا تھا یہ الگ بات ہے کہ ربیعہ بہت اچھی

لڑکی تھی جبکہ ارشد لڑکا تھا تو اسے لگا وہ معترض ہونگے گو وہ سب دوست ایک

دوسرے کا احترام کرتے تھے اور کبھی کوئی حد سے بڑھی بے تکلفی کسی نے نادکھائی

تھی پھر بھی وہ حیدر کارڈ عمل جاننا چاہتی تھی

آپ کو میرے دوست کیسے لگے" آخر اس نے پوچھ ہی لیا اسے بے چینی تھی جاننے کی

بظاہر تو وہ سب سے اچھے سے ملے تھے اور اپنے ہاں مدعو بھی کیا تھا، اس نے اپنے

دوستوں کو ولیمہ کا عندیہ نہیں دیا تھا اسے لگا تھا وہ جتائیں گے اس بات کو مگر وہ دونوں

نارمل ہی رہے تھے شاید ایاز پہلے ہی بات سنمبھال چکا تھا

ایک ملاقات میں کسی کو کیانج کروں، بظاہر تو اچھے تھے ارشد سے میں پہلے بھی مل چکا"

ہوں ویسے "انہوں نے ابرواچکائے

ایسے کیادیکھ رہی ہو" اسکے منہ کھولے دیکھنے پر وہ مسکرائے "

کسی کالباس انداز ہماری حدود کے مطابق ناہو تو اسکا مطلب یہ نہیں کے ہم اسے غلط " سمجھیں، مذہب پر ہم چاہے کتنا عمل کر لیں اسکا قطعاً مطلب نہیں کے ہمیں دوسروں کے زیادہ قریب ہے کس کی کونسی بات اللہ کو حج کرنے کا حق ہے ہمے کیا پتا کون اللہ " کو زیادہ پسند ہے

وہ اب کے واضح کرتے ہے بولے
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
one should not judge a book by
واقعی آپنے درست کہا"

اسنے بھی دل میں اعتراف کیا "its cover"

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

وہ باقی کے دن بہت مصروف رہے تھے رائنا کا سارا دن ملازموں کے پیچ گزرتا یا کبھی وہ اسے ڈرائیور اور گارڈ کے ہمراہ اسکی والدہ کے ہاں بھیج دیتے اس دوران ان پر رائنا کی کافی خوبیاں آشکار ہوئیں وہ کافی سمجھ دار سلجھی ہوئی پریکٹیکل لڑکی تھی اس نے انھیں

کام کے دوران ذرانا تنگ کیا نابار بار حویلی یا اپنے والدین کے ہاں جانے کا تقاضا کیا نا کوئی اور فرمائش کر کے تنگ کیا وہ پڑھی لکھی تھی اسی لئے کام کی اہمیت سمجھتی تھی آج وہ فارغ تھے انہوں نے رائنا کو تیار ہونے کا کہہ دیا کچھ ہی دیر بعد وہ شاپنگ مال میں تھے رائنا نے تو بس ضرورت کی چند چیزیں لیں اور اپنے اور حیدر کی فیملی کے لئے گفٹس لئیے جب کہ حیدر نے کافی خریداری کی خصوصاً رائنا کلیئے کافی دریسز اور آرائش کی دوسری چیزیں لی وہ وہاں سے فارغ ہو کر نکلے ہی تھے جب سامنے سے گزرتی ایک لڑکی پر رائنا کو اس کا گمان ہو اس سے پہلے کے وہ اس کے پیچھے لپکتی حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا "کیا ہو گیا کہاں جا رہی ہو کچھ چاہیے کیا؟ وہ فکر مندی سے پوچھ رہے تھے تبھی انکی نگاہ سامنے پڑی ایک سایہ سا انکے چہرے پر لہرایا مگر انہوں نے فوراً ہی قابو پایا

حیدر وہ سامنے "وہی تھی" رائنا زور دے کر بولی "

کم آن نہیں تھا کچھ بھی ایسا وہم ہو گا تمہارا چلو بس گاڑی میں بیٹھو " وہ اسے ساتھ لگا " تے گاڑی میں بیٹھ گئے

اسکے بعد پورا ٹائم وہ الجھی ہی رہی

ڈنر کے دوران بھی وہ اسی کیفیت میں تھی

کیا ہو گیا رائٹا ٹھیک سے کھاؤ پسند نہیں آیا کیا " وہ اسکو دیکھتے فکر مندی سے گویا ہوئے "

وہ دونو اس وقت شہر کے سب سے معروف ریسٹورنٹ میں تھے حیدر نے ایک

پرائیویٹ ایریا بک اور دیکوریٹ کرایا تھا یہ اوپن پلیس تھی سامنے خوبصورت ساسمندر

نظر آ رہا تھا سب کچھ بہت خوبصورت تھا ایک لمحے کو تو وہ سحر زدہ ہو گئی " اچھا لگا تمہیں

حیدر نے اسے مگن سا پایا تو پوچھا " جی بہت اچھا ہے سب " وہ مسکرا کر بولی تو حیدر نے

اسکا ہاتھ پکڑ کر ڈائمنڈ کی خوبصورت سی رنگ پہنائی اس رنگ کا ڈیزائن بہت یونیک تھا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

خوب صورت ہے بہت " وہ دل سے بولی "

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوبصورت وقت گزار کر واپس گھر چلے آئے کل

انہوں نے حویلی کے لئے نکلنا تھا

_ *_ *_ *_ *_ *_

وہ بستر پر دراز آج کے دن کو سوچ رہی تھی آج کا دن واقعی بہت خوبصورت تھا اسنے

اپنے ہاتھ مے پہنائی حیدر کی رنگ کو دیکھا پھر برابر میں سوئے حیدر کو اونچا قد چوڑے

شانے، صاف رنگت پر گھنے کالے بال کھڑی ناک گھنی مونچھوں تلے عنابی لب بے بہادولت رتبہ وہ کسی طور نظر انداز نہیں کیے جاسکتے تھے مگر رائنا علی کا دل اسنے کبھی ان چیزوں کی خواہش ناکی تھی اسے تو سیدھی سادھی زندگی جینی تھی اس کے تو الگ ہی خواب تھے محنت کر کے اپنا مقام بنانے کے وہ تو محنت سے راستہ بنانے والی لڑکی تھی اسے اپنے مقدس پیشے سے عشق تھا

اگر یہ سب ناہوا ہوتا تو۔۔۔ زندگی کتنی الگ ہوتی وہ سوچنے لگی سوچتے سوچتے اسے " وہ یاد آئی اور ساتھ ساتھ آج کا واقعہ " میں نے خود اسے دیکھا تھا کیا پتا حیدر نے بھی " دیکھا ہو پر وہ کیوں چھپائی گے وہ مضطرب ہو کر اٹھ بیٹھی

اسکے جھٹکے سے اٹھنے نے حیدر کو بھی جگا دیا " کیا ہو گیا کیا سوچ رہی ہو " وہ نیند بھری آواز میں بولے پھر اسکا چہرہ بغور دیکھا " ابھی تک اسی بارے میں سوچ رہی ہو "؟

وہ وہی تھی حیدر " وہ بے بس لہجہ میں گویا ہوئی "

رائنا تمہیں پہلے بھی کہہ چکا یہ ہر وقت ماضی کی راکھ کریدنا چھوڑ دو، ہر وقت یہی سوچو " گی تو یہی لگے گا، کہہ چکا ہوں وہم تھا تمہارا " وہ سختی سے گویا ہوے

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اسے۔ "وہ" بھی جھنجھلائی

بات ختم ہو چکی رائنا بس اب تم بھی ختم کر دو سو جاؤ "وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے سرد لہجے میں اسے چپ کرا گئے

شاید میرا وہم ہی ہوا گر وہ وہی ہوتی تو حیدر کیوں چھپاتے "وہ خود کو یقین دلاتے دل میں سوچنے لگی

وہ نشے میں دھت پڑا تھا شہرینہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسکی بکو اس سن رہی تھی یہ اس کا ناشوق تھا نا ہی خوشی بس مجبوری تھی برسوں پہلے اس کے سوتیلے باپ نے اسے اور اسکی بہن کو بیچ دیا تھا جب وہ محض 18 اور اسکی بہن سولہ برس کی تھی وہاں کوٹھے پر ہی شرجیل بخت کی نگاہ اس پر پڑی پھر پلٹنا بھول گئی اس نے اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا وہ نائیکہ کے لئے سونے کا انڈہ دینے والی۔ چڑیا تھی

خود بھی یہ بات جانتی تھی یہ زندگی بہت ازینتاک تھ اس نے نائیکہ سے منتیں کیں کے وہ شرجیل کے ساتھ رہ لے گی مگر وہ اسکی بہن کو پڑھنے دے ورنہ وہ کبھی اس درندے کے ساتھ نہیں جائے گی بلا آخر اس نے ہامی بھر صہ لی تو وہ شرجیل کے ساتھ

چلی گئی وہ انسان نہیں درندہ تھا یہ اسے گزرے دو سالوں میں اچھے سے سمجھ آ گیا تھا وہ اکثر اسے مطلب پورا ہونے کے بعد بے تحاشہ مارتا پیٹتا تھا ملعطات بکتا وہ اس کے سامنے اکثر اپنی بیوی کے بارے میں بھی ملعطات بکتا وہ اس شخص سے شدید نفرت کرتی تھی جو بنا کسی مجبوری کے اس غلاظت میں ڈوبا تھا نفرت تو وہ خود سے اور اس کو ٹھے پر بسنے والی ہر عورت سے بھی کرتی تھی مگر سب سے زیادہ نفرت اسے ان خریداروں سے تھی جن کلتے یہ بازار سبجے تھے وہ سر جھکائے انھیں سوچوں میں تھی کہ اس نے اسکا منہ اپنے پنجے میں دبوچا: "گالی کیا سوچ رہی ہے تجھے سوچنے لایا ہوں چل آٹھناچ کے دکھا چل" وہ اسے بیڈ سے دھکا دیتے چیخا وہ آنسو ضبط کرتی اس کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئیے کھڑی ہوگی تھی یہ سب وہ مجبوری میں کر رہی تھی اس کی بہن اٹھارہ برس کی ہو گئی تھی اسے اسکے لئیے پیسا جمع کرنا تھا اور شر جیل پیسے کے معاملے میں بہت فراغ دل تھا اور یہ سب کرنا تو ویسے بھی اس کی مجبوری تھی مگر جو پیسے شر جیل اس پر الگ سے لٹاتا تھا وہ اس سے کم از کم اپنی بہن کو ہی اس غلاظت سے بچا سکتی تھی

*_*_*_*_*_*_/_**_*****

وہ لوگ یونی پہنچ گئے تھے رائنا کے ذہن میں گزرے دن گردش کرنے لگے پانچ سال اس جگہ پر دوستوں کے ہمراہ گزارے تھے اسنے اسکی زندگی کے خوبصورت پانچ سال ایک ایک کونے سے بشمار یادیں تھی اسکی آنکھیں بھر آئی پر پھر وہ خود کو کمپوز کر گئی

ڈاکومنٹ کا کام لمبا تھا اور عمومی طور پر اس میں کمی چکر لگتے ہے پر اول تو وہ کافی کام ایاز کے ذریعے سے کراچکے تھے جس میں انکے اثر رسوخ کا بھی عمل دخل تھا آج بھی انکی موجودگی کے کارن وہ جلد فری ہو گئے

آپ کو پرا بلیم ناہو تو میں اپنے کچھ فرینڈز مل لوں وہ یہیں ہاؤس جا ب کرتے ہیں یونی " سے ملحق ہسپتال میں

اوکے بٹ جلدی، چلو پھر " وہ دونوں ہسپتال کی جانب چل دئے "

*** _** _** _** _**

واپسی میں وہ بہت خوش تھی وہ شادی کے بعد پہلی بار اسے اتنا خوش دیکھ رہے تھے وہ اپنے ماحول میں اکر خوش تھی ماحول انسان کے مطابق ناہو تو وہ مر جھا جاتا ہے جیسے

رائنا مر جھاگئی تھی

"کیا سوچ رہے ہیں" وہ اپنے دھیان میں تھے جب رائنا کے سوال نے گاڑی میں چھایا سکوت توڑا

"تمہے کب سے میرے سوچنے سے فرق ہونے لگا، جو سوال پریشان کر رہا ہے وہ پچھو"

وہ اس بات پر دنگ رہ گئی درحقیقت من ہی من وہ پریشان تھی کے اسکے دوستوں سے مل کر وہ کیا سوچ رہے ہیں وہ آج ربیعہ اور ارشد سے ملے تھے ربیعہ ہائی سوسائٹی کی پروردہ تھی سوا اسکے لباس میں بھی وہی نظر آتا تھا یہ الگ بات ہے کہ ربیعہ بوہوت اچھی لڑکی تھی جسکے ارشد لڑکا تھا تو اسے لگا وہ متعرض ہوں گے گو وہ سب دوست ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے اور کبھی کوئی حد سے بڑھی بے تکلفی کسی نے نادکھائی تھی پھر بھی وہ حیدر کار د عمل جاننا چاہتی تھی

آپ کو میرے دوست کیسے لگے" آخر اسنے پوچھ ہی لیا اسے پچھنی تھی جاننے کی"

بظاہر تو وہ سب سے اچھے سے ملے تھے اور اپنے ہاں مدعو بھی کیا تھا، اس نے اپنے دوستوں کو ولیمہ کا عندیہ نہیں دیا تھا اسے لگا تھا وہ جتائیں گے اس بات کو مگر وہ دونوں نارمل ہی رہے تھے شاید ایاز پہلے ہی بات سنمبھال چکا تھا

ایک ملاقات میں کسی کو کیا جج کروں، بظاہر تو اچھے تھے ارشد سے میں پہلے بھی مل چکا "

ہوں ویسے " انہوں نے ابرو اچکائے

ایسے کیا دیکھ رہی ہو " اسکے منہ کھولے دیکھنے پر وہ مسکرائے "

کسی کا لباس انداز ہماری حدود کے مطابق ناہو تو اسکا مطلب یہ نہیں کے ہم اسے غلط " سمجھیں، مذہب پر ہم چاہے کتنا عمل کر لیں اسکا قطعاً مطلب نہیں کے ہمیں دوسروں کے زیادہ قریب ہے کس کی کونسی بات اللہ کو جج کرنے کا حق ہے ہے کیا پتا کون اللہ

" کو زیادہ پسند ہے

وہ اب کے واضح کرتے ہے بولے

one should not judge a book by

its cover" " اسنے بھی دل میں اعتراف کیا

_ *_ *_ *_ *_ *_ *_

وہ باقی کے دن بہت مصروف رہے تھے رائنا کا سارا دن ملازموں کے بیچ گزرتا یا کبھی وہ

اسے ڈرائیور اور گارڈ کے ہمراہ اسکی والدہ کے ہاں بھیج دیتے اس دوران ان پر رائنا کی

کافی خوبیاں آشکار ہوئیں وہ کافی سمجھ دار سلجھی ہوئی پریکٹیکل لڑکی تھی اسنے انھیں کام کے دوران ذرا ناتنگ کیا نا بار بار حویلی یا اپنے والدین کے ہاں جانے کا تقاضا کیا نا کوئی اور فرمایش کر کے تنگ کیا وہ پڑھی لکھی تھی اسی لئے کام کی اہمیت سمجھتی تھی آج وہ فارغ تھے انہوں نے رائنا کو تیار ہونے کا کہہ دیا کچھ ہی دیر بعد وہ شاپنگ مال میں تھے رائنا نے تو بس ضرورت کی چند چیزیں لیں اور اپنے اور حیدر کی فیملی کے لئے گفٹس لئے جب کہ حیدر نے کافی خریداری کی خصوصاً رائنا کلیئے کافی دریسز اور آرائش کی دوسری چیزیں لی وہ وہاں سے فارغ ہو کر نکلے ہی تھے جب سامنے سے گزرتی ایک لڑکی پر رائنا کو اس کا گمان ہوا اس سے پہلے کے وہ اس کے پیچھے لپکتی حیدر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا "کیا ہو گیا کہاں جا رہی ہو کچھ چاہیے کیا؟ وہ فکر مندی سے پوچھ رہے تھے تبھی انکی نگاہ سامنے پڑی ایک سایہ سا انکے چہرے پر لہرایا مگر انہوں نے فوراً ہی قابو پالیا حیدر وہ سامنے "وہی تھی" رائنا زور دے کر بولی "

کم آن نہیں تھا کچھ بھی ایسا وہم ہو گا تمہارا چلو بس گاڑی میں بیٹھو "وہ اسے ساتھ لگا " تے گاڑی میں بیٹھ گئے

اسکے بعد پورا ٹائم وہ الجھی ہی رہی

ڈنر کے دوران بھی وہ اسی کیفیت میں تھی

کیا ہو گیا رائٹاٹھیک سے کھاؤ پسند نہیں آیا کیا " وہ اسکو دیکھتے فکر مندی سے گویا ہوئے "

وہ دونوں اس وقت شہر کے سب سے معروف ریسٹورنٹ میں تھے حیدر نے ایک

پرائیویٹ ایریا بک اور دیکوریٹ کرایا تھا یہ اوپن پلیس تھی سامنے خوبصورت ساسمندر

نظر آ رہا تھا سب کچھ بہت خوبصورت تھا ایک لمحے کو تو وہ سحر زدہ ہو گئی " اچھا لگا تمہیں

حیدر نے اسے مگن سا پایا تو پوچھا " جی بہت اچھا ہے سب " وہ مسکرا کر بولی تو حیدر نے

اسکا ہاتھ پکڑ کر ڈائمنڈ کی خوبصورت سی رنگ پہنائی اس رنگ کا ڈیزائن بہت یونیک تھا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

خوب صورت ہے بہت " وہ دل سے بولی "

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوبصورت وقت گزار کر واپس گھر چلے آئے کل

انہوں نے حویلی کے لئے نکلنا تھا

_ *_ *_ *_ *_ *_

وہ بستر پر دراز آج کے دن کو سوچ رہی تھی آج کا دن واقعی بہت خوبصورت تھا اسنے

اپنے ہاتھ سے پہنائی حیدر کی رنگ کو دیکھا پھر برابر میں سوئے حیدر کو اونچا قدر چوڑے

شانے، صاف رنگت پر گھنے کالے بال کھڑی ناک گھنی مونچھوں تلے عنابی لب بے
 بہادولت رتبہ وہ کسی طور نظر انداز نہیں کیے جاسکتے تھے مگر رائنا علی کا دل اسنے کبھی ان
 چیزوں کی خواہش ناکی تھی اسے تو سیدھی سادھی زندگی جینی تھی اس کج تو الگ ہی
 خواب تھے محنت کر کے اپنا مقام بنانے کے وہ تو محنت سے راستہ بنانے والی لڑکی تھی
 اسے اپنے مقدس پیشے سے عشق تھا

اگر یہ سب ناہوا ہوتا تو۔۔۔ زندگی کتنی الگ ہوتی وہ سوچنے لگی سوچتے سوچتے اسے "
 وہ یاد آئی اور ساتھ ساتھ آج کا واقعہ "میں نے خود اسے دیکھا تھا کیا پتا حیدر نے بھی
 " دیکھا ہو پر وہ کیوں چھپائیگے وہ مضطرب ہو کر اٹھ بیٹھی

اسکے جھٹکے سے اٹھنے نے حیدر کو بھی جگا دیا "کیا ہو گیا کیا سوچ رہی ہو" وہ نیند بھری
 آواز میں بولے پھر اسکا چہرہ بغور دیکھا "ابھی تک اسی بارے میں سوچ رہی ہو"؟

وہ وہی تھی حیدر "وہ بے بس لہجہ میں گویا ہوئی"

رائنا تمہیں پہلے بھی کہہ چکا یہ ہر وقت ماضی کی راکھ کریدنا چھوڑ دو، ہر وقت یہی سوچو "
 گی تو یہی لگے گا، کہہ چکا ہوں وہم تھا تمہارا "وہ سختی سے گویا ہوئے

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اسے۔ "وہ" وہ
بھی جھنجھلائی

بات ختم ہو چکی رائی بس اب تم بھی ختم کر دو سو جاؤ "وہ اس کے بالوں میں انگلیاں"
چلاتے سرد لہجے میں اسے چپ کرا گئے

شاید میرا وہم ہی ہوا گر وہ وہی ہوتی تو حیدر کیوں چھپاتے "وہ خود کو یقین دلاتے دل"
میں سوچنے لگی

وہ مسلسل اسے ادھر سے ادھر ٹھلٹا دیکھ رہے تھے چائی کے وقت اور ڈرنپی بھی وہ
بچپن تھی ابھی فون ہاتھ میں لئیے سگنلز ڈھونڈنے کی کوشش میں تھی

کافی تنگ و دو کے بعد تنگ آ کر صوفے پہ بیٹھ گئی

وہ بظاہر کام میں مصروف تھے مگر اسی کا جائزہ لے رہے تھے

کیا ہوتا اگر حیدر مجھ سے پوچھ لیتے کہ میرا دن کیسا گزرا اپنے گھر تھی تو امی ہر پرچے"

کے بعد ساری تفصیل سنتی تھیں ابو فون کر کے دریافت کرتے تھے

ابھی وہاں ہوتی تو دونوں کتنا خوش ہوتے یہ تو ہم تینوں کا خواب تھا، میں حیدر سے کچھ

زیادہ ہی توقعات رکھ رہی ہوں وہ جس ماحول کے پروردہ ہے وہاں عورت کا کام صرف
کٹھ پتلی جیسا ہے اس میں بھی وہ کچھ ڈھیل دے رہے ہیں یہی بہت ہے "وہ دل ہی دل
خود ہی سے شکوے خود ہی کو سمجھا بھی رہی تھی

جب اچانک کسی نے اس کے کندھے پر اپنا بازو پھیلایا

اس نے چونک کر دوسری سمت دیکھا تو برابر حیدر کو بیٹھے پایا وہ کب ادھر آ کر بیٹھے اسے
خبر نا ہوئی

دن کیسا گزرا تمہارا؟ کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی "نہیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی" وہ "
آہستہ سے مروتا مسکرائی

زہن ہنوز فون میں اڑکا تھا اس نے دوسری دیکھا سگنلز نا آنے تھے نا آئے

"کیا الجھن ہے آخر"

"سگنلز کیوں نہیں آرہے؟"

کبھی کبھی ہو جاتا ہے مسئلہ اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے "وہ ٹوک کر"

بولے

پھر اس کا چہرہ بغور دیکھا اور اسکے ہاتھ سے سیل فون لے کر رکھا اور دونوں ہاتھ تھامے
 "جو فون پر آئی سے کہنے کو بے چین ہو وہ مجھے بتادو، یقین کرو بہت اچھا سامع ثابت
 ،iknow it was your ist day and i do want
 to know how it went "

ریلی "؟ وہ خوش کن لہجے میں پوچھنے لگی "

آف کورس بھی روز تم مجھ سے پوچھتی ہو آج میں پوچھ لیتا ہوں نو بگ ڈیل " وہ "

مسکرائے
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afzana | Articles | Books | Poetry | Interview
 وہ مسکرائے تو رائنا بھی مسکراتے انھے پورے دن کی رواداد بتانے لگی

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_* *_*

آج اسے سیلری ملی تھی جو امید سے تھوڑی کم تھی پر وہ خوش تھی واپسی میں اسے
 ڈرائیور کو مال جانے کو بولا مگر اسے پہلے صبح ہی اسے حیدر سے اجازت ضرور لی تھوڑا
 مشکل سے

سہی مگر وہ مان گئے مگر ساتھ میں بہادر کو بھی ساتھ کیا اس طرح گن مین کے ساتھ

گھومنا اسکے لئے مشکل تھا بٹ سہ گئی کے حیدر نے بتایا تھا کہ انکے پولیٹکس میں آنے اور سر نیچ بننے کے بعد سیکورٹی ساتھ لینا ضروری ہے

اسنے امی کے لئے سوٹ ابو کے لئے کف لنکس اور آمنہ، زر گل اور بی جان کے لئے شال لئے بی جان اور یہ لوگ بوہوت مہنگی چیزیں استعمال کرتی تھی اسلئے اسنے حیدر کے دئے پیسے بھی اس میں خرچ کئے تا کہ انکے شایان شان لے سکے آخر میں اسکا دل کیا کے حیدر کے لئے صرف اپنی سیلری میں سے کچھ خریدے مگر جانتی تھی کہ وہ بہت مہنگا مپورٹڈ برانڈ کی ہر چیز استعمال کرتے ہے جو اسکی سیلری میں آنے سے رہا آخر بہت سوچ بچار کر اسنے ایک اچھی خاصی مہنگی گھڑی لی جسکے بعد اسکی 30000 کی

سیلری میں کچھ نا بچا * _ ** _ ** _ ** _ **

گھر آکر اسنے بی جان اور آمنہ اور زر گل کو ڈرتے ڈرتے گفٹس پیش کئے جسے آمنہ اور زر گل نے بہت شوق سے وصول کیا جسکے بی جان نے بھی خلاف توقع تعریف کی اور سر پر پیار دیا

اب بے چینی سے حیدر کار یکشن دیکھنا تھا

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_* *_*

"یہ آپ کے لئے"

"میرے لئے؟"

وہ حیران ہوئے اور گفٹ کھول کے دیکھا

زبردست اچھی ہے شکریہ تم میرے اور سب کے لئے تحفہ لائی "انہونے سراہا"

مگر اسے پھیکا لگا "لاکھ روپے کی گھڑی والے یہ کہاں پہنیں گے ہائے میرے دس ہزار
"اسنے دل ہی دل دکھڑا رویا

شکریہ کس بات کا آپ بھی تولاتے ہیں اور اپکا کافی قرض ہے میں وہ بھی آہستہ آہستہ "
"چکا دونگی

قرض کیسا قرض؟ "وہ الجھے"

تو اس نے دراز کی جانب اشارہ کیا

اگر تم چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں تمہاری جا ب بند کر دیتا ہوں تاکہ تمہارے دماغ "
سے یہ فضولیات نکلے تمہاری جا ب تمہارے شوق کے لئے ہے یہ فرار کا راستہ نہیں

ہے "لہجہ اور لفظ دونوں ہی سرد تھے انکی سیاہ بھنورا آنکھوں میں وہ نرم سا تاثر نہیں تھا
جو اسے دیکھتا تھا وہ ایک لمحہ کو سہم گئی

میں نے ایسا کیا کہا ہے یہ سوچ تو میرے زہن تک سے نہیں گزری میں آپ کو راستہ "
چھڑانے والی لگتی ہوں " وہ نہایت افسوس سے دیکھتی بولی

اسکے تاثرات دیکھ وہ کھلے اور انھیں اپنے سخت الفاظ کا اندازہ ہوا
ادھر آؤ " انہوں نے ہاتھ بڑھایا پر وہ جھٹک گئی "

" رائنا " انہوں نے اسے دونوں بازو سے تھام کر قریب کیا " سوری میری جان "

میں تو صرف اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہتی تھی، اچھا ہوا آپ نے یہ بول دیا جن پیار بھری "
نگاہوں سے ہر وقت دیکھتے ہیں ان کے پیچھے کتنی بدگمانی چھپی ہے " وہ ایک بار پھر دکھ
سے بولی اس کا زخمی لہجہ انہیں گھائل کر گیا انہوں نے آہستہ سے اسے قریب کیا اور ساتھ
لگایا

سوری جان حیدر، دیکھو بوجھ کیسا بھلا بیوی ہو تم میری میری نصف بہتر میرا حصہ ہو "
تم بوجھ کیسا رائنا جو میرا ہے وہ تمہارا ہے میری بیوی ہو تم، جانتا ہوں بہت سخت بول گیا

پر تم نے بات ہی ایسی کی تھی جیسے میں کوئی غیر ہوں، تمہارا محرم ہوں ایسے بے اعتنائی
 " برتی ہو تو برا لگتا ہے

وہ ہنوز خفا تھی جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"آپ کے الفاظ سخت نہیں تھے بدگمان تھے حیدر"

بدگمان! نہیں ہو میں تم سے میں نے تمہیں کہا تھا نا تمہاری ہر جنبش سے واقف ہو"

چکا ہوں جانتا ہوں منافقت نہیں ہے تم میں تمہارا چہرہ تمہاری معصومیت کا آئینہ دار

ہے یہ الفاظ محض غصہ کا نتیجہ تھے چلو
 اب بس یار کتنا معافی منگو اوگی، بس مسکراؤں تھوڑا "انہوں نے پچکارا وہ اس سے زیادہ

معافی نہیں مانگ سکتے تھے یہ بھی غنیمت تھی

وہ چپ کرتی جانے کو مڑی جب انہوں نے روکا

ارے کدھر یہ تو پہناؤں "انہوں نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا"

پہن لیجیئے خود آپ "وہ آف موڈ سے بولی"

جب تحفہ دیتے ہے تو پہناتے بھی ہیں "وہ بضد ہوئے وہ گہری سانس بھرتے آگے"

ہوئی اور ان کی چوڑی سیاہ روئے سے سچی کلائی پر گھڑی باندھی
 اچھی لگ رہی ہے جانتی ہو تمہارے دیئے گئے اس تحفہ کی قیمت میرے لئے ہر شہہ "
 سے زیادہ ہے، آج سے بس یہی گھڑی پہنوں گا یہ میری نصف بہتر کا تحفہ جو ہے " وہ نرم
 نگاہوں سے تکتے محبت سے چور لہجے میں بولے تو وہ انکے لفظوں کی صداقت محسوس
 کرتے مسکرا دی اسے اتنی خوبصورت پذیرائی کی امید نا تھی
 " مسکراتی رہا کرو اچھی لگتی ہو "



اسے مسکراتا دیکھ وہ بھی مسکرا دیے
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

=**_**_**_**_*

وہ اب زندگی کے اس موڑ سے مانوس ہو چلی تھی، اب نا سے حیدر برے لگتے نا حویلی یہ
 زندگی اس کی پسندیدہ نا سہی پر اب قید بھی نا لگتی حیدر نے خود کو بہت تبدیل کیا تھا یہ انکا
 ساتھ تھا جہی وہ سکوں سے ہاؤس جا ب کر رہی تھی
 وہ اس کی جانب قدم بڑھا چکے تھے اب اسکی باری تھی مگر ماضی بار بار ضیاع کا احساس
 دلاتا رہتا تھا آج بھی

ماضی کی یاد نے آگھیرا تھا

*_*_* *_* *_* *_*

یہ کون ہے؟ "اسنے ایاز کے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھا تو ربیعہ سے پوچھا اسنے بھی"

جواب میں کندھے اچکائے

لڑکی نے اچھا دیدہ زیب لباس اور کڑھائی کڑھائی والی چادر کا ندھو پے لی تھی جب کے سر پر کپڑوں کے ہم رنگ دوپٹے تھا صاف کھلی ہوئی رنگت پر عام ساناک نقشہ کل ملا کے اچھی خاصی لڑکی تھی رائے نے پورا جائزہ لینے کے بعد دل ہی دل میں اچھے خاصی بھی قرار دے دیا تنے میں ایاز اسے لئے انکے قریب آگیا

"رائے ربیعہ اسے ملو یہ ہماری، پھو پھی زاد ہے سندس ابھی فارمیسی میں داخلہ لیا ہے"

اہنا ئیس آؤ جو ائن اس پلیز "ربیعہ اور رائے نے گرم جوشی سے ویلکم کیا"

*_*_* *_* *_* *_*

سندس کلاس میں جا چکی تھی جسکے ان کی کلاس آف تھی

ایاز تم نے بتایا تھا تمہاری فیملی اجازت نہیں دیتی عورتوں کی تعلیم کی پھر یہ کیسے نہی؟"

رائسٹرنڈس کے جاتے ہی دل کا سوال زبان پر لے ہی آئی

پچھلے کچھ سال سے تایا سرکار کی بیماری اور انتقال کے باعث سب کچھ ان کے بڑے " بیٹے حیدر بخت بھائی کے ہاتھ میں آ گیا ہے حیدر بھائی بڑے انصاف پسند اور تھوڑے سے انقلابی ذہن کے ہیں گاؤں میں اسکول بھی انہی کی کوشش سے تعلیم کی بنیاد پڑی اور اب آہستہ آہستہ عورتوں کی تعلیم کی بنیاد بھی انہی کی کوشش کا پھل ہے سندس کی کیا ہے انہوں نے سندس B.A بڑی بہن بوہوت اچھی تھی پڑھائی میں پرائیویٹ نے بھی انٹر کے پرائیویٹ امتحان دئے تھے اچھے گریڈ تھے اسکے اب بڑے سرکار کی عنایت پر اسے یونیورسٹی آنے کا موقع مل گیا "ایاز نے بڑے فخر سے اپنے تایا زاد کے کارنامے بیان کئے جن سے رائسٹرنڈس متاثر نہ ہوئی الٹا افسوس ہوا کہ آج بھی عورت کی بنیادی ضرورت تعلیم کے لئے مردوں سے اجازت کی ضرورت پڑتی ہے

گریٹ! اسکا مطلب حیدر بخت گاؤں کے کرتادھرتا ہے "؟ ربیعہ نے سوال کیا "

ہاں ایک طرح سے بٹ اصل اختیار تب ملیں گے جب وہ سردار بنیں گے اور سچ یہ "

ہے کہ وہ ڈیزرو بھی کرتے ہیں "ایاز نے مزید تفصیل بتائی

ارے ہاں! ربیعہ سندس تمہارے ہو سٹل میں شفٹ ہوگی میں وارڈن سے بات "

کر کے اسکو تمہارے روم میں شفٹ کروادوں اگر تمہیں اور رائنا کو اعتراض ناہو"
 (رائنا آخری سال میں ہو سٹل شفٹ ہو گئی تھی ربیعہ کے ساتھ تاکے ڈھنگ سے
 پڑھائی کر سکے)

ہاں ہاں کیوں نہیں ہے کیا پر اہلم ہوگی "دونوں نے اسے اطمینان دلایا"

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_* *_*

رائنا آپ مارکیٹ جا رہی ہے؟ "رائنا بیگ لے کے نکل رہی تھی کے سندس آگئی"

ہاں "وہ مرے مرے انداز میں بولی"

"میں بھی چلوں؟ سامان چاہیے"

آجاؤ "رائنا کو مجبوراً ساتھ رکھنا پڑا"

وہ اور ربیعہ دونوں سندس کے طور طریقوں پر نالہ تھی وہ اکثر میس جاتیں اور واپس
 آتیں تو روم اندر سے لاک ہوتا چاہے جتنا نوک کرتی سندس ہمیشہ 10\15 منٹ بعد
 کھولتی اور ایک ہی گھسی پٹی وضاحت کے آنکھ لگ گئی تھی یا کیڑے بدل رہی تھی اکثر
 رات کو بھی چپکے چپکے فون پی بات کرتی ہوتی ملتی

وہ ایاز کی کزن ہی نہیں منگیترا بھی تھی اسلئے دونوں اسکا تھوڑا زیادہ لحاظ کرتیں ابھی بھی رائنا سے لے جانے مانی حالاں کے جانتی تھی سندس اچانک سے بیچ میں سے غائب ہو جائے گی پھر بڑا ڈھونڈنے بعد ملے گی یہ بھی اسکا ہمیشہ کا تھا اور اسکی وجہ وہ یہ دیتی کے اسے شہری لڑکیوں کی طرح پھرنے کی عادت نہیں اور راستوں کی سمجھ نہیں اسلئے وہ کھوجاتی ہے اسکی انہی باتوں سے وہ دونو چڑتی تھی مگر بس دوست کا لحاظ آرے آجاتا پوہنچنے کے بعد وہ غائب تھی اور رائنا سے کالز کی جارہی تھی کوئی mall آج بھی آدھے گھنٹے کی خواری کے بعد سندس بی بی ملی اپنے گھیسے پٹے ایکسیوز کے ساتھ

وہ پائے باغ میں جھولے پردر از ماضی کے یورش میں کھو کر کب سوئی اسے خبر نا ہوئی نیند میں اچانک اسے کسی کے ہاتھ کا لمس اپنے گال پر محسوس ہوا وہ یکایک چونک کر اٹھ بیٹھی

اسے اٹھتا نہونے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹایا اور سیدھے ہوئے

وہ بکاہکا دیکھتی سمٹی

"آپ کب آئے؟"

ابھی آیا تھا "وہ ریڈ کائٹن کے کڑھائی والے سوٹ میں دمک رہی تھی کانوں میں " خوبصورت سے جھمکے اور لمبے بالوں میں سوٹ کر لڑ ڈالے تھی ایک ہاتھ میں سونے کی چوڑیاں یہ اہتمام بی اماں کے کہنے پر کیا گیا تھا آج ان کے گھر خاندان کی کچھ خواتین ملنے آئی تھی بی اماں نے اسے تاکید کی تھی کہ اسکی تیاری اچھے سے ہو وہ لوگ چلی گئی تو وہ یہاں آگئی ارادہ تھا کہ چیلنج کرے گی مگر ماضی کی راکھ کریدتے کریدتے جانے کب نیند نے آگھیرا

ابھی ابھی آیا تھا، یہاں کیو سورہیں تھیں " کہنے کے ساتھ ہی انہوں نے اسکا گال ہاتھ سے چھوا وہ انکی لودیتی اپنے سر اپنے پر مرکوز نگاہوں سے سمٹی

آپ فریش ہو جائیے میں کپڑے نکال دیتی ہوں " وہ جلدی سے اٹھی اور وہاں سے " چلی گئی

حیدر اس کی ہڑ بڑا ہٹ اور شرم ملاحظہ کرتے فریش ہونے چل دیئے

وہ آئینہ کے آگے کھڑی چوڑیاں اتار رہی تھی جب وہ واپس آئے اسے پر شوق نظروں

سے تکتے قریب چلے آئے اور کندھوں سے تھام کر اپنی طرف کیا
 بہت اچھی لگ رہی ہو ایسے ہی رہا کرو "رائنا کے لبوں پر خود بخود حجاب آلود مسکراہٹ"
 در آئی اس نے سائیڈ سے جانا چاہا جب حیدر نے پکارا: ایسا کب تک چلے گا جان حیدر
 تمہیں وقت درکار تھا میں سمجھ سکتا ہوں اس بات کو مگر کتنا رائنا "انہوں نے اس کے
 کندھے پر ہاتھ دھرے اس کا رخ اپنی طرف موڑا

میں ہر بار تمہاری طرف بڑھتا ہوں مگر تم ابھی بھی وہیں کھڑی ہو اس طرح تو ساری
 عمر نہیں گزر سکتی

کچھ تم میرے ساتھ چلو کچھ میں چلتا ہوں، بھروسہ کر کے دیکھو تمہیں سنبھالا نہیں تو
 شکوہ کرنا "رائنا نے حجاب آلود نگاہیں اٹھائے دیکھا سامنے کھڑا شخص قول میں سچا تھا وہ
 ، شہر میں اسکے والدین سے ملانے لے جانا، یہ housejob جان چکی تھی اسکی
 سب صرف اس ایک شخص کی وجہ سے تھا جو ساری مخالفت خود سے کر اسے محفوظ رکھ
 رہا تھا اسکا احساس ہونے پر اب وہ باہر جاتے دوپٹہ سر پر لینے کے ساتھ سائیڈ پر روایتی
 چادر بھی لینے لگی تھی ساتھ ساتھ چھٹی کے دن بی جان کے ساتھ عورتوں کے مسائل
 سنے بھی بیٹھنے لگی تھی جسے بی جان بھی خوش تھی

یہ سب سمجھوتے کی جانب قدم بڑھانے کا ہی عندیہ تھا
 اسنے دوبارہ انکی جانب دیکھا جو ہاتھ بڑھائے منتظر تھے اس کا ذہن ابھی بھی کشمکش میں
 تھا مگر اسکی بیتاب دھڑکنیں کچھ اور ہی گیت گارہی تھیں اسے انکی باتیں بری نہیں لگ
 رہی تھی

اسنے آہستہ سے ہاتھ انکے ہاتھ میں دے دیا
 اسکے اس عمل پی خوشی سے چور حیدر نے اسکے ہاتھ پی گرفت کرتے مہر محبت ثبت
 کی "تم دیکھنا راسنا تمہیں مایوسی نہیں ہوگی تمنے مجھ پر اعتبار کیا ہے، میں اس اعتبار کو قائم
 رکھونگا" اسے یہ عقیدت و محبت سے گندھا لمس بہت اپنا سا لگا آج اس نے دل کی
 رضامندی سے اپنا آپ اپنے محرم کو سونپ دیا

*_*_* *_* *_* *_*

نشان کیسا ہے "؟ آمنہ بی ماں کو سلام کرنے آئی تو اسکے چہرے پر لال نشان دیکھ وہ "
 چو نکلیں

شر جیل سائیں کی سوغات ہے بی اماں "آمنہ زہر خند ہوئی"

اوقات میں رہ آمنہ اور یہ اشتہار کیا لگا رہی ہے تو چاہتی ہے بڑے سرکار دیکھے تاکہ تو "

مظلوم بنے جا چھپا سے "بی بی مانے بری طرح لتاڑا

اسی لمحہ حیدر بخت نے نوک کیا "ارے میرے چندہ اجازت کیسی آؤ" وہ شہد ہوئیں

آمنہ منہ چھپاتی سلام کہتی رخصت ہوئی تو حیدر نے اسکے انداز کو تعجب سے دیکھا

"بھا بھی آمنہ کو کیا ہوا یہ چہرہ کیوں چھپا رہی ہے "

ارے چھوڑو اسے میرے چاند، وہی عورتوں کی حرکتیں منہ پی تھوپا تھا کوئی بازاری "

"کریم اسی سے چہرہ جل گیا تھوڑا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بی بی مانے بات گھمائی

"اہ رانا آئے تو دیکھ لیں اسے "

"چھوڑو اسے، رانا کا کیا سوچا تم نے؟ "

رانا کا؟ "س "

ہاں بھائی کب تک نوکری کا شوق پورا کرے گی میں صرف تمہاری خاطر خاموش "

ہوں برسوں بعد میرا بھائی بھی دوسروں کی طرح زندگی جی رہا ہے بہن ہوں سو تیلی بھی پر

ماں کی طرح پالا ہے دس سال کی تھی اور دس سال کی عمر میں تم لوگوں کی ماں بن گئی
 اجنشتے بابا سائیں نے دو شادیاں کی مگر دونو ہی بیویاں جلد ہی دنیا سے چل بسیں تھی اللہ
 بخشش فرمائے دونو ماؤں کی، بیوگی کے بعد جس طرح تم نے مجھے سنبھالا بہن کی اللہ
 جگہ ماں کا حق دیا سمجھو وصول ہو گئی پرورش پر کیا کروں لالچی عورت ہوں اب تمہارے
 بچوں کو بھی گود میں کھلانا چاہتی ہوں، وہ نیک بخت شادی کے پہلے سال ہی چل بسی
 کو منظور ورنہ اکیس برس کی عمر (حیدر کی پہلی بیوی) نا تمہاری عمر نا اسکی بس جو اللہ
 تھی تمہاری محظ، اب جا کے تمہارا کفر ٹوٹا ہے تم نابولوتب بھی جانتی ہوں رانا خاص
 ہے تمہارے لئے مگر چندہ اب گھر بنا لینا چاہیے تم خیر سے تیس بتیس کے ہو تو وہ بھی
 بچی نہیں ہے پچیس کی تو ہوگی خدا کا دیاسب کچھ ہے کیا ضرورت ہے روز اتنے دور
 جا کے نوکری کے لئے خوار ہونے کی یہاں بیٹھے گھر بساے تمسے ڈیڑھ سال چھوٹا
 شر جیل بھی تین بیٹوں کا باپ ہے زاہد کے ہاں بھی خوش خبری ہے اب تمہاری اولاد
 " دیکھنے کی حسرت ہے

بی ماں جو بولی تو بولتی ہی چلی گئی

بی ما آپ کی ممتا کا قرض نا ترا ہے نا ترا "

سکتا ہے جانتا ہوں جو آپ کہتی ہے درست ہے کسی حد تک رائنا کی روٹین تھوڑی الگ ہے ہماری گھر کی دوسری عورتوں سے مگر خیال رکھتی ہے میرا میری خوشی کا، خوش ہوں میں اسے، اور جہاں تک معاملہ اولاد کا ہے وہ جب رب کو منظور عورت کی عزت اپ نے سکھائی ہے ہے بیوی کی خوشی کا احترام بھی ضروری ہے، اچھوڑیے ان باتوں کو بھی نیا کام شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے اور آپ کا مشورہ اور دعاء میرے لئے کتنا اہم ہے آپ واقف ہیں اس سے



وہ انھے مطمئن کرتے موضوع بدل گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article | ...

آج بی ماکی باتوں نے انھے ماضی میں دھکیل دیا انھے رائنا سے اپنی پہلی ملاقاتیں یاد آئی یہ واقعی سچ تھا کے وہ بہت شروع میں ہی متوجہ کر گئی تھی

پہلے تب جب وہ ایاز کے پاس یوں گئے تھے تب ایاز کے ساتھ ایک لڑکی تھی اسی کی ہم عمر ہوگی پر چہرے سے انٹر کی سٹوڈنٹ لگی بہت معصوم چہرہ پر بھورے چمکیلے بالوں کی پونی بنائے لمبی گھٹنوں سے کافی نیچے تک آتی کرتی گلے میں مفکر کی طرح لپیٹا چھوٹا سا سکارف، جینز اور پیروں میں جو گرز، مناسب نین نقش اور ہلکی سی سنولا ہٹ لئے

گندمی نمکین سی رنگت اسکے وجود میں سب سے خوبصورت چیز اسکے بال اور مناسب
 قد کاٹھ تھا مگر حیدر کو جس چیز نے کھینچا وہ اسکی آنکھیں تھی ایسا نہیں تھا کہ اسکی
 آنکھیں بہت حسین تھی بس کچھ الگ تھا یا حیدر کو لگا جیسے اسکی آنکھی کچھ کہتی سی کچھ
 سوال کرتی سی تھی صاف شفاف سچی آنکھیں، حسن کے مقابلہ پر اور دنیا کے بنائے
 بیوٹی سٹینڈرڈ پر وہ شاید پوری نا اترتی پر کہتے ہیں نا حسن دیکھنے والی آنکھ میں ہوتا ہے تو
 یہی بات تھی جو حیدر بخت کی نگاہ کو رائے اعلیٰ بھاگئی

ایزا نھے دیکھ کے لڑکی کو کچھ کہتا انکی طرف آ گیا اور وہ حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھتی
 دوسری طرف بڑھ گئی
 دوسری بار انہوں نے تب دیکھا جب وہ "اس" سے ملنے گئے تھے جس نے سب شروع کیا
 تھا

* _** _** _** _** _** _** _** _* _**_ * _ *

سندس سے ملنے کوئی ہینڈ سم سا شخص آیا ہے "اس اطلاع پر رائے اور ربیعہ نے ایک"
 دوسرے کو دیکھا

" اہ سو رری مجھے لگا یا زہے آپ کون ہیں "

اسکی بات پر حیدر نے سوالیاں ابرو اچکے

میں دراصل سندس کی روم میٹ ہوں اور ایاز کی کلاس فیلو " اسنے وضاحت دی "

میں کون ہوں یہ آپ کو مجھے ہینڈ سم کا خطاب دینے والی نے نہیں بتایا؟ " وہ اسکے "

صاف شفاف ہلکی سی سانولا ہٹ لئے گندمی چہرے کو نظر بھر کے دیکھتے گویا ہوئے اور

لطیف سا طنز کیا پھر تھوڑے توقف کے بعد اسکی نام شکل دیکھ کر بولے: سندس کو

" کہیے گا حیدر بخت ملنے آئے ہیں "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی " وہ کہتی جان چھڑاتی پلٹی اس شخص کی گہری نگاہیں اسے ڈسٹرب کر رہی تھی جبکہ "

حیدر کی نگاہوں نے ناچاہتے ہوئے بھی اسکا دور تک پیچھا کیا

روم پہنچ کر سندس کو پیغام دیتے ہی وہ عظمیٰ کی کلاس لینے گئی

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_*

دوسری ملاقات میں حیدر کو رانا بہت الگ لگی اپنے رہن سہن سے وہ انکے خاندان کی

عورتوں سے الگ تھی اور حیدر کی اپنی آئیڈیل عورت سے بھی، انکی پہلی بیوی جو محظ

شادی کے ایک سال زندہ رہی رائنا کا الٹ تھی اسکے لئے حیدر کی بات حرفِ آخر تھی بہت عطا عت گزار تھی حیدر اسکی قدر ضرور کرتے تھے مگر جس طرح رائنا نے محض دو ملاقاتوں میں سکون لوٹا تھا اس مقام تک وہ بیچاری نا پہنچ پائی تھی وہ میچور تھے جانتے تھے کہ پودے کے لئے انجان زمین غیر موافق ہوتی ہے یہ لڑکی انکے ماحول کے لئے موافق نا تھی وہ صرف اپنے دل کے سکون کے لیے اسکا سکون درہم برہم نہیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے اسکا خیال جھٹک دیا یہ الگ بات ہے دل اسے دوبارہ دیکھنا چاہتا تھا کوئی ایسا عشق یا محبت نہیں تھا وہ خوبصورت تھی مگر کوئی ایسی حسین بھی نا تھی کے بار بار دیکھنے کو دل کرے بس ایک انجان سی کشش تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

*_*_* *_* *_* *_* *_*

انکے فائنل ایئر کے امتحان ہو گئے تھے سب سٹوڈنٹ اپنے گھر جا رہے تھے ربیعہ بھی پرسوں جا چکی تھی رائنا کی ایاز نے منت کی تھی کہ ایک دن مزید رک جائے وہ کل سندس کو لے کر گھر جائے گا اسے دوستوں کے ساتھ فارم ہاؤس جانا تھا اور ہو سٹل خالی تھا تقریباً سب لڑکیاں اپنے گھر جا رہی تھی رائنا نے حامی بھر لی جس پر اسکی اپنی امی نالا

ں تھی

رائنا آپی فون پلیز "سندس کچھ دن سے اسکا فون استعمال کر رہی تھی یہ کہہ کر کے اسکا"

"اپنا فون خراب ہو چکا ہے

رائنا نے اسے فون تھما دیا

آپی ایاز کا کال ای ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ حویلی سے ڈرائیور لینے پوہنچنے والا ہے آپ"

"بھی گھر والوں کو بلا لیں

سندس نے کہا تو رائنا نے سکون کی سانس لی اور گھر کال کی

NEW ERA MAGAZINE

* _** _** _** _** _** _** _** _**

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہو تم لوگ کہاں گھسے آرہے ہو؟" ایک ساتھ اتنے مصلح فراد کو دیکھ تہلکہ مچ گیا"

یہ کس کا نمبر ہے بولو وہ جو بھی تھا نمبر کہہ کر دھاڑا"

"وارڈن نے نمبر پہچانا" یہ تو رائنا کا ہے

"بلاؤ اس۔۔۔۔گالی کو"

تو تو ہے رائنا کیوں بھگایا کہا ہے وہ بول گالی بول" یہ ایک لمبا چوڑا شخص تھا نکھوں"

سے وحشت برس رہی تھی رائنا نے یادداشت پر زور ڈالا اس نے اسکو دیکھ رکھا تھا

سندس کے ساتھ غالباً اس وحشی نے اسے بالوں سے گھسیٹا
 وہ لاکھ انکار کرتی رہی کے وہ بھی جانتی وہ اسی طرح گھسیٹتا سے لے گئے
 وہ منہ نقاب سے ڈھکے رکشہ کرتی ہاسٹل جانے لگی وہ بیچینی سے اپنی منزل کا انتظار کر
 رہی تھی کب وہ وہاں پہنچے اور اپنی بہن سے مل سکے اسے مہینوں میں ایک آدھ بار ہی یہ
 موقع ملتا تھا جب شرجیل نامی عذاب گاؤں جاتا اسے اس کے وہاں جانے کے اپنے لئے
 جہاں خوشی ہوتی وہیں اس کے بیوی بچوں کا سوچ کر برا لگتا ایسا غلیظ شخص جو انکا

سرپرست ہے
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Essays | Articles | Books | Poetry | Interviews
 آج وہ نائیکہ کی بہت منتیں کر کے اس قید خانے سے نکلی تھی

وہ ہاسٹل پہنچ چکی تھی سر سے پاؤں تک ڈھکے چہرہ چھپائے اندر گئی رسمی کاروائی کے بعد
 وارڈن نے اسکی فلک کو بھیج دیا، اسے دیکھ فلک دوڑ کے اس کے گلے لگ گئی "اتنے
 عرصے بعد آئی ہو اپنا" وہ روتے بولی شہرینہ نے نم آنکھوں سے اسے الگ کیا اور
 پچکارتے بولی "اپنا کی جان تم سے دوری بھی ضروری ہے ورنہ میری ذات سے منسلک
 سیاہ ناگ تمہیں ڈس لیں گے تم بس پڑھائی کرو کوشش کرو کے اسکولر شپ حاصل

کو لگام ڈالو شرجیل سائیں ورنہ جس دناسے پرالگا حیدر کا عتاب آئے گا اور نشانہ ہوگے
تم اس کا غصہ جانتے ہونا آئے دن آمنہ زخمی ہتی ہے کیسے کیسے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں
" مجھے

بی اماں شرجیل کو گھر کتے بولیں

آپ نہیں بچائیں گی مجھے، ارے نہیں میں کہاں چہیتا ہوں آپ کا چہیتے تو وہ ہیں آپ "
کے سوتیلے بھائی " وہ ہمیشہ کی طرح انہیں جزباتی طور پر گھیرتے بولا

سوتیلا ہوا تو کیا باپ تو ایک ہی ہے، میرے لئے دو نو سگے ہو بلکہ تینوں ہی کیو ایسی "
" باتیں کرتے ہو

نہیں کروں گا بس یہ چھوڑنے کا نابلو کیجئے آپ ایسے چھوڑ دینگے مجھے " اس نے پھر پتا "
پھینکا

اور سمجھدار سی بی ماں بھائی کی محبت کے دام میں پھنس گئی

ایک تو تم نا سمجھنا کبھی، میرے دل کا سکون ہیں میرے بھائی تم تینوں کو اکھٹار کھنا ہی "
نیرا مقصد اب چاہے اس کے لیے تمہاری شخصیت کے راز چہپانے کلیے حیدر سے

بھری کو ٹھہری میں رکھا گیا تھا طرح طرح کے کیرے مکوڑون سے بھری اس کو ٹھہری
میں پاؤں میں بندھی زنجیروں کے ساتھ وہ بہادر لڑکی انسانوں سے خوفزدہ تھی کے
انسان سے بڑا حیوان کوئی نہیں اسے اپنی عزت کا خطرہ تھا جو فحاش محفوظ تھی، کئی بار
اسے ایاز کے باہر لڑنے کی آوازیں آئیں وہ امید باندھتی مگر جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ
بے بس ہے۔

* _** _**" _** _** * _** _** _** _** _** _** _** _** _** _** _** _** _** _** _** _**
** _** _** _** _** _**
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
حال

وہ اس وقت گاڑی میں بیٹھے ہسپتال کی جانب رواں دواں تھے، وہ ماضی کے اندھیروں
میں گم تھے جب ڈرائیور نے پوہنچنے کی خبر کی، وہ راننا کے آنے کا انتظار کرنے لگے
"کال کی ہے کیا؟" انہوں نے ڈرائیور سے پوچھا "جی سرکار، انہوں نے کہا تھا کہ آ رہی ہیں
"ڈرائیور مودب سا بولا

ہمم!" انہوں نے ہنکارہ بھرتے ہاتھ میں بندھی گھڑی کی جانب دیکھا تو یکایک
مسکراہٹ نے عنابی لبوں کا احاطہ کر لیا یہ گھڑی بھی راننا نے اس بار کی اپنی تنخواہ سے

انکے لئے خریدی تھی باقی کی تنخواہ وہ اپنی والدہ کے اکاؤنٹ میں جمع کراتی تھی وہ اپنے ماں باپ کو جانتی تھی اسکے والد عرصے پہلے ریٹائر ہو چکے تھے انھے پیسوں کی کمی ناہو اس کے لئے وہ یہ پیسے انکے اکاؤنٹ میں جمع کراتی تھی شروع میں اس کے والدین خفا ہوئے پھر اسکی ضد کے اگے سریندر کر دیا

وہ اس کے بارے میں سوچ رہے تھے جب وہ آتی دکھائی دی ساتھ میں گورے رنگ کا فر با سا بر گر ٹائپ لڑکا تھا جو مسلسل کچھ بول رہا تھا جو وہ عدم دلچسپی سے سن رہی تھی اور آس پاس نگاہ ڈور اتے گاڑی ڈھونڈ رہی تھی ڈرائیور اسے بلانے اترنے لگا تو حیدر روک کر خود باہر اے اور اس کی جانب بڑھے "آپ" وہ انھے دیکھ انکی طرف لپکی وہ چپکو بھی ساتھ آگے بڑھا

ارے مس رائنا یہ آپنے بتایا انھی کے آپ کا تعلق پولیٹیکل فیملی سے ہے (اشارہ حیدر" کے ابھرتے پولیٹیکل کریر کی جانب تھا") "وہ لڑکا سعود جو اس ہسپتال کا نیا انٹرن تھا اور فطرط بے تکلف بھی تھا اور باتونی بھی حیدر کو پہچان کر جوش سے بولا

ویسے آپ تو نہیں لگتی فیوڈل، اب تعارف تو کر دیجے مس رائنا" رائنا نے ایک نظر " اس چپکو کو دیکھا وہ حیدر کی ناگواری محسوس کر گئی تھی پر اب تعارف تو کرانا تھا

یہ سعود ہے انٹرن ہے میرے ساتھ اور سعود یہ حیدر بخت میرے "رائنا کا ہسبنڈ"
 ، سوری ہم ذرا جلدی میں ہیں پھر کبھی ملینگے آپ سے "رائنا کا جملہ مکمل کرتے سعود
 سے ہاتھ ملایا اور رائنا کے شانوکے گرد بازو جمائل کرتے آگے بڑھ گئے
 ڈرائیور کو پیچھے جانے کا اشارہ کیا اور کیز لے لی فرنٹ سیٹ کا دوڑ کھولا اور رائنا کو بٹھایا
 خود ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

وہ بوہوت ریش ڈرائیونگ کر رہے تھے رائنا نے غور سے انکا چہرہ دیکھا چہرہ ضبط سے
 لال ہونٹ بھیجے ہوئے
 یہ کس بات پر اتنے خفا ہیں "وہ دیکھتی سوچنے لگی"

وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر رہے تھے رائنا نے غور سے انکا چہرہ دیکھا چہرہ ضبط سے لال
 ہونٹ بھیجے ہوئے

یہ کس بات پر اتنے خفا ہیں، یہ کہیں شک تو نہیں کر رہے ایسے کیسے شک کر سکتے ہیں "
 اگر شک کیا تو میں کوئی وضاحت نہیں دوں گی جب میرا کردار صاف ہے تو.. "وہ دیکھتی
 سوچنے ہی لگی تھی کہ

اسٹاپ لوکنگ ایٹ می، شک نہیں کر رہا تم پر "اسکے ٹکٹکی باندھنے پر انہوں نے ٹوکا"
 وہ انکی بات پر دنگ رہ گئی یہ شخص اس کا زہن پڑھ لیتا تھا کچھ اس کا اپنا چہرہ اس کے دل
 کی عکاسی کرتا تھا

حیدر؟ "اس نے سنبھل کے سوال کیا (furious) واٹ میکس یو سو فیورس"
 سٹیٹس چھپائے اور اس پر خوش ہوں میں؟" (marital) میری بیوی اپنا میرٹل"
 اب کے ان کی زبان پر شکوہ آہی گیا

میں نے کیوں چھپانا ہے بھلا؟ ہر جگہ میر ڈھی ظاہر کرتی ہوں اب وہ نیا آیا ہے نا سننے"
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 he himself assumed me un

married its not my fault just a
 misunderstanding

"آپ اتنی سی بات پر اوور ریاکٹ کر گئے

اسکی لمبی وضاحت پر انکا تناؤ کم ہوا

اب یہ اتنی سی بات بھی نہیں ہے پر تم یہ نہیں سمجھ سکتی اپنی ملکیت کے لئے انسان"

" خصوصی طور پر مرد کتنا جنونی ہوتا ہے

وہ جو بڑے غور سے سن رہی تھی لفظ ملکیت پر حلق تک کڑوی ہو گئی

ملکیت نہیں ہوں میں آپ کی " اسکے تصحیح کرنے والے انداز پر وہ چونکے ماتھے پر "

بیشتر سلوٹیں پڑ گئی انہوں نے سرد نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کیں

ملکیت نہیں ہوں عزت ہوں بیوی ہوں چلتی پھرتی سوچتی بولتی انسان ہوں زمین کا "

بے جان ٹکڑا تو نہیں ہوں، اگر ایسا ہوتا تو دل ناہوتا میرے پاس جذبات ناہوتے، آپ

کے پیار کو محسوس کرنے کی صلاحیت ناہوتی آپ شوہر ہیں میرے آپ کا خیال میرا

فرض ہے کوتاہی کی صورت میں جو ابده ہوں گی اسی طرح میرے بھی کچھ فرائض آپ

پر لاگوں ہیں جس کے آپ جو ابده ہوں گے ہم دونوں کے ایک دوسرے پر حقوق ہیں

کم یا زیادہ پر ہیں جب دونو کا ہی حق ہے ایک دوسرے پر تو یہ تو ایک خوبصورت رشتہ ہوا

لفظ ملکیت تو اس کا سارا حسن ہی کھا جاتا ہے رنگ برنگے رشتے کو بے رنگ سمجھوتے کی

" شکل دیتا ہے، تو بتائیے اب کے کیا ہوں میں

وہ زرا ناگہرائی اور انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنی بات مکمل کی، وہ جو نگاہوں میں

تندی لیئے دیکھ رہے تھے اسکی باتوں پر اس تندی کی جگہ نرم گرم محبت بھرے تاثر نے

لے لی جس طرح رائنا نے انکے رشتے کو خوبصورت مانا بنا ڈرے اپنی بات رکھی اپنا حق
جتایا

اس نے حیدر کو ایک انوکھی خوشی سے سرشار کر دیا رشتے کا حسن تو اسی مان جتانے
معصومانہ شکوے شکایتوں میں ہوتا ہے نا کے صرف ایک فریق کے حکم چلانے اور
دوسرے کے سر تسلیم خم کرنے میں ایسا رشتہ تو قید لگتا ہے اور ایسا سا تھی صیاد اور حیدر
کو رائنا کا ہم سفر بننا تھا صیاد نہیں کے صیاد کو بھگتا جاتا ہے جان چھڑانے کی کوشش کی
جاتی ہے جبکہ ہم سفر کے ساتھ کیا زندگی کے ہر رنگ کو جیا جاتا ہے، ایک دو بے کا ہاتھ
تھا مے زندگی کے ہر نشیب و فراز کو عبور کیا جاتا ہے

جان حیدر ہو تم! یہ یاد رکھنا کے میری بیوی ہو تم، میرا نصف ہو تم، میری خوشی "
تمہاری مسکراہٹ سے ہے کسی ایسے لفظ سے نہیں جسے تمہیں تکلیف یاد کھ پہنچے " وہ
آنکھوں میں محبت کی نرمی لئے حق جاتے لہجے میں بولے رائنا کے گالوں پر سرخی دوڑ
گئی

آگے دھیان دیجے گاڑی چلا رہے ہیں آپ " وہ انکی لاپرواہی پر ٹوک بیٹھی "
ہمم "، انہوں نے گھیر اسانس بھر کر ساتھ بیٹھی رائنا کا جائزہ لیا وہ بہت کم عمر اور کنواری "

ہی لگتی تھی

اچھے قیمتی مگر سادہ سٹائلش لباس میں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ ٹاپس پہنے پونی بناے وہ
فریشیر ہی لگ رہی تھی

ہمم یہ تو مسئلہ ہے، تم میر ڈ لگتی ہی کہاں ہو، خیر اسکا بھی حل سوچنا ہوگا " وہ سوچتے "
ہوئے گویا یوئے

سندور لگالوں اور تو کوئی حل بھی " وہ جل کر بولی " حد ہے ایک بات پراٹک جاتے ہیں "
" وہ کڑھی دل ہی دل میں اتنی ساری باتوں کے بعد بھی یہ موضوع دماغ سے نکلا نہیں
تھا

دیکھتے ہے " وہ ہنس دئے ... ہا ہا ہا "

" یہ اچانک آپ نے کراچی کا کیو پروگرام بنایا کوئی کام ہے کیا "

میر اسب سے ضروری کام میری بیوی کے ساتھ وقت گزارنا ہے جو کافی دنوں سے "

" ملتوی پڑا تھا اب تمہارا آف بھی ہے تو سوچا یہ کام بھی ہو جائے

وہ خوش گوار لہجہ میں کہتے اب سڑک پر موڑ لے رہے تھے

" حیدر کیا آپ ایک بار اور نہیں سوچ سکتے، میں سچ میں جانا چاہتی ہوں "

رائنا کے سارے ہاؤس آفیسرز نے پکنک کا پلان کیا تھا کہ مریض آج کل ناہونے کے برابر تھے

مگر رائنا کو حیدر نے سنتے ہی منع کر دیا اب بھی وہ ایک آخری کوشش کر رہی تھی
پوچھو گی نہیں کہاں جا رہے ہیں " جسکا صاف مطلب تھا کہ وہ اس موضوع کو بند کر
چکے ہیں

پھر اسکا اتر اچہرہ دیکھ کر بولے
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
میں تمہارے ساتھ اچھا وقت گزارنے نکلا ہوں یہ ہمارا وقت ہے اس میں ایسے "

" اداس ناہو جان حیدر، چیرا پ مجھے مسکراتی ہوئی رائنا چاہئے

وہ پیار سے اسکا گال کھینچ کر بولے رائنا بھی ہلکا سا مسکرا دی روٹھ کر کوئی فائدہ ہی نہیں تھا

چلو تم نا بھی پوچھو خود ہی بتا دیتا ہوں، یہ فارم ہاؤس ہے کراچی میں ہی اپنا، پہلے تو سوچا "

ہوٹل میں ٹہرے پر پھر سوچا تم نے اپنا فارم ہاؤس دیکھا ہی نہیں " وہ لفظ اپنا پی چونکی

حیران کیوں ہو پہلے بتایا تھا تمہارے لئے خریدا تھا ابھی وکیل کو پیپرس کا بولا ہے جلد "

"مکمل ہو جائے گا"

وہ تفصیل سے بولے

مگر اسکی کوئی ضرور۔۔ "ابھی وہ کچھ بولتی کے انہوں نے بات کاٹ دی "تمہیں ہونا"

ہو مجھے تھی اسکی ضرورت

مجھے حق ہے کے میں اپنی بیوی کا مستقبل محفوظ کرنے کی کوشش کروں تاکہ مجھے بھی

"اطمینان رہے"

وہ کچھ لمحہ اس شخص کو دیکھتی رہ گئی جو اپنے ہر رشتے سے مخلص اور ہر رشتے کو نبھانا والا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا

تھینک یوحیدر گو کے میں یہ مانتی کے مردوزن کے مستقبل کے تحفظ کے لیے جو چیز"

ضروری ہے وہ ہے تعلیم، خود کفیل ہونا اور اس کے خاندان کا ساتھ اور اعتماد آپ کی فکر

آپ کا ساتھ میرا اصل تحفظ ہے "وہ ممنونیت اور خوشی کے ملے جلے تاثر سے بولی اسے

اس فارم ہاؤس میں دلچسپی نا تھی بلکہ اپنے شوہر کے اس قدر خیال نے اس کو ممنون کر

دیا تھا اور یہ بات حیدر بھی خوب سمجھتے تھے

×=×=×=×=×=×=×=×=××=×=×=×=×=×==×=×=×=×

=×=

یہ اپنی منہوس شکل گم کر بڑھی پھونس عورت "27 سالہ آمنہ جو آج دو بیٹوں کے" بعد بھی اتنی ہی حسین تھی اپنے مجازی خدا کے منہ سے شادی کے دوسرے سال سے ہی ایسے القابات کی عادی تھی 18 سال کی بالی عمر میں ہی اسے بے کشش بڑھی کا خطاب ملا اس کے بعد اس پر سوکن کو لا بٹھایا گیا اسے اپنی سولہ سالہ سوکن پر بھی ترس ہی آتا تھا جو شادی کے دو سال میں دو دفعہ مسکیرج کا شکار ہو کر تیسرے سال ایک بچے کو جنم دیتے اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی جو عمر اس کے پڑھنے لکھنے کی تھی اس میں اسے عورت بنا دیا گیا تھا، آمنہ خود اس ازیت سے گزری تھی اس لیے سوتن کی اولاد کو بھی کلیجہ سے لگا کر پالا اس کے صبر کا پیمانہ لبریز تب ہو جب شر جیل نے کو ٹھوں پر جانا شروع کیا وہ اس کا اعتراف اس کے سامنے کھلم کھلا کرتا اکثر اسے پاس بلا کر اسے مارتا پیٹتا اور اپنی عیاشیوں کے قصے سناتا آمنہ نے اپنی بقا کے لیے اس کی موجودگی میں کمرے سے منسلک چھوٹے کمرے کو اپنی حفاظت گاہ بنا لیا وہ اب اسکی وحشت کا نشانہ نہیں بنتی تھی وہ خود اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا اب آمنہ نے کئی بار شر جیل کی

حَرَکتوں کو بے نقاب کرنے کا سوچا مگر ہر بار بی اماں کی کاری قرار دینے والی دھمکی اس کے قدم روک لیتی اسی لیے وہ چپ کر گئی ابھی بھی وہ گالیاں سنتے کمرے سے باہر چلی گئی کیونکہ شرجیل اس کی شکل دیکھنا نہیں چاہتا تھا وہ شہرینہ کے پاس جا رہا تھا جب بی اماں نے روک لیا "کدھر جانے کو پر تول رہے ہیں شرجیل سائیں" وہ چتون تیکھے کیے اس سے مخاطب ہوئی

شہر کار ہا ہوں بی اماں بہت ضروری کام ہے "وہ پر تولتے بولا"

حیدر کو شک ہے شرجیل وہ اس بار مطمئن نہیں لگا مجھے اسی لیے گھر پر ٹکوا اور یہاں " کے کام پر دھیان دو، فیکٹری جاؤ اور وہاں جانے سے گریز کرو کم از کم دو ماہ

سرکار تو نہیں ہیں نایہاں بعد میں... "وہ کچھ بولا ہی تھا کہ بی اماں نے پھر ٹوک دیا"

نہیں ہے پر زاہد تو یہاں ہے حیدر اگر مشکوک ہو تو زاہد تو گواہ ہو گا نا جیسا میں کہہ رہی " ہوں کرو ورنہ اس بار شاید نا بچا سکوں " ان کے فوٹون کہنے پر وہ تپ کر پاؤں پٹختا اندر کی جانب بڑھ گیا تب سے ہی سب کی کبختی آئی ہوئی تھی خصوصاً آمنہ کی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×]×=×=×=×=×=×}×=×=×

=×=×=×

وہ اپنی انٹرن شپ کے لیے پاکستان آیا تھا اس کے گھر والے امریکہ میں برسوں سے مقیم تھے تب سے جب سے اس کے والد نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی اور ان کے والد نے انہیں بے دخل کر دیا تھا تب سے وہ لوگ پاکستان مقیم تھے اس کے والد اپنے گھر والوں سے سخت ناراض تھے اسی لیے عرصہ سے رابطہ نہیں تھا مگر پچھلے چند سال سے انہیں انکی بہن خواب میں آرہی تھی جس کا انتقال کافی پہلے ہو چکا تھا اس کی دو بچیاں تھی انکی بہن نے کافی تکلیفات جھیلی تھیں اس نے ہی ان سے بعد میں بھی رابطہ قائم رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے شوہر ایک بار دونو کو فون پر بات کرتا پا کر ان کو خوب زلیل کیا ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بہن نے فون واپس جھپٹ کر بھائی سے سب رشتے توڑنے کا عندیہ دیا وہ اس وقت غیض و غضب میں نہیں سمجھے اسکی مجبوری مگر اس کے انتقال کی خبر نے ان کی اکڑ کو توڑ دیا تھا اور اب اتنے سال بعد اس کے خواب میں آکر رونے نے ان کے اندر کے بھائی کو جگا دیا انہیں ان معصوم بچیوں کی یاد آئی جو انکی بھانجیوں تھی کیسے جی رہی ہوں گی کہاں ہوگی یہ سوچے اب ان کو سونے نہیں دے رہیں تھیں وہ خود تو اس قابل نہیں تھے کہ سفر کرتے بیٹے کو بھانجیوں کی خبر

کرنے کی ذمہ داری سونپ دی اور چند ضروری معلومات بہنوئی کے بارے میں جو ملی تھی وہ بھی اسے بتادیں وہ معلومات بالکل بھی حوالہ افزا نہیں تھیں سعود باپ کے دیے اس مشن پر سردھنتے یہی سوچ رہا تھا اس گتھی کا کوئی سرفلحال اس کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا

×=×=×=×=×=×=×=×^o×=×=××=×=×=×=×=×=×=×=

×=

وہ دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی تھی ابھی نائیکہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا اسے شرجیل نامی ملعون کی طرف سے دو ماہ کی چھٹی نصیب ہوئی تھی دو ماہ بعد وہ اسے اپنے گاؤں کے ہی قریبی علاقے میں شفٹ کرانے والا تھا اگر وہ یہاں سے چلی جاتی تو اپنی بہن کو کیسے بچا سکے گی وہاں سے نکلنا تو اس کے لیے ناممکن ہی ہونا تھا

دو مہینے شہرینہ دو مہینے میں ہی تو نے پانی بہن کے لیے کوئی ناکوئی بندوبست کرنا ہے " وہ ادھر سے ادھر ٹہلتی خود سے ہمکلام تھی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×
 =×=×=×=××=×=×=×=××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=
 ×=×=×=×=×=

!ماضی

اسے جانے قید ہوئے کتنے ہی دن بیتے تھے اسے نایہ معلوم تھا کونسی تاریخ ہے ناہی یہ
 جانتی تھی کے کب دن ہے کب رات وہ بس یہی جانتی تھی کے وہ قید میں ہے اس جرم
 کے لیے جو اس سے سرزد نہیں ہوا تھا باہر سے اس وقت کسی کے بولنے کی آوازیں آ
 رہی تھیں

ایک مظلوم لڑکی کو پکڑ کے کونسی غیرت دکھا رہے ہو، سب سندس کا کیا دھرہ ہے "
 اس نے سب کا دھیان اپنے پر سے ہٹانے کئے رائنا کا فون استعمال کیا تاکہ ہم ادھر لگ
 "جائیں

یہ ایاز کی آواز تھی وہ روزان سب کو سمجھاتا کی بارہا تھا پائی تک ہوئی پر کوئی فائدہ نا ہوتا
 رائنا نے تھک ہار کر سردیوار سے لگے

جب وہ پہلی بار اس سے ملنے یہاں آیا تھا تب رائنہ نے اس سے بھی منہ موڑ لیا تھا وہ ان " سب کو ایک صف میں کھڑا سمجھنے لگی تھی ایاز خود بھی اس کی حالت کلنیے شرمندہ تھا مگر ان لوگوں پر بس نہیں تھا اسکا، باہر سے اب بھی دھینگا مشتی کی آوازیں آرہی تھیں

اچانک باہر خاموشی چھا گئی پھر کسی کے منمنانے اور کسی کے دھاڑنے کی آوازی جس اب کون سا عذاب باقی کے بعد دروازہ کھلا قدمو کی چاپ پر رائنہ کا دل دھڑکا "یا اللہ ہے" اسکی عزت محفوظ تھی اور ہر لمحے اسکا دل یہی دعا گو تھا کہ اسکی عزت محفوظ ہی رہے، قدموں کی بڑھتی آہٹ پر اسکے حواس گم ہوئے وہ ایک لمبا ٹرنگا آدمی تھا جو اسکے قریب آکر رکا اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا آنے والے نے اسکا چہرہ اوپر کیا وہ اب اسکے چہرے پر پڑے زخم ملاحظہ کیجئے، جبکہ رائنہ نے بے حد کمزوری کے باوجود اپنا سر جھٹک کر اس کے ہاتھ سے پرے کیا اور بغور دیکھنے کی کوشش کرنے لگی اسے یہ چہرہ دیکھا دیکھا لگا وہ جانے کتنے دن کی بھوک پیاسی تھی کے اچانک اس کا سر چکر آیا اور وہ حواس کھو بیٹھی

کس نے مارا ہے اسے "حیدر بخت کی بلند گو نجدار بارعب آواز گو نجی سوالیہ نظریں " ان دو آدمیوں پر تھی وہ دو آدمی یعنی سندس کے بھائی جو اب میں بالکل خاموش تھے

وہ ان دونوں کی طرف بڑھتے ایاز کو بولے

ایاز تم لڑکی کو دیکھو ٹھیک نہیں لگ رہی حالت اسکی " انہوں نے ایاز کو اشارہ کیا " چابی "

دو " اب کے وہ اس لمبے چوڑے ظالم۔ وحشی سے آدمی سے مخاطب تھے " ہاشم چابی

دو " وہ اب کے دھاڑے جس سے ہاشم سمیت سب لرز گئیے اس کے چابی دینے کے

بعد وہ ہاشم کی جانب بڑھے جبکہ ایاز رائنا کو آزاد کرانے لگا زنجیروں کی قید سے

جواب دو کیوں مارا سے کس سے پوچھ کر لائے " وہ دھاڑے اور ساتھ ہی اس کا گلہ "

پکڑ کر دیوار سے لگایا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

حیدر سرکار ہمیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ پتا۔۔۔۔۔ تھا یہ۔۔۔۔۔ بے۔۔۔۔۔ قصور ہے " بڑے "

بھائی کی درگت بنتی دیکھ دو سرا پھنسی پھنسی آواز میں اٹکتا بولا

بکو اس بند بلکل بند " وہ دھاڑے اور گلے پر دباؤ بڑھا دیا "

بی اما اور سندس کی والدہ بھی آگئی تھی وہ دونوں حیدر کو روک رہی تھی " چھوڑ دے

" حیدر خون ہے اپنا ہوگئی غلطی

غلطی ہوگئی یہ غلطی ہے، یہ ظلم ہے بی ما پھوپھی بیگم وہ لڑکی انسان بھی لگی آپ کو جو یہ "

حال کیا، اپنی جگہ آپ کو گدی دے کر گیا تھا یہ تھا اچکا انصاف بی ماں " وہ دھاڑے اور
ساتھ ہی سندس کے دوسرے بھائی کولات دے ماری
جسے وہ دور جا گرا پھو پھی بیگم کار و نا بڑھ گیا بی ماہل گئی حیدر کے اس روپ سے سب
ہی کا نپتے تھے

تب تک ایاز رانا کو ہوش میں لا چکا تھا گو وہ اب بھی نیم بے ہوشی کی کیفیت میں
تھی " حیدر بھائی

" یہ نیم غنودگی میں ہے کافی کمزوری ہے
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
حیدر بخت نے ایک نگاہ رانا کو دیکھا پھر ہاشم کے گلے پی مزید دباؤ ڈالا اور جھٹ کے
سے پھینکا

اسکو ایک زوردار لات رسید کرتے وہ رانا کی جانب ہوئے اور اسے بازو میں اٹھالیا " تم
سب ایک جیسے ہو " جو بیہوشی میں بھی ان پر اپنی بدگمانی عیاں کر گئی تھی
" حیدر بھائی ہمیں پہلے ضروری ٹریٹمنٹ دینا ہو گا پھر ہی ہسپتال لے جا سکیں گے "
" بڑے سے بڑا ڈاکٹر بلاؤ ایاز باقی سب میں سمجھل لوں گا "

"جی"

وہ دونوں اسے لئے وہاں سے چل دئے

جب کے بی مانے گھری نگاہ سے حیدر کو دیکھا جو رانا کو اٹھائے تھے

فارم ہاؤس کراچی کے ملیر کینٹ کے علاقہ میں تعمیر شدہ تھا کافی دیر ڈرائیو کرنے کے

بعد آخر کار حیدر نے ڈرائیو کو چابی سونپ دی اور خود رانا کے ساتھ پیچھے بیٹھ گئے تھے

۔ آخر کار سفر تمام ہوا اور وہ لوگ منزل مقصود کو پہنچے "چلو اٹھو رانا پہنچ گئے ہیں ہم

"انہوں نے اپنے کندھے پر سر رکھے سوئی رانا کو جگایا تو وہ جھومتی جانتی اٹھی وہ اسے اپنی

ہمراہی میں اندر لے گئے یہاں پے بھی ایک ملازم اپنی بیوی کے ساتھ موجود تھا لپک

جھپک کر آگے آیا اور ان دونوں کا چھوٹا سا بیگ لے کر اندر بڑھ گیا رانا اب آنکھیں

پھیلائے جائزہ لینے میں مگن ہو گئی۔ بڑا سا سوئمنگ پول جو صاف ستھرا دیکھائی دے رہا

تھا اور تھوڑا گہرا بھی اس کا کٹ بیضوی تھا، گو کے یہ جگہ درختوں سے بھری تھی مگر

ایک خصوصی ایریا ایک طرف کونے میں بنا تھا جہاں خوبصورت سبزہ تھا اطراف میں

درختوں کی چھاؤں نے پر سکون ماحول بنا دیا تھا وہاں ایک سفید رنگ کا خوبصورت

جھولا بھی تھا جس پر پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی ایک طرف نہایت ہی خوبصورت

نوارہ تھا جس میں بنی ہوئی سفید مری ہنس کی چونچ سے پھوار کی صورت پانی نکل رہا تھا اسے یہ سب بہت پسند آیا

ابھی وہ جائزہ ہی لے رہی تھی کہ اسے کندھے پر جانے پہچانے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا وہ بنا پلٹے بھی جانتی تھی کہ یہ کون ہے "کیسا ہے سب" وہ اسے اپنی طرف گھماتے بولے "بہت خوبصورت، سب سے شکر کی بات یہ ہے کہ یہاں پہ بطخیں نہیں ہے" وہ ہنستے بولی تو وہ بھی ہنس دیے یہ بھی ایک ہی قصہ تھا جب حیدر نے حویلی میں باغ نما حصہ تعمیر کرایا تھا تب وہاں بطخیں بھی رکھوائی گئی تھیں اور رائنا کو ہر پرندے سے شدید قسم کا خوف آتا وہ کا کروچ کو خود مارنے والی اور پرندوں سے گھبرانے والی ایک نرالہ ہی لڑکی تھی ان دونوں کو ہی وہ دن نہیں بھولتا تھا جب چیختی چلاتی رائنا آگے آگے تھی اور بطخیں اس کے پیچھے ابھی بھی یہ منظر یاد کر کے وہ دونوں ہی ہنس پڑے

وہ اپنی پر شوق نظریں اس پر جمائے اسکی شفاف جھرنے کی سی ہنسی میں کھو گئے وہ انھیں اس طرح دیکھتا پا کر گھبرا سی گئی کونفیڈنٹ آؤٹ اسپوکن رائنا کو حیدر بخت کی نظریں شرمانے پر مجبور کر دیتی تھی

حیدر ہمیں سب کو لانا چاہیے تھا فیملی پکنک ہو جاتی نا کتنا مزہ آتا "وہ دھیان بٹانے کی"

کوشش کرتی بولی

ہم بلکل مگر پھر کبھی فلوقت میں صرف تمہارے سے وقت گزارنے کا خواہ ہوں "

تمہارے ساتھ صرف تمہاری اور میری باتیں کرنے کا خواہشمند ہوں " وہ اس کے بلش کرتے گھبرائے چہرے کو دیکھتے بولے جبکہ وہ اپنے طور پر کونفیڈنت نظر آنے کی کوشش میں مصروف تھی

" تمہیں یہ بات میرے منہ سے سن کر اچھا لگ رہا ہے نا "

کیا؟ " وہ انکی اس بات پر چونک گئی " NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی لیے تو بار بار مجھ سے کہلوار ہی ہو " وہ آبرو آجاتے متبسم لہجے میں ہلکے سے اس " کے ماتھے سے ماتھا ٹکراتے بولے

اچھا چلو اب اندر چلو کھانا لگوادیا ہے " وہ اسے لئے اندر بڑھ گئے "

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ آج اپنی ہاسپٹل کی جانب سے ملی چھٹی بروئے کار لا کر اپنے پھوپھا کے ایڈریس پر جا پہنچا لوٹرڈل کلاس سے بھی نیچے کے طبقے کا علاقہ تھا وہ ڈھونڈتا ہوا نیلے رنگ کے

چھوٹے سے گیٹ پر پہنچا زنگ لگے دروازے پر کالا موٹا تالا اس کا منہ چڑا گیا وہ کافی دیر وہیں گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا رہا اس امید پر کہ شاید کوئی سجائے پھر تھک ہار کر واپس جانے لگا تبھی نگاہ اپنے گھر کے پردے سے جھانکتے عورت پر پڑی نظریں ملنے پر اسنے اسے اپنی اطراف بلا یا وہ الجھتا سوچتا اس کی جانب بڑھ گیا "رشیدے کے رشتدار ہو"؟ اس نے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

اب وہ حیرت سے ناک پر انگلی رکھے اسے سر تا پیر گھورنے لگی جیسے یقین کرنے کی کوشش میں ہو

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Galleries|Services

"اوتے اب نہیں رہندا یہاں"

تو کہاں رہتے ہیں "وہ پر امید سے پوچھ بیٹھا"

تو ہے کون اس دا "ایک بار پھر جائزہ لیتے مشکوک لہجے میں پوچھا گیا"

تبھی پیچھے سے ایک مزدور نما شخص نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پلٹتے مجبور

کیا "کون ہو بھائی" اب وہ شخص مشکوک ہو رہا تھا سعود کو کوفت ہو گئی

اجی یہ رشید اکا پوچھ رہی اسی "عورت جھٹ بولی"

"تسی کون ہو صاحب"

"میں ڈاکٹر سعود ہوں اور رشید صاحب کی مرحومہ بیگم کا بھانجا ہوں"

اسنے ان لوگوں کے شک و شبہات کو لگام ڈالتے اپنا تعارف بمعہ شبہ بتا دیا اب وہ دونوں و

شدید متاثر تھے

تو آنا صاحب بیٹھ کے بات کرتے ہیں اندر آو" وہ اسے لیے اندر بڑھے تو وہ بھی ساتھ"

ہولیا

اب وہ دونوں ہی بڑے متاثر سے دیکھائی دے رہے تھے انہوں نے اسے شربت کا

گلاس پیش کیا مگر امریکا پلٹ سعود نے وہ کہاں منہ سے لگانا تھا مروت کا مارا ہاتھ میں

پکڑ کر بیٹھ گیا

"جی تو کیا آپ بتا سکتے ہیں رشید انکل اور انکی سیٹیاں کہاں ہیں اب؟"

انکے منہ سے ان لوگوں کے غائب ہونے کا سن کر وہ قدرے مایوس ہوا تھا"

ناجی اے رشید کوئی سیدھا بند انہیں تھا بڑا کوئی ظالم تھا، وہ تمہاری پھوپھی کوئی بڑی"

نیک عورت تھی بچیاں بھی ایڈھی کوئی حسین پر قسمت کی وڈی کوئی ماڑی تھی اے

رشید انکھٹو مارتا الگ کما تا ڈھیلا نا اور نشا الگ کرتا پیاسی تیرے نانکونے کی وکھیا جو کڑی

" بیباہ دی کڑیاوڈی پولی ہوندا یاہیں ایسے نارولا کرو دھیاں نو

اس ان پڑھ آدمی کی بات پر سعود جی بھر کے شرمندہ ہوا

اس آدمی کی بیوی بچی کو دیکھنے اٹھی تو وہ مونڈھا اس چارپائی کے قریب کھسکا لایا جس پر

سعود بیٹھا تھا

اس کا انداز راز دارانہ تھا

صاب یہ رشید ابرٹا نشہ کرتا تھا اور وہاں بھی جاتا تھا مینواک بندے نے دسیاتے اے "

رشید اوڈامال اکھٹا کیا ہے ہو رے کوئی نہیں جانتا کیسے بچیاں بھی اب اودے نال ناہیں

پہلے سانولگار شتد اروں نال ہونگی پر اب سانوشک ہے کے۔۔۔ " وہ فکر مندی سے

بتاتے آخر میں ہاتھ جھاڑتے اشارتا جو بولا سعود سمجھ گیا

وہ جلد ہی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اس آدمی کی بیٹی کے پاس سکی پھپھو کی بڑی لڑکی کی

تصویر تھی جو خراب کمیرے کے پھٹے پھٹے پکسل کی وجہ سے بہت اچھی نا تھی مگر شکل

بہر حال سمجھ آرہی تھی وہ آدمی رشید جس بدنام زمانہ جگہ پر جاتا تھا ویاں کا پتا بھی بتا چکا تھا

"ٹھیک ہوں میں بس انکھ کھل گئی تھی تو باہر آگئی"

آنا ہی تھا تو مجھے جگادیتی موسم میں ختنکی ہے شال بھی نہیں اوڑھی تم نے "وہ اس کے"

برابر میں بیٹھ اس کو حصار میں لیتے اپنی شال اسکے کندھے پر پھیلا دی

وہ اس قربت پر سمٹ سی گئی حیدر کا ایک بازو اس کے شانوپر تھا جبکے دوسرے ہاتھ سے

اسکے ہاتھ پر گرفت جمائی ہوئی تھی ان کے ایسے حصار میں لینے پر اس کا سر ان کے

کندھے پر ٹک گیا

حیدر نے اسکے بلش ہوتے چہرے کو دیکھا اور جاندار مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کر لیا

"ایک بات بتاؤ، یہ تم مجھ سے کیوں اتنا شرماتی ہو ویسے تو کافی پر اعتماد ہو"

وہ اسے چھیڑتے بولے

حیدر! تنگ نا کریں پلیز دیکھے کتنا خوبصورت ماحول ہے اچھا بتائیں آپ کو اس سب "

"میں کیا سب سے اچھا لگ رہا ہے

وہ مکمل طور پر ماحول کی خوبصورتی میں کھوئی تھی

تم "یک لفظی جامع جواب اس کا دل دھڑکا گیا "میں اپنی زندگی کا سب سے حسین "

وقت جی رہا ہوں وہ اس کے گال پر ہاتھ پھیرتے بولے

بہت قیمتی ہو میرے لیے میرے ساتھ رہو میری ہو کر تمہارا کوئی خواب رائیگاں " نہیں جائے گا، میں اپنے وعدوں میں بہت کھرا ہوں رائنا، آس دینے پر نہیں عمل پر یقین رکھتا ہوں تم اپنے دل کی ہر بات کہہ سکتی ہو میں تمہیں سنوں گا " اس نے ان کا چہرہ دیکھا کسی قسم کی کوئی ریاکاری نا تھی محظِ محبت تھی وہ بھلا کیسے نا یقین کرتی وہ اب انکے حصار میں ریلکس ہو کر بیٹھ گئی

" میرا آج جانتے ہیں کیا دل چاہ رہا ہے " انکے دیکھنے پر وہ رکی " آپ کو جاننے کا " " کیا جاننا چاہتی ہو تمہارے سامنے تو ہوں "

" ایسے نہیں مطلب آپ کی بھی تو کوئی خواہشات ہو گی؟ "

جلد کرم فرمائے گا " میری خواہش تو میرے پاس ہے باقی ہے اولاد کی وہ۔ بھی اللہ " انکی بات پر وہ جھینپ گئی

" آپ ٹال رہے ہیں "

جان حیدر سچ کہہ رہا ہوں " وہ یقین دلاتے بولے: ہاں ایک اور مقصد بھی ہے کے یہ "

جو سرداری مجھے سوپنی گئی ہے اس میں کھرااتروں یہ بظاہر اعزاز ہے پر در حقیقت
" امتحان ہے "

آپ بہت سنجیدہ ہیں ان معملات میں، خصوصی طور پر اپنے گاؤں سے آپکا لگاؤ اور "
" فکر واضح طور پر دیکھتا ہے "

جانتی ہو رانا میں نے آج تک یہ باتیں کسی سے نہیں کی، مگر تم سے کر رہا ہوں " وہ اسکا "
ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کیے بولے: بہت کھلتی تھیں ہمیشہ سے مجھے یہ فرسودہ روایاتیں
میں نے اپنی ماں کو باپ سے دبتا دیکھا ہمیشہ پھر جب میں پڑھائی کے سلسلے باہر گیا لوگو
سے ملا باہر کی دنیا دیکھی مختلف دوست بناے تب مجھے احساس ہوا کہاں کیا کیا غلط

ہے جب ہم بیوی کو دبانے کے چکر میں ہوتے ہیں در حقیقت ہم اپنی نسل خراب
کرتے ہیں جس عورت کو نچلا درجہ دیتے ہے اسے اولاد کی تربیت کیسے ہوگی جو خود کے
حقوق نہیں جانتی ہوگی وہ حق دینا اور لینا کیسے بتائے گی میں اپنے دوستوں کے والدین
کی زندگی دیکھتا اور اپنے والدین کی دیکھتا اور سمجھتا کہ ہم کہاں غلط ہیں، ہم مزاروں کو
تعلیم نادے کران پر کیسا ظلم کر رہے ہیں اسکا اندازہ بھی مجھے تعلیم کے دوران ہوا فلحال
میری زندگی کا ایک مقصد میرے گاؤں کی ترقی ہے بہت مسائل ہے بس میں ہمت

نہیں ہارنا چاہتا " آخر میں ان کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا

رائٹا نے انکے ہاتھ پر اپنے دوسرے ہاتھ سے گرفت کی " آپ نے ہی کہا تھا نا حیدر راستہ
لمبا ہو مگر ہمراہی ساتھ ہو تو سفر آسانی سے کٹ جاتا ہے آپ کے ہر سفر میں میں آپ
کے ساتھ ہوں کبھی جو آپ کے ارادے تھکن سے ٹوٹنے لگے

میرے شانے پر سر رکھے سستالی گا " وہ کتنی خوبصورتی سے اپنی وفاؤں کا عہد کر گئی تھی
اظہارِ محبت نا سہی اظہارِ وفا ہی سہی وہ مسکرائے: " تمہیں دیکھ کر ارج مجھے ایک
خوبصورت غزل سنانے کا دل چاہ رہا ہے " وہ اسکے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتے سیاہ بھنورا
: انکھوں میں جزبات لیے آہستہ سے گویا ہوئے

"

تجھ کو معلوم ہی نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

تیرے چہرے کے یہ سادہ سے اچھوتے سے نقوش

میرے تخیل کو کیا رنگ عطا کرتے ہیں

تیری زلفیں تیری آنکھیں تیرے عارض تیرے ہونٹ

کیسی انجانی سی معصوم خطا کرتے ہیں

خلوت بزم ہو یا جلوت تنہائی ہو

تیرا پیکر میری نظروں میں اتر آتا ہے

کوئی ساعت ہو کوئی فکر ہو کوئی ماحول

مجھ کو ہر سمت تیرا حسن نظر آتا ہے

چلتے چلتے جو قدم آپ ٹھٹھک جاتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles سوچتا ہوں کہیں تو نے پکارا تو نہیں

گم سی ہو جاتی ہیں نظریں تو خیال آتا ہے

اس میں پنہاں تیری آنکھوں کا اشارہ تو نہیں

دھوپ میں سایہ بھی ہوتا ہے گریزاں جس دم

تیری زلفیں میرے شانوں پر بکھر جاتی ہیں

تھک کہ جب سر کسی پتھر پی ٹکا دیتا ہوں

تیری بانہیں میری گردن میں اتر آتی ہیں
 سر بالیں کوئی بیٹھا ہے بڑے پیار کے ساتھ
 میرے بکھرے ہوئے الجھے ہوئے بالوں میں کوئی

انگلیاں پھیرتا جاتا ہے بڑے پیار کے ساتھ
 کس کو معلوم ہے میرے خوابوں کی تعبیر ہے کیا

کون جانے میرے غم کی حقیقت کیا ہے

میں سمجھ لوں بھی اگر اس کو محبت کا جنوں

"مجھ کو اس عشق جنوں خیز سے نسبت کیا ہے

انہوں نے غزل ختم کی تو رانا غور سے سنتی کچھ کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اس کا چہرہ

گواہ تھا کہ رانا علی کے پلے شاعری کا پڑنا مشکل تھا

"اچھی ہے پراپکا۔ لہجہ اور تلفظ بہت اچھا ہے"

وہ کچھ نا سمجھتے بھی یہ سمجھ گئی کے کی تو غزل میں تعریف ہی ہے

اسکا چہرہ پڑھتے وہ گہرا سانس بھرتے مسکراے اور اسکے ماتھے پر محبت ثبت کی
چلو بہت رات ہو گئی ہے اب آرام کرتے ہیں دوپہر کو شاپنگ کے لئے چلیں گے "وہ"
اسے لئے کمرے کی جانب بڑھ گئے

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_* *_*

_

اسکے اگلے دن وہ فارم ہاؤس سے رائنا کے والدین کی طرف روانہ ہوئے وہاں سے
خریداری کے لئے نکل کھڑے ہوئے اگلے دن انکی واپسی تھی
یہ وقت بہت اچھا تھا اسے حیدر کا دوسرا رخ دیکھنے کو ملا وہ واپسی کے لئے نکلے تھے جب
حیدر نے جیولری شاپ کے آگے گاڑی روک وادی

اب کیا لینا ہے سب کچھ تو ہے "وہ حیران ہوئی ابھی کل تو شاپنگ کی تھی"

مجھے دلانا ہے کچھ آؤ "وہ اسے تھام کر اندر کی طرف بڑھ گئے"

وہاں پیرسنگ بھی ہوتی تھی حیدر کاؤنٹر پر گئے

"مجھے اپنی وائف کی نوس پیرسنگ کروانی ہے مگر دھیان رہے درد کم سے کم ہو"

" آپ اطمینان رکھیے سر آئیے میم "

حیدر مجھے نہیں کرانی " وہ اٹھتی جانے لگی کے حیدر نے اسے دوبارہ تھام کر بٹھایا اور " راننا کے لاکھ مچلنے انکار کرنے کا کوئی فائدہ ناہو ا حیدر نے ہی اسکے لئے نوزین لی اور پے کرنے کے بعد اسے لئے باہر اے باہر اتے ہی راننا نے انکا ہاتھ جھٹکا اور گاڑی میں بیٹھ گئی

راستہ بھر وہ دوسری طرف رخ کیے بیٹھی رہی حیدر نے اسے ابھی کے لیے اس کے

حال پر چھوڑ دیا

حویلی پوہنچ کر بھی مارے باندھے بی اماں سے مل کر کمرے میں آگئی

جب حیدر آئے تو وہ شیشہ کے سامنے بال سنواری تاشک بہار ہی تھی

وہ چلتے اسکے پیچھے آکھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر جمادیئے راننا نے

جھٹکنا چاہا پر انہوں نے گرفت سخت کرتے اسکا رخ اپنی طرف موڑا

" حیدر پلیز آپ بہت من مانی کر چکے اکیلا چھوڑ دیجیے مجھے "

کتنی حسین لگ رہی ہو کم از کم یہ تو دیکھو میری آنکھوں میں جان حیدر " ان کے ایسے "

بولنے پر بھی اس نے انہیں نادیکھا تو وہ اس کا رخ واپس شیشہ کی جانب کرتے بولے: اچھا
" چلو آئینہ ہی دیکھو وہ بھی بتا دے گا کہ کتنی حسین لگ رہی ہے یہ تم پر

آپ انتہائی خود غرض ہیں ہر چیز ہر بات میں اپنی چلاتے ہیں پہلے بال نہیں کاٹنے"
دیئے پھر پنک سے منع کر دیا گاڑ لے کر باہر جاؤ، اور اب یہ نوزپن صرف اس لئے
کے ایک شخص مجھے ان میر ڈ سمجھا، اب سمجھی کراچی بھی آپ مجھے اس لئے لے گئے تھے
" تاکہ گھما پھرا کے رام کر سکیں جیسے بکری کو قربانی سے پہلے کرتے ہیں

وہ انکی ان رومانوی باتوں پر چڑ گئی بجد غصے سے بولتی چلی گئی اور خاموشی سے تیوری
چڑھائے سنتے حیدر کی آخری بات پر ہنسی چھوٹ گئی

ہا ہا ہا۔۔ تو تمہیں لگتا ہے مجھے یہ کرانے کے لئے تمہیں بہلانے پسلانے کی ضرورت"
تھی کتنی نادان ہو تم بیوی، کراچی لے جانے کا اس سے کوئی تعلق نہیں میری جان ویسے
" بھی جانتی تو ہو میں جو کرنا ہو کر ہی لیتا ہوں

وہ شرارت سے بولے تو رائے نے حیرت سے دیکھا وہ محض ضرورتاً مسکرایا کرتے تھے
کجا کے یہ انداز

آپ کو پتا ہے کے آپ آپ دن بدن "وہ کچھ کہتے کہتے جھجکی"

دن بوب"

"دن بدن کیارک کیوں گئیں بولو"

آپ بچے بنتے جارہے ہیں جیسے ٹینجر ہوتے ہیں عجیب سے "صدا کی ان رومینٹک"

راننا کے لیے یہ کوئی قابل ہضم صورت حال نا تھی

اسکی بات پر وہ پہلے تو حیران ہوئے پھر بے ساختہ اونچا سا قہقہہ لگایا

راننا نھے قہقہہ لگاتا دیکھ دانت کچکچا کے رہ گئی

ماضی

حیدر غیض و غضب کی تصویر بنے عدالت لگائے بیٹھے تھے اور پھوپھی اماں ان کے

سپوت بی اماں زاہدایا سب موجود تھے

ہمیں جب دوسرے قبیلے والوں نے اطلاع دی ان دنوں کے بھاگنے کی تباہی انہوں نے

بتایا کہ وہ لڑکا یعنی ان کا بھائی اپنا فون یہں چھوڑ گیا تھا جس میں آخری دو ہفتوں کے

کال ریکارڈز کے مطابق صرف ایک ہی نمبر سے رابطہ کیا گیا تھا اور وہ اس لڑکی رائنا علی کا تھا اور رائنا ہو سٹل کے نام سے محفوظ تھا وہ لوگ اس لڑکی کو پکڑنا چاہتے تھے اور ہر جانے کے طور پر اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں مگر ہم نے ان سے ایک معاہدہ کیا کہ پہلے ہم اس لڑکی سے پوچھ گچھ کریں گے اور سندس کا پتا چلانے کے بعد لڑکی ان کی پھر جو چاہے۔۔۔۔۔ "ابھی ہاشم کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ ایک زوردار لات سے حیدر نے اسے دور پھینک دیا

پھر بالوں سے پکڑ کر اٹھایا ساتھ بہادر کو اواز لگائی جو ان کا دست راز تھا "یہ ہاشم سائیں اور فرہاد دونوں کو لے جاؤ اور کوٹھری کی سیر کرو اور ایسے ہی کرنا جیسے مجرموں کو کرائی جاتی ہے " ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولتے دوبارہ پٹھا گیا

پھسپی اما اور بھابھی صاحبہ آپ، انھے لے کر جاؤ رضیہ حویلی کے کسی کمرے میں نظر " بند کر دو اور یاد رکھیے کہ کسی قسم کی سہولت فراہم کرنے کی ضرورت نہیں کمرے میں بان کی چارپائی ایک پنکھا بہت ہے اس سے زیادہ کچھ ناہو پنچایت بیٹھنے تک جاری رہے " یہ

حیدر "بی اما نے ٹوکنا چاہا"

بات اصول کی ہے بی اما "وہ قطیعت سے بولے"

کچھ سوال تو آپ کیسے لئے بھی ہیں، آپ کو نائب رکھا آپ کی سمجھ بوجھ پر بھروسہ کیا " پھر یہ سب کیوں ہوا؟

مجھے بتائے بنا میری آنکھوں میں دھول جھونک کر لے آئے تھے وہ تو مجھے شک ہوا " کے کہاں گئی ان کی غیرت کیسے خاموش ہے بہن کے کارنامے پر جاسوسی کرائی تو راز کھلا لڑکی کو اپنی چھوٹی حویلی کے تے خانے میں رکھا ہے پر تب تک معملا الجھ چکا تھا اب " لڑکی کو چھڑاتی تو مخالف قبیلہ ٹوٹ پڑتا اس پر " اسے جس بے جا میں کیوں رکھا "

تم اس کے چہرے کی معصومیت پر ناجاؤ، بہت کوئی تیز چیز ہے اتنی قید ظلم تشدد کے " باوجود اگر دیکھنے والی تھی، مجھے لگا اسے چھوٹ دی تو اکڑ جائے گی میڈیا تک نا پہنچ جائے گو کے اس میڈیا کو مٹھی میں رکھنا جانتے ہیں ہم مگر کسی کو اتنا سراٹھانے ہی کیوں دے ، مگر اس کے بعد تشدد کو ادیا تھا میں نے جو اس پے روا تھا اس کی عزت کی حفاظت کی " ورنہ ہاشم تو۔۔

حیدر نے دکھ سے رعونت ملاحظہ کی

مجھے نرمی سکھانے والی کا دل ایسا پتھر کب ہوا اتنی رعونت "دل ہی دل میں سوچا"

بہر حال! یہ ظلم اس لڑکی پر ہوا ہے اور یہ ہاشم اور اس قبیلے کا گھٹیا پن تھا ورنہ لڑکی " صاف بے قصور ظاہر تھی سب نظر آ رہا تھا کے اسکو پھنسا کے گئے ہیں ورنہ ایسے ثبوت " کون چھوڑتا ہے

اب کے زاہد نے لب کشائی کی

ہمم ایسے ان میں سے کوئی نہیں بچے گا مگر غلطی بی اما سے بھی ہوئی ہے آج کے بعد " سے تین ماہ تک آپ کوئی معاملے میں دخل نہیں دینگے نا ہی عورتوں کی بیٹھک کے مسائل دیکھیں گی، میری غیر موجودگی پنچائت بیٹھ سکتی ہے وقتی بے ضرر سزا دے سکتی ہے مگر آخری فیصلہ میرا ہو گا میرے آنے پر ہو گا

وہ کہتے وہاں سے نکلتے چلے گئے

====*=="==" "=="*==*==*

رانا کو ہسپتال سے واپس حویلی لے جایا گیا وجہ وہ مخالف قبیلہ تھا بھابھی آمنہ اسکی کافی

دیکھ بھال کر رہی تھی، دوسری جانب مخالف قبیلے نے طوفان برپا کیا تھا انکی ڈیمانڈ تھی کے رائنا کو انکے حوالے کیا جائے دوسری جانب رائنا کے والدین الگ بحال تھے ایاز نے انسے معذرت کے ساتھ ساتھ رائنا کی حویلی میں موجودگی اور مخالف قبیلے کی ڈیمانڈ بھی بتادی تھی حیدر خود معذرت کرنے گئے تھے وہ بے بس اور مجبور لوگ تھے انکے لیے یہی بہت تھا کہ انکی بیٹی زندہ ہے عزت سے ہے اور محفوظ ہاتھوں میں ہے

مجھے میری بیٹی کا قصور بتاؤ بیٹا کیا عزت رہ گئی اسکی کیسے سامنا کرے گی سب کا کس " کس نے وہ تماشا نہی دیکھا کیا کیا رشتے دار بول کے گئے میری معصوم بچی کے بارے میں " میں

رائنا کے والد علی صاحب روپڑے

حیدر بھاری دل لئے وہا سے اٹھے

مخالف قبیلے نے پنچایت کا مطالبہ کیا انکا کہنا تھا کہ رائنا انکے حوالے کی جائے انکا نقصان

ہوا ہے انکا بیٹا ایک لڑکی کے پیچھے چلا گیا

پنچایت بیٹھی رائنا کے والد بھی شامل تھے "میں کسی صورت لڑکی انکے حوالے نہیں

کرونگا "حیدر دو ٹوک بولے

ٹھیک ہے پھر آپ لڑکی کو آزاد کر دیں یہ جانے اور لڑکی کے گھر والے "مخالف قبیلے"
سے ہی کسی نے تجویز پیش کی

دیکھے حیدر آپ سر پہنچ ہے مگر فیصلے میں پنچایت کے باقی ارکان کی رضامندی شامل "
" ہونی ضروری ہے

" شرع کی رو سے بھی آپ کو اسے تحویل میں رکھنا ٹھیک نہیں "

کیا شرع کی رو سے لڑکی کو جلس بے جا میں رکھنا جائز ہے یہ کس شرع کے تحت لے "
" جانا چاہتے ہیں

حیدر کی آواز بلند ہوئی تو ایک منٹ خاموشی چھا گئی

ہم نکاح کراں گے اسکا اپنے بڑے بیٹے سے "مخالف قبیلے نے اپنے بڑے سپوت کو"

پیش کیا جو رانا سے دگنی عمر اور دو بیویوں والا تھا

بولئے حیدر سرکار کیا جواب ہے اچھا گرنا ہے تو آپ کریں گے نکاح اس لڑکی سے،"

بولئے "وہاں سے پتا پھینکا گیا

علی احمد صاحب میں آپ سے اس پنچایت کے سامنے آپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگتا ہوں "

"حیدر نے ایک نگاہ سب پر ڈالی

علی صاحب نے ایک نظر حیدر کو اور دوسرے لوگوں کو دیکھا "منصور" ہے وہ جانتے تھے

کے اگر پنچایت جانے بھی دے تب بھی مخالف قبیلہ انھے بھی چھوڑے گا انکی رائے

صرف حیدر کے ساتھ ہی محفوظ تھی

*_*_* *_* *_* *_* *_* *_* *_*

آنا فانا نکاح کی تیاری ہوئی رائے نے بہت احتجاج کیا "وہ سب ایک جیسے ہے امی یہ کیسا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" انصاف ہے ہم رپورٹ کریں گے

کوئی فائدہ بھی رائے کو مخالف قبیلہ انھی چھوڑے گا تمہیں، وہ لوگ بہت طاقتور ہم بھی "

کر سکتے مقابلہ ہاں حیدر ضرور کر سکتا ہے لکھیا ہے وہاں کا کوئی آنکھ نہیں اٹھائے گا دیکھو

رائے تمہارا باپ نے حامی بھرتی اب انکار کی صورت میں ان سے بھی دشمنی نہیں بنی ہاں

کر دو ہم اور حیدر دونوں نے یہ قدم تمہاری حفاظت کے لئے اٹھایا ہے "وہ بے بس مجبور

ہو گئی تھی یہ تو وہ بھی جان گئی تھی کے یہاں سے بچے تب بھی وہ دوسرا قبیلہ اسے نہیں

چھوڑے گا

بابا آپ کیسے مان گئے "اس نے شکوہ کناں نظروں سے باپ کو دیکھا پھر انکے چہرے"
پر لکھی مجبوری پڑھ لی

اسکے سر جھکانے نے علی صاحب کے کندھے جھکا دئے اگر اسکو خطرہ نہ ہوتا تو وہ کبھی
حامی نا بھرتے بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھے انہوں نے آنسو ضبط کیے

==

====*==*

حیدر نے بی اماں کو کیسے منایا یہ ایک الگ کہانی تھی ایک تو وہ خود اس قصے میں شامل
تھیں پھوپھی اماں نے اپنے بیٹوں کو رانا کو لانے کے بعد انہیں خبر کی تھی وہ حیدر کی
آمد سے قبل یہ معاملہ نپٹانا چاہتی تھیں دوسرے وہ حیدر کی چاہ دیکھ چکی تھیں اسلئے
محمل میں ٹاٹ کے پیوند پر رضامند ہو گئیں (ان کی دانست میں) ان کے بھائی کی پہلی
شادی بیس سال میں ہوئی تھی اور ایک سال بعد ہی ہی اہلیہ وفات پا گئیں وہ بیچاری دل
کی مر لضع تھی گو کے حیدر کو اس سے ایسی محبت نا تھی مگر وہ رشتوں کو نبھانے والے
شخص تھے اس سے مخلص تھے اس کے بعد سے انھوں نے پھر کسی کو شامل نہیں کیا مگر
آج انکی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیئے فکر دیکھ وہ ٹھٹکی تھی حیدر نے پھوپھی اور انکے

بیٹوں کو گاؤں بدر کر دیا تھا خاندان کے سرپرست کی حثیت سے سب کو پابند کر دیا گیا تھا انکی مدد کرنے سے پہچایت نے انکی دوز مینے بھی ضبط کی تھیں جن میں ایک رائنا کے والد کو کفارہ کے طور پر دی گئی تھی علی صاحب راضی نہی تھے مگر حیدر کے کہنے پر ماننا

پڑا

رائنا قسمت سے روٹھی ماں باپ سے نالا حیدر کے نکاح میں حویلی آگئی

*_*_* *_* *_* *_* *_*

درجاً بھر سمیں ہوئیں اسکے بعد اسے حیدر کی خواب گاہ میں لے جایا گیا سب کے جانے کے بعد اسنے اس شاندار کمرے کا جائزہ لیا کافی کشادہ کمرہ تمام سہولیات سے آراستہ پیراستہ تھا بلیک اینڈ وائٹ کی تھیم سے سجایا کمرہ قیمتی جدید فیشن کے فرنیچر سے سجایا تھا، دیواروں پر خوبصورت پینٹنگ تھی مختلف lcd سامنے کی دیوار پر بڑا سا نوار دات نے کمرے کی خوبصورتی میں اضافہ کیا تھا

وہ جائزہ ہی لے رہی تھی جب دروازہ کھلا اور بھاری قدمو کی آہٹ ہوئی

حیدر دھیمی چال چلتے اس کے قریب جا بیٹھے جو ڈیپ ریڈ اون ریڈ کو مینیشن کے عروسی

لباس میں سلیقتے سے کیے گئے میک اپ جس میں سرخ لپ کالر ہی نمایاں تھا، اس کے بال بمشکل کندھو تک اتے تھے اس نے ایکسٹینشن بیوٹیشن کو لگانے دی نہیں تھی تو اس نے بلودرائے کر کے اس کے فلیرز میں کٹے بالوں کو سیٹ کر کے آگے کے بالو کا فرنیچ ہیڈ بینڈ بنا دیا جو اس پر بہت سوٹ کر رہا تھا، بھاری طلائی زیور نے اس کو چاند لگا دیے تھے گھونگٹ وہ پہلے ہی ہٹا کے بیٹھی تھی اب ان کی نظریں اس کے چھکے چھڑار ہی تھیں اس نے بمشکل ان کے سلام کا جواب دیا

حیدر نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اٹھایا "بہت خوبصورت لگ رہی ہو" گسبھیر اواز میں بولتے وہ اب اس کا ہاتھ تھام چکے تھے اب اس کے ہاتھ کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے "مہندی نہیں لگوائی تم نے" وہ سر سر پٹسا پوچھ رہے تھے رائنا کو اس نارمل برتاؤ نے مشکوک کر دیا اسے گھبراہٹ نے آگھیرا اس نے بے چینی سے۔ ہاتھ کھینچا تو انہوں نے گرفت مضبوط کرتے اس کو تھوڑا قریب کیا

اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے شادی کی پہلی رات ہے ہماری اپنی بیوی کو نہیں تو "کسے سراہوں گا" پھر اس کی متحوش شکل دیکھی تو مزید گویا ہوئے: "شادی جیسے ہوئی اسے بھول جاؤ اب ہو گئی یہ یاد رکھو اب میرے ساتھ ہی رہنا ہے یہ شادی ناکوی

کو نٹریکٹ ہے نا سمجھوتا باقاعدہ نکاح ہوا ہے ہمارا، جب تمہیں پہلے دیکھا تھا تب سے میرے دل میں تمہاری تصویر ہے اور تب تم سے دستبردار ہو گیا تھا ہمارے بیچ موجود فرق کو سوچ کر تمہارے لیے، مگر اب جب خدا نے خود تمہیں سونپ دیا تو اب "دستبرداری کا سوال نہیں ہے"

مجھے وقت چاہیے، اس۔۔۔ اس رشتے کو سمجھنے کا بہت الگ الگ ہے سب "وہ آخر کار" بول پڑی: "آپ میری بات سمجھ رہے ہیں نا حیدر"

حیدر "زیر لب دہرا کے وہ چونکے: یہاں بیویاں سائیں بلاتی ہے شوہر کو، تمہارے لبو" پر میرا نام مگر خوب بچ رہا ہے جان حیدر "اور اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا

"باقی باتیں بعد میں میں ذرا فریش ہوں"

اسکی فرمائش کو اگنور کرتے وہ ہاتھ لینے چل دیے

وہ پہلے تو کافی دیر ہکا بکارہ گئی یہ ایمر جنسی شادی پھر یہ محبت کا اظہار اس کا دماغ ماؤف کر گیا وہ خود کو سنبھالتی اٹھی پھر چلتی ڈریسنگ ٹیبل تک ای آسا منے آئینہ میں اپنا سجا سنورہ اتارنے لگی کے earrings وجود اسے اپنا منہ چراتا گا اسنے غصے سے ہاتھ بڑھا کر

اچانک حیدر باتھ روم سے واپس آگئے وہ اسے نگاہ میں قید کیے اسکے قریب آئے
اتارتا ہاتھ تھام لیا "ایسی بھی کیا جلدی ہے" اسکے گال پر ہاتھ earrings اور اسکا
پھیرتے گویا ہوئے

پلیز "رائٹا نے مزاحمت کرتے ہوئے انکا ہاتھ ہٹانا چاہا" آئندہ میرا ہاتھ بھی جھٹکو گی تم "
"وہ اسکا ہاتھ پکڑتے قدرے سخت لہجے میں بولے پھر اس کی سر اسیمگی کا ملاحظہ کیا تو
اسے آہستہ سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کر سی پر بٹھا دیا اور خود اس کے سامنے
دو زانو ہوئے رائٹا مزید سٹیٹائی "جاننا ہوں پریشان ہو سب کچھ الگ ہے غیر متوقع ہے
تمہیں سمبھلنے کو وقت درکار ہے نوپر اہلم بس یہ یاد رکھنا کہ جتنا جلدی سمبھو گی اتنا بہتر
ہے تمہارے لئے، تم میرے لئے کیا ہو بتا چکا ہوں قدر کرو گی تو فائدہ میں رہو گی میری
محبت کا جواب محبت سے ناسہی مگر وفا سے دینا دل میں جگہ دی ہے تمہیں زندگی کے
ساتھ ساتھ "وہ اب اسکا گال سہلا کر کہتے اسے آہستہ سے گرفت سے آزاد کر گئے
اور آگے بڑھ کر اسے خوبصورت سا ڈائمنڈ لاکٹ پہنایا "یہ پہنے رکھنا، جاؤ چیئنج کر لو"
انہوں نے اسکا گال چھوتے کہا اور پیچھے ہٹ گئے

رائٹا کی رکی سانسیں بحال ہوئیں وہ چیئنج کر کے آئی تو وہ سلپنگ سوٹ میں بیڈ براجمان

تھے اسے بیڈ سے تکیہ اٹھایا "کدھر جا رہی ہو، تمہیں اسنبھلنے کلنیے وقت دیا ہے رشتہ کمزور کرنے کیلئے نہیں اسلئے اپنی جگہ پر آؤ" انہوں نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر بٹھالیار انا پیچ و تاب کھاتی لیٹ گئی وہ اس قید کے بعد سے اکثر ڈرتی جاگتی رہتی تھی یا کبھی سوتی امڈر کر اٹھ جاتی تھی اس لئے نیند کی گولیاں لیتی تھی یہ بات انہیں بھا بھی آمنہ نے بتائی تھی ابھی بھی ان کے آنکھیں بند کر کے لیٹ جانے کے بعد وہ گولیاں ڈھونڈنے اٹھنے لگی کے تبھی حیدر نے اس کا ہاتھ تھام کر روکا

کیا چاہیے؟ "ان کی بھاری آواز گونجی:

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Blogs|Poetry|Humor|Gossips|Etc.
ٹیبلیٹس "یک لفظی جواب آیا"

کیو؟ "انہوں نے آبرو اچکائے اسے دیکھا"

نیند نہیں آرہی "وہ اتنے سوال جواب پر بیزار ہوئی"

" آج جائے گی"

کہتے اچانک انہوں نے اسکے سر کے نیچے ہاتھ ڈال کر قریب کیا

ریکس! سو جاؤ "بھاری آواز میں حکم صادر کیا گیا" ایسے نہیں سو پاؤں گی "وہ بچارگی

سے بولی

تم ویسے بھی نہیں سو پارہی تھیں ایسے ڈرو گی نہیں اور سو بھی پاؤ گی آنکھیں بند کرو " اور عادت ڈال لو " کہتے انہوں نے آنکھیں مونڈھ لی

گزرے دنوں میں اسے اندازہ ہوا کہ اپنی خواہش کے بغیر سمجھوتا کرنا کتنا مشکل ہے بی ما سے اکثر آڑے ہاتھ لیتی کے اسکا ناخوش روٹھا اندازا نھے کھلتا تھا وہ آمنہ اور گل رخ کی طرح اطاعت گزار نا تھی نا ہی حیدر اسکی زندگی کا محور تھے صرف حیدر کی وجہ سے وہ اسے زیادہ ٹف ٹائم نادے سکتی تھی

وہ حویلی کے رواجوں سے گھبراتی تو کبھی حیدر کی گہری نگاہوں سے اس کا دل اس محبت پر اعتبار کے لیے تیار نا تھا وہ گوگو کی کیفیت کا شکار تھی اسے اب تک اس جگہ کے تقریباً ہر شخص سے خوف آتا تھا

یہاں کے لوگو نے اسے نقصان ہی تو پہنچایا تھا سندس سے لے کر بی اما تک نے کیسے بھروسہ کرتی اسکی زندگی الٹ گئی تھی اسکے خواب ٹوٹ گئے تھے ذہن اندیشوں سے پر تھا ایسے میں اسکا رویہ جائز تھا

حیدر فطرتاً بھی ڈوبیہ بیٹینگ تھے جس کی وجہ سے وہ اور گھبراتی تھی مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان دونوں نے ہی ایک دوسرے کو سمجھنا شروع کیا اور ایک دوسرے کی جانب قدم بڑھائے، حیدر کی برتاؤ نے اسے حوصلہ دیا بھروسہ دیا جس کی وجہ سے وہ انکا ہاتھ تھام کر رشتے میں آگے بڑھ گئی

رشتے کی بقاء دونوں فریقین کے ہاتھ میں ہوتی ہے دونوں کو ہی ایک دوسرے کی خواہش کا احترام کرنا لازم ہوتا ہے صرف ایک فریق کی کوشش سے رشتہ رشتہ نہیں سمجھوتہ بن جاتا ہے وہ دونوں ہی اس رشتے کو جی کر گزارنا چاہتے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ * _ *

حال

شر جیل بی اما کی باتوں کو کانوں میں اڑا کر وہاں پہنچ گیا تھا اسے شہرینہ کی رہائش کا انتظام اپنے گاؤں سے دو گھنٹے دور ایک علاقے میں کر لیا تھا شہرینہ کے اعصاب پر بجلی گری تھی وہ بد بخت اپنی بہن کو بھی نابتا پائی اور وہ درندہ اسے لے کر چلتا بنا وہ اس وقت گاڑی میں تھے

جانتی ہے شہری تجھ سے محبت میں اپنی بی اما کی ناسنی بڑی عورتیں آئی بڑی عورتیں " برتی مگر تجھ سانادیکھا کوئی، یہ ماتمی شکل ٹھیک کر " وہ اسکا دکھی چہرہ دیکھ آگ بگولہ ہوا اسکی تھوڑی کو سختی سے پکڑ کر جھٹکا

کوئی خریدار اتنا لاڈ نہیں کرتا سمجھی، مسکرا " اسکے دھاڑنے پر وہ مسکرائی انسو نکھوں " کے گوشے بگھونے لگے دل اپنی حرماں نصیبی پر ماتم کناں تھا جبکے دماغ فرار کے تانے بانے بن رہا تھا

====*==*==*==** ==*==*==***==** ==*==*==*==*

وہ ان سے پیرسنگ والی بات پر خفا تھی، وہ واپسی کے بعد سے مصروف تھے ہزار طرح کے مسائل تھے جنھے حل کرنا تھا مگر ایسے بھی دن نہیں آئے تھے کہ وہ اسکے بظاہر نارمل رویے کے پیچھے چھپا ناراض انداز نا جان پاتے ناشتے سے فارغ ہو کر وہ کمرے سے بیگ اٹھاتی نکل رہی تھی جب انہوں نے بازو تھاما

واپسی کب تک ہے آج؟ " وہ سیاہ بھنورہ آنکھیں اس پر مرکوز کیے پوچھ رہے تھے "

نائٹ ڈیوٹی ہے " ہنوز روٹھاروٹھالہجہ "

ایسے ناراض جاؤ گی؟ "قریب کرتے پوچھا گیا"

ناراض نہیں ہوں "وہی انداز قائم تھا"

جھوٹ نہیں بولتے جانم وہ بھی تب جب بولنا آتا نا ہو "طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولے"

پھر اسکا نروٹھا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا

یہ مجھ پر سوٹ نہیں کر رہی "دکھڑا رویا گیا"

یہ تم سے زیادہ کبھی کسی پر اتنا نہیں چچی ہو گی میری جان "پر حدت لہجے پر اسکے گالوں"
 پر سرنخی دوڑ گئی
 NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم بس اب صلح ہو گئی، اپنا خیال رکھنا بہادر ساتھ رہے گا باہر گاڑی کھڑی رہے گی"

"موبائل چارج رہے اور ہاتھ میں رہے سمجھی، کال کرونگا تمہیں

انہوں نے اسکے ماتھے پر محبت ثبت کیے ڈھیروں ہدایت دیں

وہ بھی ناراضگی بھولے سر ہلاتی گئی

"یا میرے اللہ یہ سب کیا ہے، ہر مریض کے واسٹلز کیسے اتنے مختلف ہیں"

وہ مریضوں کی فائلز چیک کر رہی تھی، جب اس نے غور کیا کہ روز دن کے پانچ وقت چیک کیے جانے واسٹلز میں ایک وقت کے سب مریضوں کے حد سے زیادہ الگ ہیں وہ شش و پنج میں تھی کہ کیسے اتنے الگ ہیں اس نے ڈاکٹر کاسائن چیک کیا وہ سعود تھا کیونکہ وہ سائن کی جگہ نام لکھا کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ لمحہ بھر میں پہچان گئی، وہ اٹھی اور ہاؤس آفیسرز کے لیے بنے کو من روم پہنچ گئی، جہاں سعود صاحب چند اور ڈاکٹر کے درمیان بیٹھے ان کا دماغ چاٹ رہے تھے یہ تحریر وہ سب کے چہرے پر باآسانی پڑھ سکتی خدا ہی جانے سعود کو کیوں نہیں دیکھتا تھا یاد دیکھتا تھا تو شاید وہ اسے غیر ضروری گردانتے تھا اوہ بھائی بھائی کلاشنکوف زراد ہیرے صبر بیچاری ڈاکٹر رائنا کب سے کچھ کہنے کلیے " کھڑی ہے تو سانس لے لے تھوڑا " آخر کار ڈاکٹر صبیح کی نگاہ رائنا پر پڑی اور سعود کو چپ کرایا

سعود یہ واسٹلز آپ نے چیک کیے تھے؟ زرا ان پر غور کریں، اور دھیان رکھیں "وہ" جلدی جلدی کہتی فائلز بڑھا گئی

اوہ مائی گاڈ، واٹ آئی ہیوڈن؟ "وہ اپنے امریکی ایکسینٹ میں بولا: آئی ایم سو سوری" "ایکپولی ڈاکٹر مجھے مائیگرین ہوتا ہے مے بی اس لیے آئی ہوپ یوول مینج

سب نے بیزاری سے ڈرامہ دیکھا ایک دو نے ہمدردی بھی کر دی اب وہ اپنے مائیگرین
کے قصے سن رہا تھا

ڈاکٹر سعود آپ جب ٹھیک ہو جائے اپنا کام کر لیجے گا اور یاد رہے ڈاکٹر صابر کے راونڈ"
سے پہلے ہو ورنہ آپ تو جانتے ہیں انہیں۔۔۔" وہ ٹھنڈے لہجے میں اسے سینئر ڈاکٹر کی
دھمکی بھی لگا گئی سعود کو اس بھولی شکل سے ایسی صاف گوئی کی امید نہ تھی

وہ اس کو جاتا دیکھ منہ بسور گیا جبکہ باقیوں نے دل ہی دل رائٹا کو سراہا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ وارڈ میں مصروف تھی جب حیدر کی کال پر کال آنے لگی اس نے وقت دیکھا دن کے
"دوبجے تھے،" کہا تورات کا تھا پھر ابھی کیو کال کر رہیں ہیں؟ سب خیر ہو

اس نے فون واپس پاکٹ میں ڈالا، کام سے جیسے ہی فارغ ہوئی اس نے کامن روم میں
جا کر حیدر کو کال ملائی

سوری حیدر میں وہ کام۔۔۔" سلام دعا کے بعد اس نے وضاحت دینی چاہی"

کوئی بات نہیں جانم، اچھا سنو میں زرا جا رہا ہوں کام کے سلسلے میں کل رات کو واپسی"

"ہوگی، ٹھیک ہے۔"

جی ٹھیک ہے "وہ بھلا کیا کہتی پھر کچھ خیال آنے پر بولی "خیال رکھیے گا اپنا"۔"

پوچھ تو لو کہاں جا رہا ہوں؟ "وہ متبسم بولے آواز میں شرارت تھی پھر خود ہی جواب "

" دیا " ایک دوست باہر سے آیا ہے اس سے ملنا ہے

رکنے کی کیا وجہ ہے؟ "وہ حیران ہوئی "

جانم پارٹی کے کام ہیں تم پریشان ناہو، اور یہ ہاسپٹل میں بھی زیادہ کام نا کرنا، کھانا "

" ٹھیک سے کھانا اور موبائل چارج رہے میں پھر کال کروں گا۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس سے ٹاک شاک چل رہی تھی "یہ اس کی کو لیگ رودابہ تھی "

"ان کے ہسپینڈ ہو گے آئی جسے میٹ ہم ٹوڈیز بیک "

سعود کی زبان پر خارش ہوئی

راننا میر ڈھو "رودابہ نے حیرت سے پوچھا "

الحمد للہ "راننا پر اعتماد نظر آنے کی کوشش میں لگی "

بڑے رنج اور شاندار ہیں ان کے ہسبینڈ "سعود نے لقمہ دیا"
 رائنا کو گھبراہٹ ہونے لگی اب سب اس سے سوال کر رہے تھے کہ وہ اور حیدر اتنے
 مختلف بیک گراؤنڈ سے تھے تو کیسے ملے رائنا کے لیے یہ موضوع تکلیف دہ تھا یہ اسے وہ
 سب یاد دلا دیتا تھا جو وہ بھولنے کی کوشش کرتی تھی

"ویسے اتج دیفرنس کافی دکھ رہا تھا آپ دونو کا کتنا ہے ویسے"

سعود کے سوال نے ایک اور شش و پنج میں ڈالا اسے تو حیدر کی عمر ناپتا تھی
 اتج از جسٹ آنمبر آپ یو ایس سے ہو کر ایسے سوال کیسے کر لیتے ہیں "اس نے خود پر"
 خول چڑھاتے ہنس کر ٹالا اور کام کا بہانہ کیے وہاں سے چلی گئی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ پارٹی آفس میں تھے جب ایاز کی کال آئی

حیدر بھائی وہ آپ سے ملنا چاہ رہی ہے "وہ سلام دعا کے بعد مدے پر آیا"

اسے جتنی ڈھیل دے سکتے تھے دے دی ایاز اسے کہو غنیمت سمجھے، اس دن بھی "

میری بیوی نے اس عورت کو دیکھ لیا تھا دوبارہ وہ اس کی وجہ سے پریشان ہوئی تو میں باقی

سب رشتے بھول جاؤں گا" وہ تیوری چڑھا کر بولے

جی بجائے آپ کی بات مگر بھائی اس کی حالت وہ آپ کو نرمل بجیا کا واسطہ دے رہی "

ہے، اپ ایک بار۔۔ "ایاز کچھ کہتے کہتے روکا

بے شرموں کی کوئی حد نہیں ہوتی، بول دو آجائے مگر آخری بار اس کے بعد کوئی "

"آئیندہ نہیں نرمل کے نام پر بھی نہیں، وہ سامان دے دیا

"نہیں بھائی "

ہم لے آنا وہ بھی آج سارے قصے ختم ہوں گے اس کے "انہوں نے حتی لہجے میں، "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا اور جگہ طے کرنے لگے

یہ عورت پھر واپس نہیں آنی چاہیے اتنی مشکل سے سب کچھ جگہ پر آیا ہے "وہ رائنا"

سے ڈرتے نہیں تھے وہ جانتے تھے وہ چاہے کتنی بھی باغی ہو جائے ان کی پہنچ کے آگے

نہتی ہے مگر کٹھ پتلی رائنا ان کو نہیں چاہیے تھے انہیں تو مختلف رنگوں سے گندھی رائنا

چاہیے تھی جو بھلے ان سے محبت ناکرتی پر ان کی وفادار تھی ان سے اکتاہٹ نہیں رکھتی

تھی ان کے خلاف نہیں تھی وہ اسی نہج پر سوچتے طے کر چکے تھے کے کیا کرنا ہے

×=×=×=×=×=×=×=×==×==×==×=×=×

کیا حال ہے وڈیرے صاحب "یہ شازر تھا حیدر کا دوست جو تعلیمی دور سے ساتھ تھا" کچھ عرصہ پہلے انگلینڈ منتقل ہو گیا تھا ابھی بھی عزیز کی شادی پر آیا تھا

حیدر کی دوستی بہت کم لوگوں سے تھی چھوٹی عمر میں رتبے اور زمداریوں نے انہیں ان سب چیزوں سے دور کر دیا تھا، شاہز رہی وہ دوست تھا جس کے ساتھ نے حیدر کو نئی سوچ دی تھی، شاہز کے علاوہ راننا تھی جو ان کے آگے تھوڑا بولتی تھی

میں بلکل ٹھیک، تم سناؤ "وہ ہشاش بشاش بولے" NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
شادی پر بھی نہیں بلایا اور ایسے یہ اچانک کیسے دل میں پھول کھل گئے

حیدر نے اسکو راننا کو پہلی بار دیکھنے اور پسند کرنے کا واقعہ بتایا باقی حصہ انہیں مناسب نا لگا تھا بتانا

بہت خوش ہوں کے تجھے ایک ہمسفر مل گیا، پر بھابھی کلیے ماحول وغیرہ نیا ہو گا تیری " نرمی اور کو آپریشن سے ہی انہیں آسانی ہوگی " وہ سالوں بعد ملنے پر بھی نصیحت کرتا بولا "چل اب گھور مت " ان کے مصنوعی گھوری پر بولا تو دونو ہنستے اندر چل دیے

اٹھ جا شہری جلدی ٹھیک ہونا جان "وہ اب بے ہوش شہرینہ کی جانب متوجہ تھا وہ"
اس کا من پسند کھلونا جو تھی

==x==x==x==x°x°x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x

==x==x==

وہ آج یہ قصہ مکمل طور ختم کرنے تھے، وہ اس وقت، شہر کے ایک متوسط علاقے میں
بنے کینے میں تھے ایک فیملی کمپارٹمنٹ بک کیا تھا، وہ کوئی خطرہ نہیں چاہتے تھے جس
سے ان کی ازدواجی زندگی کو اور ان کے پولیٹکس میں مستقبل کو ان کی ساکھ کو نقصان
پہنچے جلد ہی وہ ایاز کے ساتھ برائے میں چھپی آتی دیکھائی دی، ان کے پہنچنے پر حیدر نے
ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا "تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھی اب کیا باقی ہے ماضی سے اب
تک تمہیں متعدد مواقع فراہم کیے گئے

تمہیں ایک نشئی سے بچا کر تمہارا رشتہ ایاز سے کرایا، تمہیں تعلیم کا سنہرا موقع
دیا، تمہیں اس حرکت کے بعد بھی جب تمہیں وہ شخص جسے سب مان کر ہر شے کو
ٹھوکر پر رکھ کر گئی تھی تمہیں دھول چٹا گیا تب جب تم نے ایاز سے رابطہ کر اپنے
بھائیوں کے عتاب سے بچنے کے لیے پناہ مانگی تب بھی ایاز نے تمہارا حیدر آباد میں بندوبست

کیا مگر تم ویسی کی ویسی رہیں تم کراچی چلی آئی جانے کہاں رہیں کیسے رہیں کے نشے کی لے لگالی، تمہاری بہن نے ایک بار وعدہ لیا تھا کہ جب تمہیں مصیبت ہو تمہاری مدد کی جائے اس بیچاری کو تمہارے بھائی خطرناک لگتے تھے جبکہ اصل خطرہ تو تم خود تھی اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی

، یہی موقع تم سے بڑی بہن کو دے جس کو اس نے تمہاری طرح گنوا یا نہیں مگر تم نے اپنی خواہشات کے ہاتھوں ہر موقع گنوا دیا "وہ غصے سے بھرپور بنا لگی لپٹی رکھے بے نقط سنا گئے نقاب میں ملبوس سندس نے رونا شروع کر دیا

میں بد نصیب کبھی نا سمجھیں کچھ نا سمجھیں سب سب گنوا دیا۔۔۔ کھو دیا "۔۔۔ سب کی مجرم ہوں میں۔۔۔ کراچی گئی تھی میں کیوں تھک گئی تھی چھپتے چھپتے۔۔۔ وہ میرے بھائی جو میرے خون کے دشمن ہیں مجھے ڈھونڈتے ہیں، جو پیسے ایاز نے دیے وہ بھی ختم ہو گئے

" زندگی میں سب ختم ہو گیا اب اگر ان لوگوں نے ڈھونڈ لیا تو جان سے بھی جاؤں گی یہ سب تمہارے ذاتی مسائل ہیں جو بویا وہ کاٹ رہی ہو اپنے گھر والوں مجھے ایاز رانا " سب کو دھوکہ دیا تھا تو دھوکہ ہی تمہارا نصیب تھا "وہ ر کے اسے دیکھا پھر دوبارہ گویا

ہوئے "یہ نرمل کے زیورات ہیں جو اس نے مجھے دیے تھے، اپنی بیماری کی وجہ سے وہ ہمیشہ اسی اندیشے کا شکار تھی کہ وہ زیادہ نہیں جی سکے گی یہ زیورات کی اس نے مجھے وصیت کی تمہیں دینے کی تمہارے بھائیوں کی بد فطرتی سے ڈرتی تھی وہ اور تمہاری سے لاعلم تھی بے چاری، یہ تمہیں ایاز سے تب ملیں گے جب تم ریسپیلیشن سینٹر میں علاج مکمل کراؤں گی اور ڈرگز کی کے سے جان چھڑاؤ گی اور شاید یہ آخری موقع جو زندگی تمہیں دے رہی ہے پھر ملے نا ملے اور یہ آخری بار ہے اس کے بعد مجھ سے کوئی امید نارکھنا "

وہ کہتے اسے روتا چھوڑا ٹھکے، گو کے سندس نے اپنی داستان سناتے ڈرگز کا حصہ غائب کر دیا تھا، مگر ایاز کے زریعے وہ جان چکے تھے پہلے ہی کے سندس ڈرگز کی کے کا شکار بھی ہو گئی

"مجھے رائنا۔۔ بڑی۔۔ بڑی سرکار۔۔ سے معافی۔"

ضرورت نہیں ہیں میری بیوی کے سامنے آنے اس کے زخم کریدنے کی، جب " مناسب ہو گا پیغام خود دے دوں گا سے پھر اسکی مرضی وہ معاف کرے یا نہیں، تم " سامنے مت آنا

وہ غصے سے سرد انداز میں کہتے وہاں سے نکلتے چلے گئے

پچھلے سندس اپنی حرماں نصیب پر روتی رہی اور ایاز افسوس سے دیکھتا رہ گیا وہ اس کی
محبت نہیں تھی بچپن کی ساتھی تھی اس سے چار سال چھوٹی دوست اس کے دھوکے پر
وہ ٹوٹا تھا مگر بکھرا نہیں تھا وہ اسے معاف کر چکا تھا اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا تھا
اور وہ بڑھ گیا تھا

==×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ ہسپتال پہنچ چکے تھے شرجیل ساتھ تھا شہرینہ کا جو معاملہ تھا اور نہ ایسے کئی کام وہ کئی
بار گھر بیٹھے بیٹھے نپٹاتا تھا شہرینہ اس کا من پسند کھلونا تھی جسے ٹوٹا جڑتا دیکھنا اس کا مشغلہ
تھا

تم نے وہ کیس دیکھا بے چاری لڑکی کا مس کیرج ہوا ہے مگر اتنے زخم ہیں اور کچھ نئے "
ہیں کچھ پرانے جیسے کوئی جانے کب سے اسے ہوس کا نشانہ بنا رہا ہو، جو لوگ لائے ہیں
وہ ان کی فیکٹری میں کام کرتی تھی بقول ان کے ساتھیوں کے سیرٹھیوں سے گر گئی
"ایڈمٹ کیا ہے"

یہ تو پولیس کیس بنا؟" رائنا نے پوچھا "

ہائے بڑے لوگوں کی فیکٹری تھی جہاں کام کرتی تھی یہ وہ خرچا اٹھا رہے ہیں اور ہسپتال والوں کی بھی جیب بھر دی ایک کال ہی کافی ہوتی ہے ایسوں کی، ابھی تم زرا اس کے ریکارڈز وغیرہ دیکھلو، کل تو تم رات سے یہاں تھی جلدی چلی جانا بس یہ دیکھ کر

ڈاکٹر شہزاد جو سینئر تھیں رائنا کو تفصیلات بتاتی روم نمبر 8 میں بھیج چکی تھی

وہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی تو سامنے موجود شخص جو دیکھ بھونچا رہ گئی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ! آپ یہاں کیسے؟"

رائنا کو دیکھ کر شرجیل کی زمین ہی قدموں سے سرک گئی

آپ بڑی سرکار! یہاں یہاں ہوتی ہے آپ کی جاب؟" وہ سنبھلتا بولا اسے اپنی

بے خبری پر افسوس ہو رہا تھا

جی "وہ الجھے لہجے میں بولی پھر پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتی پوچھنے لگی "

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں " وہ ایک نگاہ بے ہوش شہرینہ کو دیکھتے بولی جو فلوقت "

دوائیوں کے زیر اثر تھی

یہ یہ لڑکی بھابھی سرکار ہمارے فیکٹری میں کام کرتی ہے، اولاد ہونے والی تھی شاید " پتا نہیں ہسپتال والوں نے بتایا بھی بے چاری کا شوہر بھی ظالم ہے اب اس حال میں آئی فیکٹری جانے کیسے گر گئی یہاں کہاں علاج ہونا تھا پولیس کیس بننا تھا یہ غریب پس جاتی اسی لیے معاملہ سنبھالنے چلا آیا، چلتا ہوں اب بھابھی سرکار اللہ حافظ " وہ کہتا نکل گیا اسکی اتنی لمبی وضاحت نے اسے شش و پنج میں مبتلا کر دیا " یہ کب سے اتنے ہمدرد ہو گئے فیکٹری کی ایمپلائوں کی کلے وہ بھی، گھر کے حالات تک پتا ہیں اپنے بیٹوں کا اسکول " بھی شاید ناپتا ہو عجیب معاملہ ہے

وہ اسی نہج پر سوچتی کام نپٹانے لگی

==x=x=x=x=x=x=x==x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x==س

عودنے اس لڑکی محض ایک جھلک ہی دیکھی تھی، مگر اسے یہ وہی لگ رہی تھی جس کو کب سے ڈھونڈ رہا تھا رات کو اس شخص نے (رشید کا پڑوسی) اسے فون پہ بتایا کہ اس کا جاننے والا جو شیدے کا دوست تھا اس نے پتا لگایا ہے کہ شیدادو سال پہلے ہی لڑکیا نہج چکا تھا پھر سارا پیسا جو امیں اڑا کر اب شاید کسی ہسپتال میں بھرتی ہے، جانے اس کے

حل تھا شیطانی حل

اس نے موبائل میں ویڈیو لگا کر بی اماں کو دی جس میں رائتا ایک نہایت سوکھے سے
مریض کی جنرل ایگزامینیشن کر رہی تھی

اس میں کیا ہے ایسا علاج کر رہی ہے وہ حیدر کو بھی پتا ہے "بی اماں بے زار ہوئیں"
ہا ہا ہا۔۔۔ جانتا ہوں مگر عورت کو جب توڑنا ہو تو پہلا حملہ اس کے کردار پر کرو یہ آ
خری ہوتا ہے ابھی حیدر سرکار دیکھیں گے، تو جاننا کے علاج کرتی ہے الگ بات ہے اور
دیکھنا الگ، پھر اس پر آپ کامیئر اٹز کا اور خاندان کی عزت کے داؤپے لگنے کا مصالحہ بڑی
سرکار کے پرکاٹ دے گا، کچھ نا بھی ہو تب بھی اس کے بعد اگر وہ میرے بارے میں
"کچھ بتائیں گی تو سرکار یہی سمجھے گے عورت ذات بغض نکال رہی ہے

وہ اپنا شیطانی پلان سناتا نہیں دیکھنے لگا

بس بس زیادہ مت اڑو شر جیل سائیں، کرو جو کرنا ہے بس حیدر کی خوشیوں کو آنچنا

آئے" وہ تنبیہ کرتی بولیں تو شر جیل سرہلاتا ہنسنے لگا

*_*_*_*_*_/_*_*_*_*_*_*_*_*

وہ سب اس وقت بی اماں کے گرد جمع تھے شام کی چائے کا اہتمام تھا کافی دیر سب خوشگوار ماحول میں بیٹھے پھر آہستہ آہستہ رخصت لیتے اپنے اپنے کمرے میں چل دیے اس دوران شرجیل بھائی کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو تناؤ کا شکار تھے اس کے دل کا چور دھڑکا لگا گیا اس نے میاں بیوی کے درمیان شیطان بننے کی ٹھان لی اب بس تیلی لگانی تھی، سب اٹھ چکے تھے بس شرجیل حیدر اور رائنا تھے بی اماں کے ساتھ رائنا بی اماں کا بلڈ پریشر دیکھ رہا تھی حیدر نے فخر سے اسے دیکھا

شرجیل نے پتا پھینکنے کا فیصلہ کر لیا

بھابھی سرکار کافی اچھی معالج ہیں، مگر ہر چیز رتبے کے حساب سے چیتی ہے "اس کی" بات پر جہاں حیدر کی تیسری چڑھی وہیں رائنا کے اپنا سامان سمیٹتے ہاتھ رکھ بی اماں کا دل ہولا سو چاروک دے آنکھ کا اشارہ بھی کیا مگر وہ کہاں سننے والا تھا

اب دیکھے بڑے سرکار کی بیگم اور ایسے کام شرم کا مقام ہے خاندان کے لیے کہتے اس" نے موبائل پر ویڈیو لگائی جس میں رائنا ایک سوکھے سے مریض کی گردن کی گھٹلیاں ہاتھ سے چیک کر رہی تھی دیکھا جائے تو صاف پتالگ رہا تھا کہ وہ محض کام کر رہی ہے مگر ایک گنداز ہن گندگی اگل چکا تھا، رائنا حیدر کے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھا جو

بنا کسی تاثر کے دیکھ رہے تھے ویڈیو

حیدر کیا ہے اس میں "وہ پریشان ہوئی تھوڑا سا اتنا تو سمجھ گئی تھی کے اس کی ذات پر"
کچھڑا اچھا لاجار ہے

تم نے بی اماں کو چیک کر لیا "؟"

ان کے اس سوال پر وہ مزید الجھی

"جی پر"

"بس تم اب جاؤ کمرے میں اور صبح ہو اسپتال کی تیاری کرو"

"مگر"

جاؤ شہباز "سرد لہجہ اسے جانے پر مجبور کر گیا"

شر جیل نے حیدر کا تنا چہرہ دیکھا جو ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔ اسے پلان کامیاب ہوتا گا
اب بھابھی سرکار کے پر کٹیں گے

حویلی کی بڑی سرکار چچ، کہہ رہا ہوں یہ کام مناسب نہیں ہے "وہ مزید تیل چھڑکتا"
بولابی اماں خاموشی سے حیدر کا جائزہ لے رہیں تھیں جن کی نظریں تو شر جیل کے آ

ٹیفون پر تھیں چہرہ غصے کی شدت سے سرخ یقیناً انہا کی شامت آنی تھی انہیں زرا دکھ
"ہوامفت میں بیٹھے بیٹھے"۔۔۔ پیچ بیچاری

ٹھاہ "زوردار آواز آئی حیدر نے پوری قوت سے سیل فون کھینچ کر اس دیوار پر مارا تھا"
جس کے آگے شر جیل کی کرسی رکھی تھی بی اماں سکتے میں چلی گئیں، وہ اب آگے
بڑھے اور شر جیل کے کھلے گریبان والے کاج میں انگلی پھنساتے اسے کھڑا کیا اور کھینچا

ہر عورت کو ایک ہی ترازو میں تولنا چھوڑ دو، وہ عورت جس کی تم بات کر رہے ہو "
میری بیوی ہے، تمہاری جرات کیسے ہوئی اس پر جاسوسی کرنے کی کیا کر رہے تھے
وہاں "وہ دھاڑے

"...بھائی سرکار میم۔۔۔ میں بس فیکٹری کے ملازم کی خیریت"

فیکٹری کے ملازم کی خیریت اور تم؟ "وہ استہزایہ بولے"

زبان اور دماغ کا استعمال صحیح سے کیا کرو یہ ناہو کے۔۔۔ مجھے بھولنا پڑے کے تم سے "
"میرا رشتہ کیا ہے

وہ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتے بولے وہ بدحواس سا کرسی پر گر گیا بی اماں تک کوچہ

کاروزالگ گیا تھا

یہ گریبان بندر کھا کر و شریفوں کے طور طریقے اپناؤ"

"تمہاری معزرت کا انتظار کریں گی تمہاری بھابھی سرکار

وہ جاتے جاتے پھر رک کر اس کے شانے پے دباؤ ڈالتے بولے شرجیل کو ہڈی ٹوٹی لگی

ججی۔۔ بھائی سرکار "وہ کہلا یا تو وہ کمرے سے نکلتے چلے گئے"

دروازے پر کسی کام سے آئی آمنہ نے سب دیکھا وہ ہکا بکا کھڑی تھی بی اماں سر ہاتھوں
میں دیے بیٹھیں تھیں شرجیل نے آمنہ کو دیکھا تو کھسیانہ ہوتے گریبان صحیح کرتا اٹھا

اور باہر چلا گیا

آمنہ کو رائی کی قسمت پر رشک کے ساتھ ترس بھی آیا

کے کہاں وہ اچھی خاصی پر سکون زندگی سے یہاں کی سیاستوں میں پھنس گئی رشک اس

لیے کے اس کے ساتھ اس کے ہمسفر کا ساتھ تھا

.....

=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x } x=x=x

کوئی نہیں ہیں، اتنی ساری ابھی دیکھی ہیں " "ہیں پر وہ دوسرے وارڈ کی ہیں یہاں کا " میں ہوں اماں فکر مت کریں میں آپ کی بیبی کا علاج کرنے آیا ہوں آپ ایسا کرو یہیں " بیٹھ جاؤ میں دیکھوں گاتب تک بیبی۔ کو

وہ باتو کا شیر تھا گول جلیبی جیسی گفتگو میں ملکہ حاصل تھا وہ عورت شیشے میں اتر گئی اور مان گئی لڑکی نیند میں تھی، کافی دیر وہ ایسے برتاؤ کرتا رہا جیسے بڑا کام کر رہا ہو فائلز میں منہ چھپائے کھڑا تھا

عورت مطمئن ہو گئی تو اس نے ایک اور پتا پھینکا " اماں صبح سے یہاں ہو، کچھ کھایا یا ہے ایسا کرو کچھ کھاؤ پیو بیبی کے اٹھنے سے پہلے " ہمدردی کا چارہ ہو اور سامنے غریب مظلوم انسان نا پھنسے ممکن نا تھا صبح کی تھکی ہاری عورت کیسے نا پھنستی بھلا

" ہائے پت سچ کب سے بھو کی ہوں پر بیبی اٹھ گئی تو؟ "

وہ تذبذب کا شکار تھی

ارے آپ جاؤ بیبی اٹھی تو میں کہہ دوں گا کام سے میں نے بھیجا ڈاکٹر کے آگے نہیں " کہے گا کوئی کچھ

ایسا ہمدردانہ لہجہ عورت نہال ہوگی

جیوندارہ میں گئی اور آئی "وہ بلائیں لیتی رخصت ہوئی سعود فاتحانہ مسکرایا "ٹیلنڈ" " آدمی ہوں میں "خود کو سراہتے لڑکی کی جانب متوجہ ہوا

اسے اٹھایا ہاتھ سے ہلا کر

شہرینہ نے آنکھیں کھولتے ہی جو ایک ڈاکٹر کے لبادے میں شخص کو اتنی رات کو کھڑے پایا تو ڈر گئی جانتی تھی یہاں اس کمرے مرد منع ہیں

اس سے پہلے وہ چیختی یا کچھ بولتی اس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل میں تصویر نکال کر دیکھائی "یہ تم ہونا؟ رشید احمد کی بیٹی سائرہ خاتون کی بیٹی

، میں افضل یعنی تمہارے ماموں، ان کا بیٹا ہوں انہوں نے بھیجا ہے مجھے تمہیں اور تمہاری بہن کو ڈھونڈنے "وہ ایک ہی سانس میں سب بتاتا چلا گیا اسے اس عورت کے لوٹنے کی فکر تھی

اس نے اب شہرینہ کے منہ سے ہاتھ ہٹایا

بڑے جلدی ہوش آیا ماموں جان کو جب ہماری ماں گزر گئی ہم بک گئے بازار کی "

"زینت بن گئے

وہ زہر خند ہوئی

چھوڑو یہ شکوے یہ وقت نہیں ہے کس نے خر----- تمہیں میرا"

مطلب۔۔۔" وہ لفظ زبان پر لاتے جھجکا

شر جیل بخت بہت طاقتور ہے، جانور ہے، یہ جو یہاں پہنچی ہوں نا اس حال میں ٹوٹی"

ہڈیوں کے ساتھ یہ دو سالوں میں کئی بار ہوا ہے "وہ بہت منظبوطی سے بولی

" اسی لیے بھاگ جاؤ یہ معاملے ایسے نہیں سنبھلنے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم بچنا نہیں چاہتی کیا "وہ زچ ہوا" میری فکر چھوڑو تکے نہیں مارتا میں یواس نیشنل"

"ہوں ایمبسی میں پناہ لے لوں گا

"تم بتاؤ کیا تمہاری بہن بھی؟"

نائیکہ نے مجھے شر جیل کو بیچا تھا تب میں نے منت کی تھی کہ فلک کو پڑھنے دے وہ"

ہوسٹل میں ہے "شہرینہ نے اسے فلک کے ہوسٹل کا نام بتایا: "تم اسے یہاں سے لے

"جاؤ میں بس اب مر کر ہی نکل سکتی ہوں

وکیل پر تھوڑا اعتبار کرو جان حیدر "کہتے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا کوئی جنبش ناپا کر
گہرا سانس بھرتے کروٹ بدل لی۔ انہیں یقین تھا صبح کا اجالا اس کی بدگمانی کے
اندھیرے کو بھی چھٹادے گا

جب کے رائیہ لاپرواہی دیکھ مزید بدگمان ہو گئی

=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x

وہ صبح اٹھے تو وہ تیار کھڑی تھی، ان کی تیاری کے دوران بھی وہ ہاتھ جھاڑے دور کھڑی
تھی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
رائیہ کوٹ دو" وہ آخر بول پڑے"

اس نے میکا کی انداز میں ان کی جانب ہینگر بیڈ سے اٹھا کر بڑھا دیا

یادداشت کمزور ہے؟ پہناؤ "حکمیہ لہجا سے آگ لگا گیا"

پھر کچھ سوچ کر آگے بڑھی اور پہنا دیا

اس سے پہلے وہ کوئی اور فرمائش کرتے وہ فوراً سے پیشتر باہر نکل گئی

حیدر کا دماغ سلگ گیا مشکل سے قابو پاتے وہ باہر گئے

{=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x}

وہ ناشتے کے بعد بی اماں کے پاس بیٹھے تھے راتنا روز بی اماں کا بلڈ پریشر چیک کر کے
دوائی دے کر ہی ہو اسپتال جاتی تھی وہ دونوں وہیں تھے بی اماں خاموش تھیں کل والے
واقعی نے انہیں محتاط کر دیا تھا

تبھی شر جیل چلا آیا راتنا جلدی جلدی سامان سمیٹ اٹھنے لگی تھی کے حیدر نے ہاتھ
تھام کر روک دیا وہ شکوہ کناں نظروں سے دیکھ کر رہ گئی

بھابھی سرکار! میرا کل مطلب آپ پر انگلی اٹھانا نہیں تھا میں بس کہہ رہا تھا کہ آپ کی "
شان زیادہ ہے ان کاموں سے" شر جیل دل پر پتھر رکھ کر گویا ہوا وہ حیدر کی خفگی افورڈ
نہیں کر سکتا تھا یہ اس کی مجبوری تھی

میں غلط تھا آپ قابل احترام ہیں معزز۔۔ معزز۔۔ معذرت چاہتا ہوں "کسی عورت"
سے معذرت کرنا شر جیل کو بے غیرتی لگتی تھی ہائے مجبوری سامنے کھڑی عورت سے
معذرت ضروری تھی

راتنا جو سر جھکائے لب بھینچے تھی چونک کر سر اٹھایا اس نے حیدر کو دیکھا جو لا تعلق سے

بیٹھے تھے وہ جان گئی تھی کہ یہ یقیناً حیدر کی بدولت ممکن ہوا ہے

اس کا مطلب۔ کل جو رات کو وکیل والی بات۔۔۔ اوہ "وہ سوچتی اب سب سمجھ گئی" تھی

اچانک اس نے چونک کر دیکھا حیدر کی گرفت اس کے ہاتھ پر بڑھ گئی تھی

وہ سمجھ کر گہرا سانس بھرتی گویا ہوئی "جو جو ہونا تھا ہو گیا، ڈاکٹر مرد عورت دیکھ کر علاج نہیں کرتا مریض دیکھ کر کرتا ہے، کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا گناہ ہے صد شکر آپ

"کو احساس ہوا اثر جیل بھائی دھیان رکھیے گا

وہ کہتی کھڑی ہوئی تو حیدر بھی کھڑے ہوئے صم بکم بیٹھی بی اماں سے پیار لیا اثر جیل کا کندھا تھپکا (جو پیچ و تاب کھا رہا تھا پہلی بار ایک عورت کی اتنی سنی تھی) اور رائنا کو چلنے

کا اشارہ کرتے سگے بڑھ گئے

رائنا نے خود سے آگے چلتے اکھڑے اکھڑے "وکیل" کو دیکھا جس کے کام باتیں

طریقے سب اس کی سمجھ سے پرے تھے

وہ اپنے کام سے تھوڑی فراغت پاتے ہی اس پرائیویٹ کمرے کی جانب بڑھی جہاں وہ لڑکی تھی جو بقول شرجیل ان کی فیکٹری کی ایمپلائی تھی وہ حیران تھی ایک معمولی ایمپلائی کے لیے کمرہ اور ملازم کا بندوبست لڑکی اگر شادی شدہ تھی تو شوہر کیونسا آنا ماں باپ لے دے کر دو ملازمہ ٹائپ عورتیں تھیں جو اس کے ساتھ تھیں ایک صبح ہوتی تھی ایک رات میں، وہ ابرہی ہی تھی کے سینئر ڈاکٹر سے ٹکرا گئی "کہاں جا رہی ہیں آپ ڈاکٹر رائنا؟"

"میم روم نمبر 14 کے پیشنٹ کے چیک۔۔"

ابھی بات ادھوری ہی تھی کہ انہوں نے کاٹ دی

" رہنے دیجئے ڈاکٹر اشعر نے منع کیا ہے صرف ڈاکٹر فریدہ دیکھیں گی "

اوکے میم "وہ کہتی واپس پلٹی اب اسے یقین تھا کہ دال میں کالا نہیں ہے پوری دال " ہی کالی ہے

مگر وہ ابھی حیدر سے نہیں کہہ سکتی تھی بنا ثبوت کے الزام تراشی کی تو کیا فرق رہ جائے اس میں اور شرجیل میں اور جو وہ پہلے کرچکا جس پر وہ حیدر سے بھی ناراضی دکھا چکی

×=×=×=×=×=×==×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ بہت پریشان تھی اس کی آپی کا نمبر بند تھا یہ وہ سیل فون تھا جو شہرینہ چھپا کر رکھتی تھی آف کر کے بس خود کبھی کبھار فلک کو کال کرتی، فلک پریشان تھی

نائیکہ نے کل اسے کالج سے ڈائریکٹ کوٹھے پر بلا یا تھا وہ اب فلک کی ٹریننگ شروع کرانا چاہتی تھی وہ 18 کی ہو گئی تھی فلک کے امتحانات تقریباً ہو چکے تھے بس پریکٹیکل دینے رہتے تھے جس کے بعد اسے ہمیشہ کے لیے وہاں جانا تھا جہاں کا سوچ کر اس کی روح کانپتی تھی، اس نے بہن کے کہنے پر سکالرشپ کے لیے مختلف ملکوں کے فارمز دیکھنے شروع کر دیے تھے لیکن ہر چیز کے لیے کئی دستاویزات کی ضرورت تھی اس نے اپلیکیشن دینا بہر حال شروع کر دی تھی

=××=×=×=×=×=×=×=×=×} =×=

وہ آج پھر ان کے آفس میں تھا اب یہ تو طے تھا کہ جب تک وہ یہاں ہے اور جس دن حیدر آفس آئیں گے وہ بھی آئے گا دوست سے مل کر وہ بھی خوش تھے مگر آج اس کی باتیں سر پر ہتھوڑے کی طرح بج رہی تھیں

انہونے کوئی پچیسویں بار فون چیک کیا نا کوئی کال نا میج ان کا خون کھول کھول گیا

"لا پرواہ عورت" وہ بڑ بڑائے

مجھ سے کچھ بولے تم "وہ بھی ٹر ٹر روک پوچھ ہی بیٹھا آخر کار"

نہیں، تم اپنے بیانات جاری رکھو "وہ مزید تپ گئے"

"سنا زرنے غور سے یہ چڑچڑا لہجہ ملاحظہ فرمایا" کیا ہوا ہے اتنے برہم کیوہو

کچھ نہیں "وہ جھنجھلائے اور پھر لیپ ٹاپ کھول لیا"

زاہد؟ ہاں بھی کہاں ہو تم وہ منشی جی سے لیے حساب کتاب زمینوں کے "اب فون پر"

زاہد کی شامت تھی

لیتا ہوں بھائی بس تھوڑا کام رہتا ہے "وہ اس اچانک آفت پر ہڑ بڑایا"

فون کب سے بزی تھا "وہ چڑے کافی دیر سے کوشش کر کے کال لگی تھی"

بھائی وہ زر گل کی کال تھی وہ۔۔ "وہ جھجھکتے ہوئے بولا زر گل امید سے تھی فلحال"

اس کی ناز برداریاں عروں پر تھیں

کام بھی کر لو اب "ایک اور پھنکار، پھر فون بند کر دیا"

بس یہی کروالو "وہ بڑبڑائے ایک تو کام زیادہ تھا پھر رائنا کی لاپرواہی وہ صحیح معنوں "

میں آگ اگل رہے تھے

شازر جواب چپ کر کے۔ موبائل پر گیم کھیل رہا تھا سب سمجھ رہا تھا کونسا غصہ کہاں پر

نکل رہا ہے

جسکے وہ اب سیکرٹری سے فائلز لانے کا کہہ رہے تھے

×=×=×=××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ ہاسپٹل سے گھر آگئی تھی کافی سرد تھا، آج دن میں ایک بار بھی حیدر کی کال نہیں

آئی تھی، وہ لاشعوری طور پر اس ہر لمحہ کی توجہ کی عادی ہو گئی تھی آج اسے بہت کچھ

غائب غائب سا لگا

وہ کہتی تھی جب آمنہ اس کے لیے سوپ لے آئی "بیچنی ہے پی لو" وہ اس کی طرف

بڑھاتے بولی وہ دونو آپس میں بے تکلفی تھیں اور اصل رشتے سے بلانے کے بجائے

آمنہ اس کے چھوٹے ہونے کی بنا پر اس کا نام لیتی تھی اور رائنا سے کبھی آپنی کبھی

بھا بھی کہتی تھی آمنہ یہاں اس کی تب سے غم خوار تھی جب سے اسے قید سے نکالا گیا

تھا

" آپ نے کیوں تکلیف کی "

" تکلیف کیسی زرگل کے لیے بنایا تھا تمہارے لیے بھی بنا دیا "

آپی یہ کیا پورے نو ماہ بس لیٹی ہی رہے گی " اس نے تشویش سے زرگل کے خوفناک "

قسم کے بیڈریسٹ کا پوچھا

" بڑا سمجھایا ہے تم نے بھی میں نے بھی مانے تب بات ہو "

ہمم " وہ سر ہلا گئی "

" آپی اگر کوئی آپ سے خفا ہو تو کیا کرتے ہیں کیسے مناتے ہیں "

اس نے پرسوج انداز میں پوچھا

اوہ تو اس لیے بیمار ہیں آپ، بڑے سرکار ناراض ہیں؟ تو بیمار کیو پڑیں بس پیاجی کے "

" لیے زراج لیتی ساری ناراضی ختم ہو جاتی

آمنہ شرارت سے گویا ہوئی رائے نے اس دیکھا کتنے صاف دل کی نرم سی تھی حسین

پھولوں جیسی کوئل اور نصیب ہائے " قسمت بھی کیسے کیسے نصیب پھوٹتی ہے، ایک

بھا بھی آمنہ ہیں بے چاری اور ایک میں جو کسی ایسے شخص کی ناراضگی کے لیے فکر کر رہی ہوں جو چند ماہ پہلے میری زندگی میں ناتھا میں کچھ بھی تو نہیں جانتی ان کے بارے پسندنا پسند تو دور مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ ان کی عمر کیا ہے تعلیم کیا ہے، کام کاج کیا ہے، میری زندگی تو بالکل کوئی ڈرامہ بن کر رہ گئی ہے "وہ سر جھٹک کر سوچ سے نکلی نہیں بھا بھی میں تو بس چھوڑیں "وہ ٹال گئی"

سنو ناراض شوہر کو منانا کوئی عزت گھٹانے جیسا نہیں ہے، پھر بھی جھجک ہو تو اچھے "سے تیار ہو کر جب وہ آئیں تو ان سے چائے پانی پوچھنا دیکھنا ٹھیک ہو جائیں گے بہت نرم ہے "دل ان کا تمہارے معاملے میں

"کیسے پتا بھلا؟"

نرمل بھا بھی کے ساتھ بیاہ کر آئی تھی بے چاری بہت کم زندگی لکھوا کر لائی تھیں "بڑے سرکار اچھے تھے ان سے یہ فطرت ہے ان کی شاید رشتوں سے اچھا ہونا مگر نرمل دیوانی تھیں ان کی پھر کی کی طرح اس پاس منڈلاتی تھیں، مگر جس طرح وہ ہر لمحے تمہاری جانب متوجہ ہوتے ہیں لاڈ کرتے ہیں وہ سب نرمل بھا بھی کے نصیب میں نہیں تھا "آمنہ یاد کرتی بولی بڑا نا صحانہ انداز تھا

تم بھول جاؤ سب رائے نے ہلکان کرو خود کو ایسے وہ جتنا ڈھیل دے رہیں ہیں نا وہ"
 غنیمت ہے یہاں نہیں ملتی ایسی ڈھیل، دل میں ہو تو دل میں رکھنے کی کوشش کرو
 ، فرض کرو سرکار کی جگہ اللہ بنا کرے میرے منہ میں خاک وہ ہاشم ہوتا اس کے حوالے
 "کردی جاتی پھر

آمنہ کے کھینچے گئے نقشے پر وہ کانپ گئی

آپ کو لگتا ہے کوشش نہیں کرتی میں کرتی ہوں کبھی دل کو مار کر کبھی خوشی سے مگر"
 ہر بار ہی ایسا ہوتا ہے کچھ نا کچھ کے دوبارہ ساری سوچیں حملہ آور ہو جاتی ہیں "وہ بے
 بسی سے بولی

سمجھتی ہوں، بس دیکھو آج میری بات مانو دل نا بھی کرے تب بھی تھوڑا آرام کرو"
 "شام سے پہلے آٹھ جانا

آمنہ رعب دکھاتی لاڈ کرتی بولی

یہ نصیب ہے رائے اس کو ڈھالا جاتا ہے اس سے لڑ نہیں سکتے "رائے کب بھینچے سمجھتی"
 سر ہلا گئی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

سعود فلک کے ہاسٹل کے باہر تھا اس نے شہرینہ کے دیے فلک کے نمبر پر کال کی جو تیسری بار کی کوشش کے بعد اٹھالی گئی "ہیلو" ڈرتی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی "میں سعود ہوں مجھے تمہاری بہن نے بھیجا ہے جلدی سے ہاسٹل کی بالکونی میں آ" و

فلک پریشان ہی ہو گئی آخر کون ہے یہ آپ نے کیسے بھیجا کس کو۔ مگر خیر جاننا تو پڑے گا وہ دل ہی دل ورد کرتی بالکونی میں آئی

سعود نے گاڑی سے نکلتے اوپر کی جانب دیکھا۔ ایک سترہ اٹھارہ سالہ لڑکی جو اسے بچی ہی لگی شہرینہ کے ہی جیسی دیکھتی تھی سعود نے اسے دیکھا اور ہاتھ کو ماتھے کی طرف کر کے سلام کیا اور واپس گاڑی میں بیٹھ گیا مقصد صرف متعارف کرانا تھا فلک کو خود سے، اب وہ اس سے فون پہ بات کر رہا تھا

"سنو فلک کو جو میں بتاؤں غور سے سنو"

وہ یہ کہہ کر اسے شہرینہ سے متعلق بتانے لگا اور آگے کالائج عمل طے کرنے لگا

×=

ڈاکٹر فریدہ اسے دیکھ رہیں تھی اس کے ہاتھ پر فریکچر ہوا تھا اب وہ پلاسٹر کھول کر
صورتحال کا جائزہ لے رہیں تھیں انہوں نے موومنٹ کرائی تو اس نے ایسی آوازیں
نکالی جیسے درد ہو وہ حیران ہوئی

"کیا سچ میں درد ہے؟"

"ججی ججی"



وہ کسی طرح بھی اپنا قیام یہاں بڑھانا چاہتی تھی

اسی لیے ایسے کر رہی تھی جانے یہ کب تک سود مندر رہتا

ڈاکٹر اسے مشکوک نگاہ سے دیکھتی چلی گئی اس نے سر تکیہ پر ڈالا اور گہری سانس بھری

وہ آمنہ کی باتوں کے زیر اثر تھی دماغ دہری کیفیت کا شکار تھا بہر حال آرام کر کے

حالت بہتر ہوئی تو اس نے بڑا سوچتے آمنہ کی بات پر عمل کرنے کا سوچ ہی لیا اب وہ

ڈارک گرین اور بلیک کوہہ مینیشن کے جوڑے میں ہلکا ہلکا سانو میک اپ لک کیے ریڈی

آخر وہ دل کڑا کر کے آگے بڑھی

ناراض ہیں آپ "کوئی جواب نا آیا"

حیدر "اب پھر پکارا وہ نظر انداز کرتے آگے بڑھے"

حیدر پلیز "اب کے آگے آگئی پریشان پریشان چہرہ سجا سنورا سراپا سب منانے کی ہی"

کوشش تھی

"حیدر ناراض نا ہو میں نہیں سمجھے تھی"

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"بھول جائیں پلیز"

انہوں نے ایک لمحہ دیکھا اور پھر ہاتھ سے پکڑ کر قریب کیا

اس سب کا فائدہ نہیں رانا جب رشتے میں یقین ہی نا ہو، محبت نہیں کر سکتیں اعتبار تو"

کر، اتنا بے غیرت سمجھتی ہو مجھے کے کوئی میری بیوی پر کچھرا چھالے گا میں چپ

رہوں گا نہیں مانگی تھی میں نے تم سے وضاحت اور وجہ صرف اعتبار تھی جو مجھے تم پر

"ہے

وہ اسے قریب کیے کہہ رہے تھے

میں سمجھی نہیں تھی حیدر آپ کا طریقہ پر اعتبار تھا کہ آپ نہیں یقین کریں گے سچ " میں "وہ وضاحت دیتی بولی

پورا دن سوچتی رہی کہ آپ کو کیسے مناؤں مجھے نہیں آتا منانا میں کیا کروں "وہ" روہانسی ہوئی حیدر کے دل نے ہتھیار پھینکے اور اسے قریب کر لیا وہ اس اچانک اقدام پر سٹپٹائی

آئینہ تم نے اس طرح مجھے رد کیا نارائنا پھر دیکھنا "نرم لہجے کی دھمکی پر وہ دور ہوتی" شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھنے لگی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"آپ ہاتھ اٹھائیں گے؟" اس کے لیے یہ تصور ہی محال تھا"

اس کاہر اسماں چہرہ حیدر کے لبوں پر مسکان لے ہی آیا

انہوں نے اسے بازوؤں تھام کر بیڈ پر بٹھایا اور ہاتھ تھام لیے

تم پر ہاتھ تو کیا آواز بلند نہیں کرتا میں کر ہی نہیں سکتا اور کبھی کروں تو بے شک چھوڑ " جانا، ایسے خیالات کہاں سے لاتی ہوں جان من " گمبھیر لہجہ سچ کہہ رہا تھا کبھی ضرورت پڑنے پر انہوں نے سختی کی بھی تھی تو بڑی نرمی سے کی تھی، رائنا نے ان کی

وارفتہ نگاہوں سے گھبرا کر نگاہ چرائی

بہت حسین لگ رہی ہو "وہ خمار آلود نگاہیں مرکوز کیے بولے اور اس کا ہاتھ تھام لیا"

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے رائنا، اعتبار کا دعوا ہے نا تو بھولنا مت

اسے یقین دہانی کراتے اسے آہستہ سے سندس کا معاملہ گوش گزار دیا وہ لب بھینچے بیٹھی

رہی وہ خود اپنی کیفیت سمجھ نہیں پارہی تھی، یہ محسوسات عجیب سے تھے اس نے اس

شخص کو دیکھا جسے وہ بالکل نہیں جانتی تھی جو اس کا شوہر تھا اسے اپنا دل اس شخص کی

طرف کھینچتا محسوس ہوا کون سندس کیسی سندس سب کہیں فضا میں تحویل ہو گیا وہ غصہ

کرنا چاہتی تھی ان کے اس کی مدد کرنے پر جس نے اسے نقصان پہنچایا تھا، اسے

خدشات تھے کیا اس کے ہر گناہگار کو معافی دی جائے گی اس کے باوجود وہ خود کو ان کی

طرف کھینچتا محسوس کر رہی تھی اس نے اس چہرہ کیفیت سے گھبرا کر اٹھنا چاہا پر حیدر نے

اس کے ہاتھ مضبوطی سے تھامے تھے وہ جانا سکی جانا چاہتی بھی نہیں تھی بس یہ بات وہ

خود بھی جانتی نہیں تھی

تمہارے ساتھ جو اس نے کیا اس کی کرنی بگھت چکی وہ دھوکے کا جواب دھوکے سے "

ہی ملا ہے اسے، ایک وعدہ تھا جو پورا کیا میں نے وہ وعدہ جو مرحوم بیوی سے کیا تھا،

امانت تھی جو لٹائی بس اور کوئی ہمدردی نہیں مجھے اس سے "وہ پہلی بار کسی کو وضاحت
دے رہے تھے، کافی مشکل امر تھا

"کل کو اس کے بھائی آئیں گے معافی مانگیں گے پھر"

وہ خدشات کو زبان دے کر بولی

تمہیں لگتا ہے ان لوگوں نے واپسی کی کوشش نہیں کی درخواستیں نہیں آئی
سفر شیں نہیں ہوئیں تمہاری سوچ سے زیادہ شور ہوا مگر نافیصلہ بدلا ہے نابدلے گا، یہ
میرے سنبھالنے کی چیزیں جان من مت ہلکان ہو ان میں، تم پر اب کوئی آنچ نہیں
آئے گی "وہ اس کے آنسو صاف کرتے بولے

آپ کو بہت پسند تھیں وہ "لہجہ حسد سے پاک تھا بس سوال تھا پھر بھی حیدر کے "
چہرے پر مسکان لے آیا

جان حیدر مت پڑو اس سب میں عشق ہو تم میرا مت۔ ہلکان کرو خود کو "وہ اس کے "
شانوں پر بازو پھیلاتے بولے

جل نہیں رہی میں بس پوچھ رہی تھی، یہ بات یہ ٹوپک ختم کرتے ہیں حیدر مگر آپ "

آئینہ اس سے نہیں ملیں گے آپ بے شک مدد کیجیے پر ہمدردی نہیں ملاقات نہیں " وہ
 اچانک عجیب صدی لہجے میں حق جتاتے بولی
 حکم دے رہی ہو " رعب سے پوچھا گیا "

آپ نہیں ملیں گے مانیں گے نابات " وہ ہنوز اسرار کر رہی تھی بڑی آس سے ہاتھ "
 پھیلائے مان سے حق جتا رہی تھی حیدر کے دماغ نے کہا چھوڑو عورت ہے سرچڑھ
 جائے گی دل اس کی وکالت پر اتر آیا عشق ہے تمہارا تم سے چاہ سے کہہ رہی ہے رد کرو
 گے اسے اور دل جیت گیا حیدر نے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ رضا مندی دے دی
 وہ مسکرائی نم آنکھوں سے کتنا بھلا منظر تھا وہ بے اختیار ہوئے اور ہاتھ بڑھا کر لٹ کان
 کے پیچھے اڑس دی

آہ کون کسے منانے آیا تھا کون کسے منا بیٹھا " وہ سرد آہ بھر کر بولے تو وہ ہنس دی "
 " ہاں تو ٹھیک ہے نا آپ کی زمداری زیادہ ہے "

وہ کیسے " عجیب منطق تھی بچپن سے سنا تھا شادی نبھانے کی زمداری عورت کی ہے "
 دیکھے مرد کو اس رشتے عورت پر فضیلت ہے، ہے نا، کیو صرف نان و نفقہ کے لیے "

نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ فزیکلی مضبوط ہے عورت سے سمجھدار ہے کیسے؟ پتا ہے آپ کا بلڈ مجھ سے زیادہ ہے، قوت مدافعت زیادہ ہے، دماغ کی ایک لیئر بھی زیادہ ہے، آپ کی کاٹھی مجھ سے زیادہ مضبوط ہے یعنی پریشتر جھیلنے کی طاقت زیادہ ہے، جبکہ مجھے اللہ نے جزباتی بنایا دماغ کا وہ حصہ جو جزباتی فیصلے کرتا ہے میرا کام کرتا ہے میرے ایموشنز زیادہ ہیں تو اس سب سے پتا چلا کہ صبر برداشت کام کرنے کی صلاحیت اللہ نے آپ کو دی ہے اسی لیے حکمران بنایا اور حکمران کے لیے بڑے سخت رولز بھی دیے اب اتنا سب کچھ ملا ہے تو زمداری بھی زیادہ ہوگی نا حکمرانی پھولوں کی بیج تھوڑی ہے یہ تو کانٹوں سے بھرا رستہ ہے اس لیے میاں بیوی کے رشتے کو نبھانے میں مرد کی زمداری زیادہ ہے، جیسے اولاد کے معاملے میں عورت کو یعنی ماں کو فضیلت ہے اس کی زمداری باپ سے زیادہ ہے ایسے شوہر کو بیوی پر ایک درجہ فضیلت ہے اسی لیے رشتے کو نبھانی کی زمداری بھی اس کی زیادہ ہے" وہ دانشوری سے دلائل سے بات کر رہی تھی

وہ دل ہی دل میں کچھ متفق بھی تھے مگر تسلیم صرف دل میں ہی کیا

تم تو بہت چلاک نکلی رانا خاتون " وہ اس کی ناک دبا کر بولے "

اس نے گھور کر دیکھا اتنی تقریر پر یہ تعریف پھر ان کو مسکراتے دیکھ خود بھی ہنس دی

دو دن سے چھایا مطلع صاف ہو گیا تھا بدگمانی کے بادل چھٹ ہی گئے تھے

×=× {

سعود نے فلک سے قریبی کتب خانے آنے کو کہا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنے
ڈاکو منٹس لے کر آئے مگر وہ گھنٹہ ہوا لاپتہ تھی اس نے کئی بار کال ملائی مگر کوئی نتیجہ
برآمد نہ ہوا، "واٹ دا ہیل از شی کریزی؟ (کیا مصیبت ہے کیا یہ پاگل ہے)" وہ سخت
جھنجھلایا پھر اس کو ٹیکسٹ میسج بھیجا "پک اپ دافون اف یو لو یور سسٹر" (فون اٹھاؤ اگر
بہن سے پیار ہے تو)

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article | Books | Poetry | Interviews
اس کے بعد دوبارہ کال ملائی جو صد شکر اٹھائی گئی۔

شکر یہ لیڈی ڈیانا آپ نے کال تو اٹھائی "وہ دانت پیس کر بولا"

"آپ کون ہیں کیو پیچھے پڑے ہیں میرے کیسے جانتے ہیں مجھے میری بہن کو"

سن ستر کی ہیر وٹن صاحبہ میں ڈاکٹر سعود آپ کے لپرانے لاپرواہ اور نئے نئے پرواہ"

کرنے والے ماموں کا 25 سال پرانا بیٹا ہوں انہوں نے مجھے آپ کے اور آپ کی بہن کے

ریسکیو کے لیے بھیجا جہاں جو ب کرتا ہوں وہاں اللہ کے کرم سے آپ کی بہن سے

ملاقات ہوئی وہ وہاں ٹوٹی پڑی ہیں اور فکر آپ کی زیادہ ہے ان کا کہنا ہے پہلے آپ کو فرار کرایا جائے اب اگر اطمینان ہو گیا ہو تو آجاؤ ڈاکو منٹس سمیت تاکہ تمہیں روپوش کرانے کی کوشش کر سکوں " وہ حد سے زیادہ چڑا ہوا تھا " ایک تو یہ کسی کام کو ادھورانا چھوڑنے کا مرض مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گا " وہ دل میں کلسا

میں کیسے مان لوں؟ " وہ ہنوز مشکوک تھی "

" اب کیسے یقین دلاؤں؟ "

" آپ کی کہاں ہے " NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" بتایا تو ہے ہسپتال میں ہے نہیں کر سکتی کال ٹوٹی پڑی ہے "

کتابے حس ہے " اس کے ایسے بولنے پر وہ سوچ کر رہ گئی "

" تمہاری بہن تمہیں اسکولر شپ پر باہر بھیجنا چاہتی ہے " ان " لوگوں سے دور رہیں نا "

ہاں آپ کو سچ میں آپ نے ہی بھیجا ہے " اسے اب کے تھوڑا یقین آ ہی گیا کیونکہ یہ "

بات اس کے اور شہرینہ کے ہی درمیان تھی

ہاں ہاں ہاں " وہ سڑچکا تھا "

میں ابھی آئی "وہ جھٹ بولی، اور عبایا پہنتی باہر نکلی"

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

کیا بنا اس گالی کا، اب تک بیمار ہے "وہ بد مزہ ہوا شہرینہ کو دیکھنے نہیں جاسکتا بی اماں " نے اسے شہرینہ کو وہاں سے نکالنے پر منع کیا تھا اور جانے سے بھی رانٹا کے ساتھ ساتھ حیدر بھی مشکوک تھے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا

اس نے چڑ کر فون رکھا شہرینہ کو دل ہی دل گالیاں سنائی

تبھی سامنے سے آتی آمنہ دکھی گورارنگ، سوہنے نین نقش، سڈول سراپا سے اچھے سے سرتاپیر دیکھنے کے بعد وہ کڑیلے جیسا منہ بنا گیا "بڈھی

آمنہ کو اس شخص کے کسی خطاب سے اب فرق نا پڑتا وہ اسے حشرات العرض سے بدتر لگتا تھا جس میں کسی چیز کی کوئی تمیز نہیں تھی حشرات العرض اس شخص سے زیادہ مہذب ہو گے کچھ تو اصولوں ضوابط ہوں گے ان کے وہ اکثر سوچتی

وہ اسے حقارت سے تکتا نکل گیا آج اس کا ارادہ ہیرا بانی کی طرف جانے کا تھا

آمنہ سر جھٹکے فون کی طرف بڑھ گئی اس کے گیارہ سالہ بیٹے کا ہاسٹل سے فون آنا تھا دونو

بچے گھر آرہے تھے تیسرا تو اس کے پاس ہی ہوتا تھا وہ چار سال کا تھا اس کی سوکن کا بیٹا
مگر آمنہ کے لیے تینوں ایک برابر تھے

وعلیکم اسلام ماں کی جان کیسے ہو تم دونوں ماں بیٹا ہے دیکھنے کو "وہ آواز سنتے ہی"
تڑپی

ہم ٹھیک ہیں اماں بس کل ڈرائیور کو جلدی بھیجے گا، بہت بے چین ہیں آپ سے ملنے"
کو "اب وہ باری باری متانت بھری آواز میں سب کی خیریت پوچھ رہا تھا

"بیٹا اپنے بابا کا نہیں پوچھو گے"

ہاں کیسے ہیں وہ "لا تعلق سے پوچھا گیا وہ پوری کوشش کرتی کے بچے نا جان پائیں مگر"
اس کی پہلی اولاد بہت سے رازوں کی ہمراز تھی بہت وہ یہ بات ماں پر ظاہر نا کرتا تھا پر
قسمت کی ستم ظریفی سے بہت کچھ جان چکا تھا

وہ باپ سے دور رہتا تھا گو کے شرجیل نے خود بھی بچوں پر کبھی ایک جھپسی دوپہی سے
زیادہ مہربانی نہیں کی تھی

حالانکہ اسی اولاد کے لیے اس نے اپنی سولہ سالہ بیوی کو موت کے گھاٹ چڑھا دیا اس

==X==

آج بچے آرہے تھے رائنا نے دیکھا بھابھی آمنہ نہال تھی پروہ باپ سرے سے غایب تھا
گو کے اسے آمنہ بتا چکی تھی مگر اسے متعلق پرواہ نا تھی وہ عیاشی کی تلاش میں نکل کھڑا
ہوا تھا

دونوں بچے اچکے تھے ایک گیارہ سال کا تھا دوسرا آٹھ سال کا دونوں بہت اچھے سلجھے
ہوئے تھے رائنا سے جلد ہی گھل مل گئے انہیں یہ تائی سرکار بڑی پسند آئی تھیں رائنا
نے ان کے لیے خود سے اسپیکٹیس اور پاستا بنایا تھا وہ سب ہنستے کھیلتے ماحول میں بیٹھے
تھے کے حیدر چلے آئے شیراز (بڑا بیٹا) اور فراز (چھوٹا) بھاگ کر ان کی طرف گئے اور
گلے لگے انہوں نے ایک باپ کی طرح ان سے ان کے معمول دریافت کیے، شیراز
جب سے آیا تھا باپ کو نگاہیں تلاش رہیں تھی گو منہ سے نا کہتا تھا مگر۔۔۔ باپ کو یاد
کرتا تھا اس کا جی چاہتا تھا اس کے ابو بھی اس کے ساتھ وقت گزاریں اس کی ماں کی
عزت کریں وہ نارمل خاندان جیسے ہوں، مگر قسمت، اب حیدر کی بھرپور توجہ سے وہ
کھل اٹھا بھی بھی وہ تیسرے کو گود میں چڑھائے باقی دونوں کو گھیرے میں لیے حال
احوال پوچھا رہے تھے

رائے نے اس خوبصورت منظر کو دل کے ساتھ ساتھ تصویر کی صورت میں بھی محفوظ کر لیا، وہ عقیدت سے حیدر کو دیکھ رہی تھی، اسے اپنی ماں کی بات یاد آئی جو وہ اکثر کہتی تھی کہ شادی اس سے کرنی چاہیے جو "فیملی مین" ہو جو رشتے نبھانے اور ان کی قدر کرنا جانتا ہو اس کے والد بھی ایسے تھے آج اسے حیدر کو دیکھ بھی یہی خیال آیا اس نے اپنے "فیملی مین" کی سلامتی کی دعا کی

نیا نیا یونی میں ایڈمیشن ہوا تھا ڈی فار میسی کے پہلے سال میں وہ ہوا میں اڑ رہی تھی، حجاب باندھیں چال میں اعتماد لاتی وہ یہ نئی دنیا دریافت کرنے نکلی تھی وہ پڑھائی میں بہت تیز نہیں تھی مگر لگن تھی اس کے چچا نے خرچا اٹھانا کا عندیہ کیا اس کی اسی لگن کو دیکھ کر مگر وہ بھی میرٹ پر ہی پڑھا سکتے تھے اور میرٹ پر نا اس کا ایم بی بی ایس میں ہونا بی بی ایس میں وہ اداس تو ہوئی پر چچا اور چچی نے ہمت بندھائی کے یہ نہیں تو فار میسی میں لے لو کراچی یونیورسٹی کا ٹیسٹ دیا اور چن لی گئی اب پریشان تھے خاندان میں صرف چچا ہی روشن خیال تعلیم پسند تھے انہوں نے جب لڑکی میں لگن دیکھی تو پڑھائی کا خرچا اٹھانے کا فیصلہ کیا اور گھر میں جگہ بھی۔ اس نے بھی یہ سنہری موقع ناگوانا چاہا اور ابا کو مناہی لیا اولاد کا راشن مستقبل کسے کھلتا ہے بھلا ابا نے بھی کمر کس لی مگر خاندان اللہ کی پناہ ایسی

کاؤں کاؤں مچی کے حد نہیں مگر یہ دنیا تو بڑے بڑے مثالی رہنماؤں کو نا بخشتی تو یہ
 کونسے کھیت کی مولی تھے، اگے بڑھنے کا جذبہ سب سیکھا دیتا ہے خصوصاً جب نیت نیک
 ہو اللہ ایسے نادر موقع سب کو نہیں دیتا تو بس سکینہ عمر آگئی یونیورسٹی

==x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x==x=x=x=x=x=x==

اس کے دن بہت اچھے گزرے رہے تھے یونی کا۔ احوال بھی اچھا تھا چند ایک گندے
 مینڈک تو ہر جگہ ہی ہوتے ہیں کیا شہر کیا گاؤں وہ بہت حیران تھی یہ دنیا اس دنیا سے
 مختلف تھی جو اکثر ڈراموں کہانیوں میں دیکھاتے تھے نا تو وہ کلاس کی واحد حسین لڑکی
 تھی گو کے وہ تھی حسین نا ہی اب تک کوئی لڑکا اس کے راستے میں آیا نا ہی کسی نے حد
 سے بڑھی ریگنگ کی نا ہی کسی نے اس کے حجاب کا مزاق بنایا اور نا ہی وہ واحد حجابی تھی
 وہاں۔ سب زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھ رہے تھے ایک آدھ گروپ بھی لوگوں نے
 قائم کیے تھے۔۔ وہ فلحال سب کچھ بغور دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی بہر حال وقت
 اچھا گزر رہا تھا۔ اج جب وہ یونی کے بعد باہر نکلی تو کسی لڑکے سے ٹکرا گئی ان دونوں نے
 ہی نجالت سے معزرت طلب کی اور اس نے سکینہ کی کتابیں اٹھا کے دیں اور دونوں
 اپنے اپنے راستے ہو لیے، مگر دو آنکھوں نے یہ منظر اپنے طریقے سے لیا وہ ابھی آگے

پہنچی ہی تھی کے کسی نے خود کو تھڑدکلاس فلم کا ہیرو سمجھتے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا وہ
ہڑ بڑانچ چلاتی اس سے پہلے ہاتھ منہ پر رکھ کر آواز کا گلا گھونٹا اور جیب میں پھینکنے کے
انداز سے ڈالا

یہ کیا بد تمیزی ہے دانیال بھائی میں کوئی زر خرید ہوں آپ کی ایسے کون سلوک کرتا"
ہے بھلا، اور آپ یہاں آئے کیو؟" وہ چیخی

آواز ہلکی کر وہ چیخا عورت ہو عورت ہو کر چیخی کیسے؟" وہ دھاڑا"

گلے سے چیخی آپ مجھے ایسے ماریں گے پھینکے گے تو چیخوں بھی نا" وہ آنسو پیتی بولی"

ہاں کروں گا ایسا اور خبردار جو تم کچھ بولی تو کیا سوچ کر انکار کیا رشتے سے لنگڑا ہوں لولا"

ہوں، عیاش ہوں کھاتا کھاتا نہیں ہوں بولوں وہ اب اس کا منہ دبوچے بول رہا تھا

"مجھے پڑھائی کرنی ہے اور آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی میں آپ کیو نہیں سمجھتے"

وہ بمشکل دکھتے منہ سے بولی

دانیال نے اپنی سحر انگیز آنکھیں اس پر گاڑیں "ادھر دیکھو پہلی بار جب تمہیں خالہ نے

گود میں دیا تھا ناتب سے سب تمہیں میری گڑیا کہتے ہیں تمہاری آنکھیں، وجود، سب

میرا ہے "وہ اسے چھو تا بولا اور یہ لمس اس کے وجود میں انگارے بھر گیا وہ کلمستی پیچھے
 ہوتی گئی اور دانیال وہ ہنسا "ہائے تمھاری ادا جانم" اس کی دلکش ہنسی سکینہ کو رلا گئی
 میں گڑیا نہیں ہوں انسان ہوں مجھے بھی حق ہے پسند کا آپ کی پسند کا احترام اپنی جگہ "
 مجھے بھی اپنی زندگی پر حق ہے اس میں جبر جائز نہیں " وہ ڈر بھگاتے سسکیاں ضبط
 کرتے بولی اور جو بولی برحق بولی "چٹاخ! میرے علاوہ کسی کو ناسو چننا یہ جو گل چھڑے
 اڑتی آرہی ہونا دیکھ چکا ہوں میں، میری ہو تم میری محبت، نا کرو مجھ سے محبت بنو گی
 میری ہی بیوی اور بچو کی ماں " وہ زبردستی ہاتھ تھامتا چھو تا اسے ہر اسماں کر رہا تھا اس
 کے نزدیک یہ محبت تھی مگر درحقیقت یہ محض جنسی طور پر ہر اسماں کرنا تھا
 وہ اس کے ہاتھ پرے کرتی رخ موڑ کے بیٹھی
 " یہ محبت نہیں زیادتی ہے یہ محبت ہے جس میں محب کی مرضی کی کوئی اہمیت نہیں "
 عورت ایک بار جس کی پوری طرح سے ہو جائے پھر شریف ہو تو کہیں نہیں جاتی تم "
 بھی ایک ہی رات کی مار ہو میری جان " وہ معنی خیزی سے بولتا اسے مزید ہر اسماں کر گیا
 وہ دل ہی دل ورد کرنے لگی

وہ اسے ایسے دیکھتے خود کو طرم خان سمجھے ہنسنے لگا

" جان بس چند دن اور ہاں اماں کو بھیجوں گا اب کے ہاں ہو "

وہ چچا کے گھر کے قریب اتارتا اسے پھر اسی غلیظ احساس سے دوچار کرتا امر کی ہوس کو

محبت کے لبادے سے ڈھانپتا بولا وہ متحوش ہو کر بگٹٹ بھاگی اور گھر کی طرف بڑھ گئی

اسے اپنے ہی وجود سے بے تحاشہ گھن آرہی تھی

×=×=×=×=×=×=×}×=}×=×=×=×=×

وہ کئی گھنٹے سے ہاتھ روم میں بند تھی فرحین چچی کتنی بار دروازہ بجا چکی تھیں وہ خود سے

مل مل کر نا دیدہ غلاظت صاف کر رہی تھی، اس کی وجہ سے وہ زہنی مرض میں مبتلا ہو گئی

تھی بار بار ہاتھ دھونا اس کا معمول ہو گیا تھا ہر مرد یہاں تک کے باپ اور چچا سے بھی

خوف آتا یونی میں الگ ہر اسماں ہرنی جیسی رہتی

وہ اپنے جائز حق کو استعمال کرنے پر ہر اسماں کی جارہی تھی وہ سوچتی باپ کو بتائے تو ڈر

لگتا کے پھر تو وہ دو بول پڑھا کر اسی شخص کے ساتھ باندھ دیں گے ہو گا وہ اچھا پراسے

نہیں لگتا تھا پھر اس کا رویہ جیسے سکینہ انسان نہیں کوئی کھلونا ہو یہ صورت حال اسے خوف

سے مارے ڈال رہی تھی

==x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x==

وہ چاروں کوئی گھنٹے سے سعود صاحب کو ہینڈ زاون ایگز مینیشن سکھانے میں مصروف تھے پر نتیجہ ڈھاک کے وہی تین پات اب بھی ڈمی پر وہ غلط ہی ایگز مین کر رہا تھا،

نا بھائی معافی اسے نہیں آنے کا میری توبہ میں بھول جاؤں گا "سب سے پہلے اشعر تو" کٹ ہی لیا

ہم کل کل کوشش کریں گے "روحی بھی بھاگی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو کچھ نہیں ہوتا لیٹس ٹرائی اگین "رائنہ نے پھر کمر کس لی دانیال نے بھی سکھانے" کی بھرپور کوشش کی مگر سعود جتنا اچھا تھیوری میں تھا اس سے دگنا برا ہینڈ زاون میں اتنے دنوں کی ہاؤس جاب میں مجال ہے جو ایک بھی فولی پاس کیا ہو، یا سویکنگ ڈیٹیکٹ کی ہو

سعود چھوڑو بس "دانیال تھک کر بولی"

ہاں کل کریں گے "رائنہ نے ٹالا"

آج کا کام کل پر نہیں چھوڑتے دیکھو اب صحیح ہاتھ میرا ایسے ہی پیلپیٹ " liver" کریں گے نا (palpate)

وہ پھر متوجہ ہوئیں

ہوایہ تھا یہ جاننے کے بعد کے سعود صاحب نے یو ایس کامیڈیکل کالجزیمز بردست اسکور سے پاس کیا ہوا ہے بس آخری پڑاؤ رہتا ہے جسے وہ ہاؤس جاب کے بعد پار کریں گے ان لوگوں اپنے پاکستان کے لیے دیے جانے والے ایگزیم کے لیے سعود سے ٹیوشن لی مگر سعود نے بھی فیس کے طور پر ان کی خدمات طلب کی جس پر فوراً سے ہامی بھری گئی مگر اب ناکوں چنے چبانے پڑ رہے تھے

کہ ایک تو وہ انارٹی تھا اس پر ہارمانتا نہیں تھا اب بھی لگا ہوا تھا اور انہیں بھی خوار کیا ہوا تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

آپ کی رپورٹس نارمل ہیں آپ کے ایکس رے بھی ٹھیک آئے ہیں بس کچھ دن اور " پھر آپ کو چھٹی دے دی جائے گی " ڈاکٹر فریدہ پرو فیشنل انداز سے کہہ رہیں تھی

کیا! مطلب مطلب اتنے جلدی "وہ پریشان ہوئی پھر سے اس جہنم میں اس کے"

رونگٹے کھڑے ہو گئے ابھی تو فلک کا کام ہونے میں بڑا عرصہ لگنا تھا وہ سر پکڑ گئی

آپ ٹھیک ہیں؟ "ڈاکٹر فریدہ کو تشویش ہوئی"

جی "وہ بمشکل بولی"

اوکے ٹیک ریست "وہ مشکوک سی باہر چلیں گئی"

کتنی عجیب لڑکی ہے "وہ بٹائیں"

وہ گھر آئی تو فریش ہوئے کتابیں لیے مخصوص کمرے میں چلی گئی جو اسی مقصد کے لیے

تھا چھوٹا سالائیریری نمایہ حیدر کے بچپن سے تھا وہ اب بھی اکثر وہاں کام کرتے تھے

کبھی زاہد بھی استعمال کرتا تھا آج کل رانا کا اور آمنہ کے بچو کا ڈیرہ تھا رانا کی بھی مدد

کردیتی تھی ہوم ورک میں اکثر ابھی گئی تو دیکھا کہ وہ دونوں بیٹھے ہیں اور شیراز کو

ڈانٹ رہا تھا

کیو بڑے میاں کیوتا و کھار ہیں ہیں "وہ شیراز کے بال بگاڑتی بولی"

تائی سرکار دیکھے بار بار غلط کر دیا ہے یہ مار کھا کے ہی پڑھے گا " وہ معصومیت بھری "
سنجیدگی سے بولا

پر مار کھا کر پڑھائی تو نہیں ہوتی " وہ ٹو کے بنا نارہ سکی "

مگر ٹیچرز تو ایسے ہی۔۔ " وہ سوچ میں پڑ گیا "

" شیراز سب سے بڑے ٹیچر کے اپنے سکھنے کا واقعہ سناؤ سنوگے "

" سب سے بڑے؟، سنائیے "

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Arsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
سب سے بڑے ٹیچر ہمارے پیارے نبی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہو جب ان "
پرو حی نازل ہوئی تو وہ نہیں جانتے تھے پڑھنا جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس اللہ کا پیغام

لائے وہ پہلی وحی تھی انہوں نے فرمایا " اقرا " مطلب پڑھیے پیارے نبی نے کہا مجھے

نہیں آتا میں نہیں جانتا، جبرئیل پھر بولے پڑھیے، آپ نے پھر وہی فرمایا تب جبرئیل

علیہ السلام نے ان کو اپنے ساتھ لگایا اور پھر فرمایا " اقرا " پھر پتا ہے کیا ہوا اللہ کے فضل

سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے دہرایا، اس واقعے سے

" ہمیں سیکھ ملتی ہے کہ علم پیار سے احترام سے سکھایا جاتا ہے سختی یا جبر سے نہیں

وہ اب خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی، جو سب سمجھ رہا تھا
 پرتائی سرکار یہ ٹیچرز کو نہیں پتا کیا؟؟ "معصومانہ سوال چکر میں ڈال گیا"
 دیکھو شیراز شاید پتا ہو شاید بھول گئے ہو اب ہم انہیں تو نہیں سکھا سکتے خود سیکھ سکتے"
 "ہیں ناسب کو نہیں بدل سکتے خود کو بدل سکتے ہیں جو کر سکتے ہیں وہ تو کرنا چاہیے نا"

وہ سمجھاتے بولی تو وہ متانت سے سر ہلانے لگا

" میں سمجھ گیا تائی سرکار، آپ بہت اچھی ہیں "

تم دونوں بھی چلو اب چھٹی کرو شام میں دیکھوں گی ہوم ورک تھوڑا کھیلوں "

"کو دوں، ابھی میں بھی تھوڑا پڑھ لوں"

اوکے تائی سرکار "وہ دونوں چلے تو اس نے بھی لیپٹاپ اور کتاب کھولیں"

وہ حسب معمول کام میں مصروف تھے، جب سنا زر چلا آیا

تم حقیقتاً اتنے ہی فارغ ہو؟ "وہ طنزیہ بولے"

وڈیرے صاحب یہ میں آپ کو اپنی بہن کی شادی کا کارڈ دینے آیا تھا سائیں لیجیے نا"

شرف بخشش گا ہم کو "وہ نوٹسکی کرتا بولا"

ماشاء اللہ، مبارک کو ضرور آئینگے میں اور رائنا، پھر تم واپس جاؤ گے باہر؟"

"ہاں بھی چھٹیاں الموسٹ ختم ہیں"

تمہیں کہا تھا کہ ایک بار ہماری طرف بھی آنا فیمیلی کے ساتھ مگر لے دے کر"

"میرے دفتر آجاتے ہو"

یار بڑا کام ہوتا ہے شادی کے گھر میں تھوڑی دیر یہاں آنا لگ بات ہے ویسے تم تھکتے"

کبھی گاؤں کبھی یہاں نئی نئی شادی ہوئی ہے بھابھی کو تو وقت دوایم شیور تم لوگ ابھی

"کہیں گھومنے پھرنے بھی نہیں گئے ہو گے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کام تو پچھلے کئی سالوں سے ساتھ ہے اب ہاں گاؤں کی سرپرستی کی زمداری کا اضافی"

ہوا ہے، باہر تو نہیں گئے ہم لوگ پر ویسے اکثر لاتا ہوں اسے کراچی اپنے ساتھ" وہ

سرکاری سا بولے "بڑے غریب امیر آدمی ہوت گھر کی باندی اور بے چاری بیوی کو

محض کراچی پر ٹر خار ہے ہو، یار یہ خواتین بڑی خوابوں خیالوں کی فیمیلیسی میں ہوتیں

ہیں رومانوی کہانیوں کے خمیر میں ایسے خشک روپے سے ٹوٹ جاتی ہیں" وہ ناصحانہ

انداز میں بولا کہ حیدر کی خشک فطرت جانتا تھا مگر یہ نہیں" جانتا تھا کہ اب معاملہ

پلٹ چکا ہے اب حیدر خود کسی کی رومانس پروف فطرت کا شکار ہیں انہیں شازر کی باتوں

پر رک کر ہنسی آئی جسکے وہ بچا رہا کابکا تھا

عجیب ہی آدمی ہو "وہ بڑ بڑایا جسکے وہ ہنوز ہنس رہے تھے"

تبھی سیل فون کی گھنٹی بجی انہوں نے دیکھا تو راتنا کی کال تھی انہوں نے فوراً سے پیشتر

کال بیک کی

"اسلام علیکم! حیدر؟"

جان حیدر بولو ہمہ تن گوش ہوں "وہ سلام کا جواب دیتے بولے لہجہ محبت سے"

بھر پور تھا وہ اس وقت سنا زری کی موجودگی فراموش کر بیٹھے تھے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ۔۔ آپ آئیں گے نا گھر آج رات کو؟ "وہ جھجھکتے پوچھ رہی تھی"

میری جان کہے گی تو ابھی آ جاؤں گا "وہ پھر رومینٹک ہوئے اس کی آواز وجود میں"

تو انائی بھر دیتی تھی کوئی کام بھاری نا لگتا پھر

میں بس۔۔ بس پوچھ رہی تھی "وہ نخل سی ہوئی"

"رات کو آؤں گا انشاء اللہ، اور کچھ؟"

نہیں بس یہی معلوم کرنا تھا بی اماں پوچھ رہی تھی، انہیں کوئی کام ہے شاید "جواب"

ارمانوں پر اوس گرا گیا

ٹھیک ہے رکھتا ہوں " وہ سنجیدہ تھے اب "

" فی امان اللہ، سنیں "

" ہم بولو "

" رات سے پہلے نکلے گا پلیر اندھیرا ہو جانے سے پہلے "

" کیا یہ بھی بی اماں نے کہا ہے کہنے کو؟ "

نہیں میں تو بس۔۔۔ فکر ہو رہی تھی تو کہہ دیا " وہ سرد لہجے پر نجل سی ہوئی جبکہ ان کے "

چہرے پر رونق بحال ہوئی

" ٹھیک ہے جان من، چلو خیال رکھنا اللہ حافظ "

وہ متبسم لہجے میں بولے اور فون کاٹ دیا

واہ " شازر کی آواز انہیں بدمزہ کر گئی اس نے ون سائیڈ ڈگفتگو بڑی انجوائے کی تھی "

فارغ آدمی " وہ بڑ بڑائے "

ویسے وڈیرے تم نے بھا بھی کو پریکٹس کرنے کی ہامی تو دے دی مگر یہ بتاؤ کے آگے " مسائل نہیں ہوں گے "

مطلب " وہ ماتھے پر شکنے ڈالے پوچھنے لگے "

بھئی ایک سال کی ہاؤس جا ب الگ چیز ہے آگے ریزیڈنسی وغیرہ میں 4-5 سال " لگیں گے دو گھنٹے کا سفر کیسے بیچ کریں گی "

یار جب اسے اجازت دی تھی نامیں نے تو یہ سوچ کر دی تھی کے تھک کر خود چھوڑ " دے گی یا تھوڑا شوق پورا کر لے تو میں ہی منع کر دوں گا مگر جتنی لگن اس کی ہے پیشے سے متعلق اور جیسے وہ سنجیدہ ہے اس کام سے میرا ارادہ مکمل طور پر ساتھ دینے کا ہے " مل جل کر حل نکال ہی لیں گے کوئی ناکوئی

کرنا بھی یہی چاہیے یار مجھے جب میرے ابا نے ایم بی اے کے بعد دکان سنبھالنے " بولا تھا تو بڑی آگ لگی تھی مجھے یہ لوگ خواتین بھی انسان ہوتی ہے ان کے بھی کچھ ایمبیشنز ہوتے ہیں یا تو بندہ نہیں پسند کرتا جا ب کرانا تو جا ب والی ناڈھونڈے کئی ہے ایسی جو واجبہ تعلیم رکھتی ہیں ان سے شادی کرے، اب میں تو ابا کی مخالفت کر نکل گیا لوگوں نے حمایت ہی کی مگر یہی حرکت کسی عورت کی ہوتی تو وہ شور مچتا کے حد نہیں

طلاق ہاتھ میں دیتے یا تنازع کرتے کے وہ منہ سے مانگ لے اور نامِ تعلیم اور عورت پر دھرتے خود کو نادیکھتے "وہ کافی صاف گوئی سے بولا

ویسے تمہارے معاملے کا حل ہے ایک، تم ویسے بھی ایک پاؤں شہر ایک پاؤں گاؤں " میں پہنچائے بیٹھے ہوا کثر یہیں رکتے بھی ہو بھابھی گاؤں ہوتیں ہیں تو ایسا کرو تم یہاں " شفٹ کرادوان کو

یہ کیسے ممکن ہے بیوی ہے وہ میری جہاں میں رہو گا وہیں رہے گی " وہ قنطیت سے "

بولے
NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
بھائی وہاں بھی جب آپ یہاں موجود ہوتے ہیں تمہارا انتظار کرتیں ہیں، توجہ "

"یہاں ہوں گی تو بس اس کا الٹ ہوگا، ایک ہی بات ہے

دیکھتیں ہیں، ختم کرو یہ موضوع " وہ ایک بار پھر قنطیت سے کہتے چپ کرا گئے "

==x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x==

وہ آج پھر نائٹ ڈیوٹی پر تھا اور اب آدھی رات کا انتظار کر رہا تھا تاکہ چہل پہل کم ہو اور وہ شہرینہ کے پاس جائے، آخر موقع مل ہی گیا ملازمہ کو چکما دے کر وہ اندر پہنچ گیا

شہرینہ بھی جاگ رہی تھی،

"کہاں غایب تھے فلک کا کیا بنا"

گیا تھا وہاں ایسے ہی ویزا نہیں ملتے، اور پھر میرے دماغ میں دوسرا راستہ آیا ہے "

"دونوں پر عمل کریں گے تاکہ ایک میں تو کامیابی ہو

مطلب "وہ چونکی"

"مجھے بتاؤ یہ ستر جیل کے بارے میں کیا کیا جانتی ہو تم"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا مقصد اس کا"

"اس کا خاندان کچھ تو پتا ہوگا"

تھوڑا بہت وہ کسی گاؤں کے جو شاید یہاں سے دو گھنٹے دور ہے کیونکہ جب وہ یہاں "

لا یا تب اس نے کہا تھا کہ اب وہ مجھ سے صرف دو گھنٹے دور کے فاصلے پر ہے نام نہیں پتا

گاؤں کا مجھے، وک وہاں کوئی سردار ہے یا کسی سردار کا بیٹا ہے بہت پہنچ ہے

اکثر ایک عورت کی کال آتی ہے جسے "اماں" یا شاید "بی اماں" کہتا ہے اور ہاں ایک ہے

اس کے خاندان میں کوئی بھائی ہے یا باپ نہیں معلوم بڑے سرکار کہتا ہے وہ آدمی جب

کال کرتا ہے یہ بلکل بدل جاتا ہے " وہ سوچتی زہن پر زور ڈالے بولی
یہ آدمی تمہارے سامنے یہ باتیں کر لیتا ہے؟ تمہیں فون بھی دیا ہے؟ آ جا بھی سکتی "
"ہو؟ اسٹریج شک نہیں کرتا

نہیں کیوں کہ اسے پتا ہے بے یار و مددگار ہوں کبھی بھاگی نہیں وہاں سے کہیں رابطہ "
نہیں کیا شروع میں کرتا تھا پھر مکمل تحقیق کر کے یقین آ گیا اسے کہ یہ کھلونا کہیں
نہیں جاسکتا " وہ زہر خند ہوئی تو سعود کو بھی اپنے ایسے سوال پر شرمندگی ہوئی
"بائی دی وے یہ معلومات کافی کم ہے ایسے تو اس کو چیک میٹ نہیں کر سکتے "
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کیونکہ کرنا ہے چیک میٹ بس فلک کو نکالو میں بھی کچھ بندوبست کر لوں گی " وہ زچ "
ہوئی

کیا کر لوگی؟ اور یہ آج تم کل کوئی اور کوئی اینڈ بھی ہونا چاہیے اس کا یا نہیں، عجیب ہی "
لوگ ہو، فلک کو ویزا ملے گا یہ کنفرم ہے کیا اتنا آسان ہے دور استے ہونے چاہیے کم سے
کم سیف وے کون بندھ کرتا ہے بھلا اپنا " وہ بولتا گیا پھر رکا " میں نے ایک دوست کو
شر جیل کی معلومات نکالنے بولا ہے وہ رپورٹنگ میں بھی رہ چکا ہے کچھ پتا چلے گا تو آگے

کا پلان کریں گے تب تک تم لنکڑا کے چلو جب فنریو تھراپی کرائی جائے تاکہ یہاں قیام کر سکو میں تمہیں ایک فون اور سم لادوں گا اس سے رابطہ رکھیں گے کیونکہ کیا پتا تمہارا " فون ٹریس کیا جا رہا ہو

وہ سمجھانے لگا

ٹھیک ہے پر مہربانی ہوگی تمہاری مجھے غلط مت سمجھو میں احسان مند ہوں تمہاری مگر " جلدی جو کرو جلدی فلک اٹھارہ کی ہو گئی ہے یہ وقت بھی بائی نے میری منت سماجت اور پیسہ بھرنے پر دیا تھا اب وہ اسے لانچ کرنا چاہے گی " وہ روتے بولی
سعود گہری سانس بھر کر رہ گیا وہ تسلی بھی نادے سکا بھاری دل لیے وہاں سے نکلا

×=×=×=×=×=×=÷=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

اسے آج بھی ہلکا سا ٹیمپر چر تھا تھکن الگ وہ ہو اسپتال سے گھر آ کر سوئی نہیں تھی اب بھی بستر پر کروٹ بدل رہی تھی سرد رہ رہا تھا، اس کی بے چینی پر حیدر بھی متوجہ ہوا، لپیٹا پ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس سے مخاطب ہوئے

جانم کیا ہوا؟ ٹھیک ہو تم؟ " وہ پیار سے اس کے بال سہلاتے بولے وہ اٹھ بیٹھی " ہم " "

"بس سر میں درد ہے"

"چچ دوائی لی پھر؟" وہ تشویش سے بولے "

لی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے اثر کرنے میں وقت تو لے گی "وہ کہتی اٹھ بیٹھی "

لیٹو واپس میں سکھاں کو بلاتا ہوں تمہارا سرد بادے گی "وہ اٹھنے لگے "

" حیدر ٹائم تو دیکھیے "

" کچھ نہیں ہوتا ٹائم کو "

" ایسی ہی فکر ہے تو آپ دبا توجے سر تھوڑی دیر "

" میں ! میں سرد باؤں؟ " وہ انتہائی حیرت جس میں ناگواری ہلکورے لے رہی تھی اس "

سے سوال کر رہے تھے

میں بھی دباتی ہوں آپ کا سر " اس نے جیسے یاد دلایا "

وہ الگ بات ہے " وہ الجھے اب کیا بتاتے ان کے والد سردار تھے اور وہ ان کے پہلے "

بیٹے یعنی مستقبل کے سردار بچپن سے ہی سب کو اس رتبے کا احترام کرتے پایا یہ

خدمت تو کبھی ان کے ماں باپ نے نالی ان سے اور اب یہ لڑکی جو انتہائی عام سے انداز

ہیں فرمائش کر رہی تھی

الگ بات ہے؟" وہ حیرانی سے بولی "ٹھیک ہے سمجھ گئی کوئی بات نہیں خود ہی ٹھیک"
ہو جاو گی" وہ سمجھ کر گیری سانس لیتی کروٹ بدل گئی اختلاف کے باوجود اس کا ارادہ
نہیں تھا کچھ کہنے کا

حیدر نے اسے دیکھا جو ہنوز بے چین تھی "کوئی بات نہیں ایک ہی دن کی تو بات ہے"
انہوں نے سوچا پھر ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے اس کی پیشانی پر رکھا
رہنے دیں حیدر "وہ نرمی سے بولی"
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
چپ کر کے آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ" وہ ٹوک کر بولے"

رائے نے سکون سے آنکھیں بند کر لیں تھوڑی دیر میں ہی وہ گہری نیند میں تھی انہوں نے
دیکھا تو چہرے پر مسکراہٹ در آئی ہاتھ کھینچتے سونے لیٹ گئے زہن میں سنا کر کی باتیں
گونج رہی تھیں انہوں نے ایک ہاتھ سوتی رائے کے سر کے نیچے رکھا اور تھوڑا قریب کیا
فیصلہ مشکل تھا پر کرنا تو تھا وہ فلاح کے لیے سب سوچیں جھٹکے آنکھیں موندھ گئے،

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

"سکینہ تم نے یونیورسٹی سے کل گاؤں جانا نہیں نا؟"

چاچی پوچھ رہی تھیں

ہاں چاچی سامان بھی باندھ لیا ہے "وہ اداسی سے بولی"

ارے اداس کیوں ہے چند دن کی بات ہے ماں راہ تکتی ہوگی تیری "چاچی نے سمجھایا تو"

وہ مسکرا کر رہ گئی

اس کا دل بھی چاہتا تھا کہ گھر جائے ابھی بھی چھٹیاں تھی ہفتے بھر کی تو ماں نے بلا لیا وہ

خوش تھی پھر ساری خوشی کا فور ہو گئی جب یاد آیا کہ وہاں کیا ہو گا یقیناً حالہ پھر رشتہ

ڈالے گی، وہ سکینہ عمر، منشی عمر اکرم کی بیٹی تھی جو کے سردار خاندان کے منشی تھے

سکینہ کے علاوہ ان کے دو بیٹے تھے، بڑا عرصہ پہلے بیوی کو لے کر الگ ہو چکا تھا اسی

گاؤں کا رہائشی تھا چھوٹا جسکے کالج کا طالب علم تھا اور شہر میں رہتا تھا اس سے بڑی سکینہ

تھی جو کے اب بی۔ فارمیسی کے پہلے سال میں تھی گاؤں میں تعلیم حاصل کرنے کے

لیے اسکول پہلے پرائمری تک تھا پھر چھوٹے سردار نے جگہ سنبھالی اور اب گاؤں کی

ترقی کا دور شروع ہو چکا تھا پرائمری اسکول اب سیکنڈری اسکول بن چکا تھا ڈسپنسری

چھوٹے سے ہسپتال میں تبدیل ہو گئی تھی یہ دو سال میں ہی کافی ترقی کی گئی تھی
منشی جی ترقی پسند تھے پڑھے لکھے تھے تھوڑا بیت تعلیم کو ضروری گردانتے تھے بڑے
لڑکے نے تو خیر پڑھ کر نادیالبتہ چھوٹے دونوں اچھے نکلے سکینہ کو بھائی نے پڑھانے کا
کہا وہ شہر میں چھوٹا سا جنرل اسٹور چلاتا تھا تو وہ خاندان کی مخالفت مول کر سکینہ کو شہر
روانہ کر بیٹھے۔ دانیال سکینہ کا خالہ زاد تھا اس سے 8 سال بڑا جب بچپن میں ہی سکینہ کو
اس کی گود میں دیا گیا تو ضد کر بیٹھا کہ یہ تو گھر لے کر جاؤں گا اور اتنا رویا کے حد نہیں
تب ماں نے سمجھایا کہ ابھی تو گڑیا چھوٹی ہے بعد میں لے آئیں گے اس وقت وہ بہل
گیا مگر اڑیل گھوڑے کے دماغ میں بات کہیں پھنس گئی تھی اس کی ماں نے بچپن میں
ہی جب رشتہ ڈالاتب منشی جی نے صفا بٹ انکار کر دیا "ابھی تو بچے ہیں بڑے ہوں گے
" پھر آنا

"تو بھائی زبان دو پہلے پھر آؤں گی تو سکینہ میرے دانیال کو ہی دو گے"

اماں! کوئی کھلونا ہے جو ہر صورت دوں گا "منشی جی ہنسے "بی بی بیاہ کا معاملہ ہے"
ٹھوک بجا کر رہی طے کرتے ہیں "انہوں نے سمجھایا بیوی اور سالی دونوں ناراض ہوئی
برادری الگ چڑی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے دانیال اور اس کی ماں نے مشہور کر دیا

کے سکینہ ہے دانیال کی سب کو یقین بھی آگیا کیا کمی تھی دانیال میں ڈنگر
 زمین، مناسب تعلیم، اچھی شکل، خاندان سب تو تھا، سکینہ کے لیے صورت حال
 مختلف تھی دانیال نے اس کا بچپن ہی کھا لیا تھا وہ سات سال کی تھی باہر کھیل رہی تھی
 جب پندرہ سالہ دانیال ہاتھ سے پکڑ کر گھسیٹا لایا "ماسی دیکھ اس کو کیسے کھیل رہی ہے
 " باہر اتنے مرد لڑکے گزرتے ہیں سب دیکھیں گے اسے

سوہنے ابھی بچی ہے کھیلنے دے " سکینہ کی ماں دلار سے بولی اور چولہے کی طرف "
 بڑھی اس نے کھانا چڑھانا تھا

ماسی تم بھی نا " وہ چڑا اور پاؤں پٹختا چلا گیا " "NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Arts|Drama|Fiction|Gossip|Humor|Poetry|Short Stories|

رات کو وہ آنگن میں بیٹھی کھیل رہی تھی اماں ابا اندر تھے تب وہ اندر کو داسے پکڑ کر
 دیوار کے ساتھ لگا یا وہ کسمسائی اور چلانا چاہا اس نے ہاتھ کر منہ بند کر دیا

زیادہ مچل مت! بچی نہیں ہے اتنی، سن اب باہر نادکھنا "

میری غیرت جاگتی ہے سمجھی اتنی سوہنی ہے جیسے ملائی کی بنی ہو تیرے اوپر میرا حق ہے

، ابھی میں پندرہ کا ہوں تین سال میں اٹھارہ کا ہو جاؤ گا تو تجھے بیاہ کے جاؤں گا " وہ اس

کے منہ سے ہاتھ ہٹاتا کو دیتی نگاہوں سے تکتا بولا

مم۔ ممیں۔۔ اب۔ اب۔۔ کلو بستوں گی "وہ سسکتے بولی تو وہ پھر اس کا منہ بندھ کرتا"

بولا

بتادے پھر جو تین سال بعد ہونا ہو گا وہ آج ہی ہو جائیے گا میں تو بس تیری کم عمری کی "وجہ سے رکا ہوں، چل آبتادے آ"

وہ ہنستا بولا اور اس کا گال چھوتا چلا گیا وہ اس کے ہاتھ کا لمس چہرے سے ہٹانے لگی یہ کوئی ایک واقعہ نا تھا در جنوں تھے جس سے اس کا بچپن جوانی بھرا تھا
 وہ اٹھارہ سال کا ہوا تو خالہ چلی آئی ابانے کہا عمر دیکھو میری بیٹی کی ابھی نہیں جب اٹھارہ کی ہوگی تب دیکھوں گا

وہ دل ہی دل دعا کرتی کبھی اٹھارہ کی نا ہوئی پر یہ بھی کوئی ممکن تھا وہ منحوس دن آگیا اور چند دن بعد خالہ بھی

اب کے ابانے بھی سوچنا شروع کیا اور ماں اور خالہ نے بیاہ کی تیاری تک شروع کر دیں اس سے کوئی نا پوچھتا آخرا کو ہی خیال آیا کہ وہ کیو پیلی پڑیے کیو بیمار ہے

ادھر دھی رانی کیا چیز کھا رہی ہے تجھے "باپ نے ساتھ لگایا تو لاڈ کی آنکھوں سے"
دریا بہ گیا

ابا پڑھنا ہے مجھے دیکھا تھا نامیرے نمبر کتنے اچھے آئے تھے "وہ دکھی ہوئی بولی"

"دھی دانیال کہتا ہے نہیں روکے گا تجھے پڑھنے دے گا"

وہ کلسی جس نے بچپن میں کھیلنے نا دیا وہ کیا پڑھنے دے گا

ابادل نہیں مانتا دل ڈوبتا ہے "وہ بے بس ہوئی اس دن تو منشی جی نے بہلا دیا مگر"

گزر تے دن سوکھ کے کاٹھا ہوتی پیلی پھٹک بیٹی کو دیکھ خود کا دل بھی ڈوبا کونسی عزت
کیسی برادری سب بھول گئے اور نا کہلا دی

مگر دانیال کو یہ ہتک عزت لگا اس کی ماں نے بھی شور کیا مگر منشی جی اٹل رہے

"یہ میرا میری دھی کا حق ہے کوئی زبردستی ہے کیا"

آخر انہوں نے سکینہ کو پڑھنے بھائی کے ہاں بھیج دیا وہ سمجھے معاملہ ختم ہوا مگر معاملہ

ابھی ختم ہوا ہی کہاں تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=====×=×=====×=×=×=×=×=×=×

وہ ابھی بھی ہیر ابائی کے کوٹھے پر تھا اور آج واپسی کا قصد تھا
تیرے کوٹھے پر اب کوئی ہیرا رہا نہیں ہیرا ابائی اب "وہ اس سے بولا جو پان پر کتھاگا"
رہی تھی

آپ جو لے گئے سائیں "اشارہ شہرینہ کی طرف تھا"
ایکسپائر ہو گیا وہ ہیرا اب کچھ نیالا "وہ کہتا پان چباتا اٹھا"
سارے ہیرے انہیں دے دوں پھر یہ مخصوص کر لیں دھندا چوپٹ کر دوں اپنا "وہ"
منہ بناتی رہ گئی پیچھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

×=×=×=×=×=×××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

کیا بات ہے منشی جی اتنی غلطیاں آپ سے پہلے تو کبھی نہیں ہوئیں "وہ حیرانی سے"
الجھے الجھے منشی جی کو دیکھ رہے تھے

بس سرکار میں ٹھیک ٹھیک کر دیتا ہوں "وہ بے چارے گھبرا گئے"

"آرام سے گھر لے جائیں سکون سے کر لیجے گا"

شکر یہ سرکار وہ بچی کو بلوادیجے بڑی سرکار سے متاثر ہے پہلے بھی ملی تھی آپ کو یاد "

ہوگا آج پھر ضد کی نادان ہے آپ کی اور بڑی سرکار کی مہربانی ہے بس "منشی جی ماتھے پر سے پسینہ پوچھتے بولے حیدر کے کہنے پر ملازمہ سکینہ کو لے آئی تھی وہ آج بھی حجاب میں ہی تھی پہلے ایک بار ایڈمیشن ہونے پر منشی فخریہ لے کر آئے تھے حیدر تعلیم کی اور تعلیم یافتہ لوگوں کی قدر کرتے تھے انہوں نے سراہا اور سکینہ کو رانا سے بھی ملوایا آج جب منشی آنے لگے تو وہ پھر شہری بڑی سرکار کو دیکھنے کی فرمائش کرنے لگی منشی جی جانتے تھے حیدر تو سلجھے ہوئے ہیں مگر بی اماں یقیناً اسے ہتک عزت جیسا سمجھیں گی مگر پھر لے ہی آئے رانا تو اس سے اچھے سے ملی وہ خوب متاثر ہوئی اس سے۔

منشی جی اب سامان سمیٹتے چل دیے حیدر کی پرسوں نظریں ان پر تھیں جب بی اماں آئیں وہ اٹھے تعظیم دی اور بٹھایا "کیا سوچ رہے تھے آپ؟"

"منشی جی کیو پریشان ہیں"

"برادری مخالف ہے پریشان کیوننا ہو، اولاد کی محبت میں سب کو ناراض کر بیٹھے"

"وجہ؟"

رشتہ دیا تھا سالی نے اچھا بھلا لڑکا مگر انکار بیٹی پڑھنا چاہتی ہے ایسی اولاد کی محبت میں"

"کیا برادری کو خفا کرنا اب بھگتیں خود

کوئی غلط بات تو نہیں ہے، اولاد کی خوشی رضامندی ضروری ہے اور بس پھر لوگوں کا"

کیا ہے، اولاد کی محبت میں بس اللہ ناراض نہیں کرنا چاہیے دنیا کی خیر ہے "وہ مسکرا کر

بولے تو بی اماں ہونٹ بھینچے رہ گئیں

×=×

منشی اور سکینہ باہر نکلے تو شرجیل سے ٹاکرا ہو گیا

سلام سائیں "منشی جی مؤدب ہوئے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہاں ٹھیک "وہ لاپرواہی سے بولا پھر حجاب میں لپٹی لڑکی کو دیکھا جس کی"

خوبصورت آنکھیں نقاب سے بھی سحر طاری کر ہی تھیں

"یہ لڑکی ہے تیری؟"

"ججھی سائیں"

"یہاں کیولائے؟"

"بڑی بڑی سرکار سے ملنے۔۔"

اچھا اچھا وہ بات کاٹ کر اندر مڑ گیا اسے ان لوگوں کی تفصیلات میں کوئی دلچسپی نہ تھی "
 منشی جی کی سانس میں سانس آئی سکینہ حیرت زدہ ایک گھر کے دو مختلف مردوں کا
 موازنہ کرنے لگی

×=×=÷=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ صحن میں کپڑے دھوتی تھی جب کوئی اندر کودا

جان من " وہ اسے گھسیٹتا دیوار سے لگا گیا اب اسے دیوانہ وار تک رہا تھا وہ بدحواس ہاتھ "
 پیر مار رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسا سحر انگیز حسن ہے اس پر آنکھیں، پہلی نگاہ میں گھائل کر دیں انسان کو " وہ اور "
 قریب ہوا سکینہ نے اس کے ہاتھ پر زور سے کانٹا اور بھاگی وہ پیچھے کھڑا ہنسنے لگا

بس چند دن جان من پھر میرے پاس ہوگی تم "

انہوں نے اسے گھورا وہ حقیقتاً سہم گیا تب ہی رائے نے کال اٹھالی اور شازر کی جان
 خلاصی ہوئی

وہ فون لیے اٹھے ورنہ وہ لقمے دیتے رہتا

"ہاں بولو"

حیدر مجھے دو ہفتے آف ملا ہے ہاسپٹل کے ایک حصہ ڈیج تھا چھت گر گئی وہاں کی آب " کنسٹرکشن کی وجہ سے آف ہوگا، باہر گاڑی ہی نہیں ہے آج آپ نے ڈراپ کیا تھا " تو، اور ڈرائیور کا سیل آف ہے

تم باہر مت جانا کیلی نارہنا کسی کو لیگ کو روک لو تھوڑی دیر بس میں بھیجواتا ہوں " گاڑی حویلی کال کر کے

"...جی ٹھیک ہے پر حیدر سب کو لیکنز لنچ پر قریبی میک ڈونلڈ جا رہے ہیں میں بھی "

راننا؟ " انہوں نے ٹوکا " نو تم وہیں روکو گاڑی اجائے گی " لہجہ نرم تھا مگر انداز میں "

قطیعت تھی

جی ٹھیک ہے " وہ آہستہ سے بولی "

" ڈیس گڈ جانم، اور فون ان رہے ہاتھ میں رہے "

" جی "

اللہ حافظ " انہوں نے اس کا بھیجا بھیجا سا انداز نوٹ کیا مگر ان کا ارادہ اس معاملے میں "

نرمی کا ناتھا

شازر تھوڑی دیر بیٹھا پھر چلا گیا وہ بھی کام میں لگ گئے کچھ ضروری فائلز تھیں جن پر
تحقیق ضروری تھی

=x

وہ لوگ ہو اسپتال کی ہفتہ بھر کی چھٹی پر حیران تھے اور خوش بھی ماسوائے رائنا کے اور
سعود کے سب نے باہر پر جانے کا سوچا رائنا تو حیدر کے صاف جواب سے بڑی تھی پر
بظاہر کمپوزڈ تھی اور سب کو ہسبنڈ کے ساتھ پروگرام ہے کہہ کر ٹال دیا تھا ورنہ وہ سب
ترس بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے تھے جو اسے قبول نہ تھا، جبکہ سب سے زیادہ
پریشان سعود تھا جو ان لوگوں کی سمجھ سے اوپر تھا کہ اسے ایسا کیا غم ہے ہو اسپتال بند
ہونے کا "تم تو ایسے بیٹھے ہو جیسے تمہاری ناکارہ اولاد عمر بھر کی پونجی لٹا آئی" ڈاکٹر صبیح
طنزیہ بولے

ہاں تو دو ہفتے ناکوئی اوپی ڈی ناکوئی وارڈ ناہی کوئی سر جری کیسے گزری گی بھائی "وہ ماتم"
کناں انداز میں بولا تو وہ سب کڑے تیور لیے اسے گھورنے لگے

کرنا تو دور آپ ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے آئی اوائی (assist) سر جری جسے اسسٹ " کرتے ہیں " رائے نے طنز کیا

تک غلط لیتے ہیں " اب کے ڈاکٹر رودابہ نے (pulse) اوپی ڈی جہاں آپ پلس " حملہ کیا

اور وارڈ میں روز اپنے پیشنٹس کے سامنے سینئر سے راونڈ پر آپ بارے سنتے ہیں " واٹ از سوفیہ نیٹنگ فاریو " ڈاکٹر صبیح نے بھی سنایا

اوہ چھوڑو تم لوگ " وہ کوفت سے اٹھا رائے کی آنکھیں اسی پر تھیں وہ اس دن اسے " چوری چھپے شہرینہ کے روم سے نکلتا دیکھ رہی تھی پہلے شرجیل پھر سعود ٹرائینگل سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر بھی اس نے سعود کی اس روم سے نکلنے کی ویڈیو ریکارڈ کر لی تھی کیونکہ وہاں فریدہ کے علاوہ جانا منع تھا تو جو سعود نے کیا وہ آفیشل مس کنڈکٹ تھا رائے کسی کا کیرئیر برباد نہیں کرنا چاہتی اسی لیے تصدیق سے پہلے کوئی قدم نہیں اٹھا رہی تھی اب شہرینہ کی ہسپتال سے چھٹی اور سعود کی پریشان حالت معاملہ مزید الجھا رہی تھیں

×=

ڈیم اٹ ڈیم اٹ! گاڈوائے می؟ ڈیڈ کو بھی ابھی پاکستان آنے کا سوچنا کب سے سب " سے چھپ کر بزنس وائنڈ آپ کر رہے تھے تبھی تو اچانک سو کالڈ سر پر انز دیا اب انہیں شہرینہ کی ریلٹی پتا چل جائے گی پھر؟ اوہ نو

اور یہ شہرینہ کی بھی چھٹی کرا دی گئی فون بھی نہیں لگ رہا کیا کروں اب اس پنکی کے ڈاکو منٹس سبٹ کرانے کا فائدہ ڈیڈ خود یہاں آرہے ہیں نیکسٹ منتھ واٹ ٹوڈو " وہ سر نوچتا پاگل یوریا تھا

اسے اب تک اس کے رپورٹر دوست نے کچھ خبر نادی تھی شہرینہ کو میڈیکل ایڈوائس کے خلاف چھٹی دلوا دی گئی تھی "یقیناً یہ اس شرجیل کا کام ہوگا" وہ بھی پر یقین تھا مگر اب اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے اس کے ڈیڈ نے کچھ وقت میں اسے یو ایس آنے کا بھی بولا تھا وہ سب سمیٹ پاکستان آکر بسنا چاہتے تھے سعود کو گھیر اتنگ سے تنگ ہوتا محسوس ہوا ڈیڈ کو اگر شہرینہ کی اصلیت پتا چلتی تو وہ پیچھے ہٹ جاتے مگر سعود اب اس لڑکی کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا اس کے اندر بیٹھا انسان زندہ تھا دل پر قفل ابھی نہیں لگا تھا

کوئی ناکوئی وے آؤٹ ضرور ہوگی، ائی کین دواٹ " وہ خود کو ہی یقین دلانے لگا "

×=====×=÷=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ گھر آئی تو موڈ خراب تھا اس کے کو لیکز ہو سہیل بند ہونے کی خوشی میں اسٹنگ پر جا رہے تھے مگر اس کے کال پر پوچھنے پر حیدر نے سختی سے منع کر دیا انا کو سب کے سامنے سبکی سی ہوئی تھی "کیا سوچتے ہوں گے سب میرے ہسبنڈ کیسے شکلی ہیں" یہ سوچ اس کا دل خراب کر رہی تھی وہ سر جھٹکتے آمنہ کی طرف چلی وہاں سکینہ آئی تھی اس نے سکینہ کو آمنہ کو بھی اردو سکھانے کا بولا تھا آمنہ بھی خوش تھی شرجیل نے اس پر ہر خوشی بند کی ہوئی تھی وہ اس کی غیر موجودگی میں سجناسنور نادور کوئی کڑھائی والا یا شوخ رنگ لباس نہیں پہن سکتی تھی باہر اکیلے جانا تو دور وہ خود بھی اسے کہیں لے کرنا گیا تھا آمنہ تو اپنے گاؤں سے بھی ناواقف تھی بس کبھی کبھار رر خاندان میں شادی ہی اس کی تفریح تھی، ٹی وی، موبائل، کی بھی پابندی تھی ناپاکی میں غوطہ زن شرجیل اپنی نصف بہتر پر زندگی تنگ کیے جانے کو جنت کمانے کا ذریعہ سمجھے بیٹھا تھا انا سے آمنہ کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی اس نے سوچ لیا تھا آمنہ کی زندگی میں بہتری لانے کا سکینہ کو اس نے وقتی طور پر اسی لیے رکھا تھا کہ بچوں کے بہانے آمنہ کو بھی اردو سکھانے محض دو ہفتے میں یہ ناممکن تھا پر اس نے بعد کی بعد پراٹھا رکھی وہ وہاں بیٹھی

سب پر غور کرتی رہی بھولی سی آمنہ کے چہرے پر بڑی معصوم سی لگن اور اشتیاق تھا
رائتا کو سکون سا محسوس ہوا

×=×=×=×=×^o×=×=×=×=×=×

"! بڑی سرکار"

"ہاں بولو"

آپ کا بڑا احسان ہے جو آپ نے میری بات سنی میری مدد کی وہ کل بھی آیا تھا اور صبح "
بھی، بچے پڑھ چکے اور بیبی بھی کیا میں تھوڑا اور وقت رک جاؤں بس گھر میں کم سے کم
رہ کر ہی اس سے بچ سکتی ہوں " وہ ملتچی ہوئی

اچھا ٹھیک ہے، ویسے تم اپنے والدین کو کیوں نہیں بتاتی کہ وہ آدمی تمہیں تنگ کرتا "
ہے "

بس کیا کریں بڑی سرکار یہاں ماحول ہی ایسا کوئی رشتہ مانگ لے پھر ہر صورت دینا "
ہوتا ہے میری اماں تو ویسے بھی اسے اچھا سمجھتی ہے سب سے اچھی شکل نوکری سب
کچھ تو نہیں نا ہوتی وہ آج میری مرضی کے بغیر مجھے چھیڑتا ہے شادی کے بعد کیسے

رکھے گا بھلا، اماں ابا کو بتایا تو پہلی صورت میں مجھے اسی سے بیاہ دیں گے دنیا سے بچنے کے لیے

، ہم مٹھیک "کیسا افسوس کا مقام ہے دنیا کی باتیں اولاد سے بڑھ کر ہو جاتیں ہیں اسے" اپنا وقت یاد آیا اس نے بھی تو مجبوری میں رضامندی دی تھی مگر پھر اس کے ابا اس کے پاس چلے آئے وہ ماضی میں کھو گئی

"رائٹا بچے! تم خوش نہیں ہو گڑیا؟"

"نکاح میں ایک دن ہے ابا اب کیا فائدہ"  NEW ERA MAGAZINE'S
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نامیرے بچے دنیا کے ڈر سے نہیں بیاہ رہا تمہیں نا اس ڈر سے بیاہ رہا ہوں کے لوگ کیا کہیں گے یا بعد میں رشتہ نہیں ہو گا جو اللہ اب سبب بنا رہا ہے تب بھی بنا دے گا، مگر وہ دوسرے قبیلے والے کافی ظالم ہیں وہ اپنی دو کوڑی کی آنا کی تسکین کے لیے ہر صورت شک پہنچائیں گے جبکہ حیدر صاحب نا آنا میں اپنا رہیں ہیں نا مجبوری میں وہ خود جب بتانے آئے تھے تمہاری وہاں موجودگی کا رشتہ دے کر گئے تھے اپنا "ابارسان سے بتاتے بولے

کیا؟" وہ انگشت بداناں رہ گئی "

میں نے یہی کہا۔ کے آپ بہت اچھے ہوں گے مگر ماحول الگ ہے اللہ میری بیٹی کا کہیں " اور سبب بنادے گاتب بھی اس اتنی بڑی پوزیشن والے نے آنا کا مسئلہ نابنایا ہماری پھر بھی مدد کی پھر یہ فتنہ پرور آگئے بیٹی اب مجھے لگا کے تمہیں ان سے صرف ایسے ہی بچا سکتا ہوں مگر تم اولاد ہو میری تمہارے لیے تمہارا باپ کھڑا رہے گا ہمیشہ نہیں چاہتی میری بیٹی تو ناسہی میں ساتھ ہوں تمہارے جھوٹی آنا عزت دنیا داری پر اولاد قربان کرنے کے لیے نہیں دیتا اللہ " وہ آنسو پوچھتے بولے۔ باپ کا شفیق چہرہ رانا کا دل پسچ گیا وہ تڑپ ہی اٹھی ان کی شفیق آغوش میں آزمائی

" ابا آپ کو یقین ہے؟ آپ کو یہ فیصلہ صحیح لگتا ہے؟ "

گڑیا یقین صرف اللہ پر ہے اس کی کامل ذات پر، دل کو کہیں فیصلہ صحیح بھی لگتا ہے " وہ اس کا سر سہلاتے بولے

مجھے بھی آپ کے یقین پر یقین ہے پھر ابا آج تک آپ کے یقین پر یقین کیا ہے آج " بھی وہی کرنا چاہوں گی " اس نے ان سے لگے لگے حامی بھری

مگر بعد میں اس واقعہ کے اثرات بی اماں کے طعنوں تشنوں سے اگلے دن میکے ناجانے دینے اور ماں باپ کی خاموشی نے منتفر کر دیا مگر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ وہ اس کیفیت سے نکل ہی آئی اسے اپنے ابا پر فخر تھا جنہوں نے اس وقت بھی اولاد کو دنیا پر قربان نہ کیا تھا آج سکینہ کی باتوں نے اسے ماضی میں پھر گھسیٹ لیا تھا مگر اب ماضی کی یاد اتنی تکلیف دہ نہیں لگی تھی اسے

بڑی سرکار "اس کی آواز نے رائنا کو سوچوں سے باہر نکالا"

ہاں "وہ چونکی"

"میں پھر کہاں بیٹھوں؟"

ایسا کرو تم یہیں بیٹھ جاؤ" وہ سوچتی بولی اسے ڈر تھا بی اماں شور نہ کریں تو سکینہ کو اپنے کمرے میں ہی روک لیا، یہاں کوئی حویلی کی عورت ان لوگوں پر ایسی مہربان نہ تھی یہاں تک کے آمنہ بھی الگ تاؤ سے بات کرتی مگر رائنا کی نرم گوئی اور خیالات سے سکینہ رائنا سے متاثر ہوئی وہ اسکے پناہ دینے پر ممنون تھی اس نے اس دن بڑے ڈرتے یہ سب رائنا کو بتا کر ایک طرح سے جو اکھیلا تھا نہیں جانتی تھی رائنا مدد کرے گی یا نہیں مگر صد شکر اسے مدد مل ہی گئی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=

رائنا کمرے سے منسلک بالکونی میں تھی اور پودوں کی کانٹ چھانٹ میں لگی تھی جب حیدر چلے آئے اس کے دکھی ہونے کا اندازہ تو تھا وہ ساتھ ہی اس کے لیے گفٹ بھی اٹھا لائے بڑے خوشگوار موڈ سے کمرے میں داخل ہوتے دھچکا سا لگا سا منے حجاب لپٹے سے سفید گلابی رنگت لیے گرے آنکھیں بوٹے سے قد کے ساتھ جو لڑکی کھڑی تھی وہ ان کی بیوی تو نا تھی تو پھر وہ ان کے بیڈروم میں اس اطمینان سے کیو تھی بھلا حیدر کا چہرہ لال ہونے لگا وہ ناک کرتے اندر آئے سکینہ بھی ہڑبڑا گئی جھٹ سے نقاب لگائی "سسس سرکار سلام۔" وہ کہلاتی سلام کرنے لگی

رائنا رائنا "وہ بلند آواز میں اس کو پکارے۔"

رائنا رائنا "وہ بلند آواز میں اس کو پکارے۔ رائنا جلدی سے باہر آئی وہ سمجھ گئی تھی " انہیں سکینہ کی بیڈروم میں موجودگی کھلی ہے

وہ حیدر میں نے کام سے روکا تھا، تم جاؤ سکینہ "سکینہ نے بھی دوڑ لگائی"

یہ کیا فضولیات ہے رائنا کیو کیو تھی یہ اس کمرے میں، "میرے کمرے میں" "وہ"

اسے بازو سے تھام کر پوچھنے لگے آواز اونچی نا تھی پر انداز میں ناگواری ضرور تھی
 سوری مجھ سے غلطی ہوگئی تھی میں سمجھی میرا بھی تھوڑا حق ہے اس کمرے پر "وہ"
 دکھ سے سنجیدہ چہرے کے ساتھ کہتی پیچھے ہوئی اس کے لہجے پر ان کی گرفت ڈھیلی
 پڑی تو وہ وہاں سے انہیں کوئی موقع دیے بغیر چلی گئی

جبکہ حیدر کو بھی اپنے الفاظ کے غلط ہونے کا انداز ہوا مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا
 باقی سارا وقت وہ ان سے اکھڑی رہی خاموش رہی یہاں تک کے شازر کے ہاں جانے
 کے لیے بھی دونوں تیار ہو گئے پر اس کی چپ ناٹوٹی آخر کر جب وہ فائنل ٹیچ دیتی ڈوپٹہ
 سیٹ کر ہی تھی تب حیدر نے پیچھے اس کے سر پر اوڑھنی سیٹ کی وہ کہ سکتی اس
 سے۔ پہلے ہی انہوں نے راستی روک دیا اور شانوں سے تھام لیا

بیوٹیفیل "وہ اسے پیار سے دیکھتے بولے پھر اس کا رخ شیشہ کی جانب کرتے وہ چین"
 پہنانے لگے جو آج ہی آرڈر کر کے منگوائی تھی
 وہ پلٹی "اس کی کیا ضرورت تھی؟" انداز سرد تھا
 "بس کرو اور اتنا کسی غیر کے لیے آپس میں کیسی ناراضی"

حیدر آپ کو کیا لگتا ہے یہ چیزیں سب کچھ ہے میری سیلف ریسپیکٹ کوئی ہے ہی نہیں " آپ کو اس طرح آگ بگولہ دیکھ وہ گئی ہے اسے پتا چل گیا ہوگا کہ میری حثیت آپ کے دل میں محض ایک من پسند کنیز کی سی ہے " اس کی بات پر حیدر کا غصہ عود آیا بازو سے پکڑے قریب کیا

دماغ درست ہے تمہارا کچھ اندازہ بھی ہے کیا الفاظ استعمال کیے ہیں بیوی ہو میری " بہت عزت ہے تمہاری فضول باتیں کیوں کرتی ہو؟

پھر کیا بولوں آپ نے کیا بولا وہ یاد ہے "میرا کمرہ" اور اگر وہ تھی یہاں تو اس میں " اشتعال کی کیا بات ہے حیدر

ادھر دیکھو میری طرف میں باہر سے آکر اس کمرے میں صرف ایک عورت کو دیکھنا " چاہتا ہوں رائیوہ عورت جو میری بیوی ہے تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں اور بیڈروم میں ایسے کسی کی موجودگی صحیح نہیں ہے، اور جہاں تک بات ہے کمرے کی ملکیت کی تو جب " کمرے والا تمہارا ہے تو کمرہ کیا حثیت رکھتا ہے

وہ پیار سے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے بولے

وہ ہنوز منہ بنائے تھی

"اب بس کرو جانم"

آپ ہر چیز پر اپنی چلاتے ہیں ہر معاملے میں میں نے باہر جانے کو بولا پوری بات بھی "

"نہیں سنی منع کر دیا

یہ میں پہلے بھی منع کر چکا ہوں اور آگے بھی منع ہی رہے گا " وہ سنجیدہ ہوئے "

حیدر آپ پوچھ تو لیتے میں نے کیا پہلے آپ کے منع کرنے پر حجت کی تھی؟ نہیں نا "

ابھی سب متوجہ تھے اور سیر سلی ایسے دیکھ رہے تھے جیسے مجھ پر ترس آ رہا ہو کیسے

"ہینڈل کیا یہ سب میں نے آپ نہیں۔ سمجھیں گے

ادھر دیکھو کچھ معاملات پر میں لچک نہیں دیکھا سکتا وجہ آہستہ آہستہ خود سمجھ جاؤ گی تم "

، جاناں جہاں بھی جانا ہو مجھے بولو، دیکھو رانا ہم ہر جگہ نہیں جاسکتے پر جدھر ممکن ہوا

تمہاری تفریح کا اہتمام کروں گا گا رڈز کے بغیر ایسے ہی بنا جان پہچان والوں کے ساتھ

"تمہیں نہیں بھیج سکتا میں، اس معاملے میں تمہیں کپور و مائز کرنا ہوگا

اوکے؟" وہ پھر پوچھنے لگے "

اس نے بجھے دل سے گردن ہاں میں ہلا دی

اور یہ جو حق جتانے کی بات ہے تو تم جو میری چائے میں زبردستی چینی نہیں ڈالتی " میرے کپڑے نکالتے وقت زرا نہیں پوچھتی کونسے کیسے، یہ سب حق جتاننا نہیں ہے ہم؟ " وہ اب کے موڈ فریش کیے پوچھ رہے تھے

اتنے مظلوم نہیں ہیں آپ " وہ۔ ٹھنکی "

" موڈ صحیح کرو، پلیز "

ایک شرط پر ہم کراچی جا رہے ہیں آپ نے کچھ دن رکنے کا بھی بولا تھا تو میں۔ امی ابو کے " ہاں رکوں گی تین دن

" تین بہت زیادہ ہی۔ چار دن کا ہی اسٹے ہے بس اس میں تین دن سچ ظلم ہے یہ "

اور جو مجھے یہاں چھوڑ کر خود آپ ہفتے ہفتے باہر رہتے ہیں آپ کے کام سے وہ میں منیج " کرتی ہوں کو لیکنز سے نائٹ ڈیوٹیز سوچ کر کے " وہ بولی تو حیدر کے دماغ میں پھر شازر کی بات گونجی " تم آدھا وقت یہاں آدھا وہاں ہوتے ہو تو بھابھی یہاں انتظار کریں یا وہاں کوئی فرق تو نہیں ہاں یہاں وہ کمفرٹیبل پر یکٹس بھی کر سکیں گی " انہیں اب اس

کی بات خاصی موزوں لگی۔ جبکہ رائنا انہیں خاموش دیکھ دو بارہ گویا ہوئی

اچھا دودن "وہ بارگینگ شروع کر چکی تھی حیدر کو ہنسی سی آئی

چلو ٹھیک ہے بس اب مسکرا دو تھوڑا "مان ہی گئے وہ آخر اور اس کے ماتھے پر مہر"

محبت ثبت کرتے رضامندی دے دی

تو وہ بھی مسکرا اٹھی

"ریڈی ہو پھر، سامان رکھا؟"

جی پیک ہے چلیں "وہ مصنوعی گھوری سے نوازنے لگے"

"گڈ سب طے تھا یعنی؟، چالاک"

دور اندیشی کہتے ہیں اسے چلیں اب "وہ ہنستی بولی تو بھی مسکرا دیے"

اور سے لیے باہر کی جانب ہو لیے اور ملازم کو کمرے سے سامان جو کے وہ پہلے ہی پیک

کر کی تھی لے کر گاڑی میں رکھنے کو بولا

×=×=×=×==×=×=×=×=×=×=×=×

اشازر کے ہاں ان کا پر تپاک استقبال ہوا، وہ کافی خوش ہوئی شازر کی وائف سے مل کر اسے اچھا لگاواپسی کے وقت وہ اسٹیک پر دلہن کو ملنے جا رہی تھی حیدر جگہ پر ہی بیٹھے شازر کے ساتھ بات کر رہے تھے تب اس کا کسی سے ٹکراؤ ہوا سنبھلنے پر سامنے موجود لڑکی کو دیکھ کر انا کا دل چاہا زین پھوٹے اور وہ اس میں اس لڑکی کو ڈال دے وہ اس کی یونی فیلو تھی جو اس سے بہت بغض برکھتی تھی کٹر دشمن تھی اور اس تماشے کی گواہ بھی تھی جو ہو سٹل میں اس دن ہوا تھا

آج جب وہ اس سی ٹکرائی تو رانا کو حقیقتاً لگا کے اس کے ستارے ہی گردش میں ہیں بمشکل وہ اس سے مسکرا کر ملی مگر وہ کہاں باز آنی تھی

یار بڑا افسوس ہوا تمہاری شادی آئی مین ٹریجڈی کا سندس کی فیملی میں ہی شادی ہوئی " ہے کڈ نیپر سے ہی ہوئی کیا؟ تمہارے دوست بڑا کور کر رہے تھے ایسا نہیں ہے کڈ نیپر کو سزا دلوائی گئی ہے بٹ وہ آل بنو فیوڈل سسٹم " وہ استہزایہ بولتی چلی گئی

اقراتم انٹر سٹڈ کس میں ہو یار میری لائف میں یا فیوڈل لارڈز میں آر یور یگر ٹینگ کے " اس دن تم کیونہیں تھی میری جگہ کیونکہ سب ہی جانتے ہے کے تم کتنی انٹر سٹڈ ہو

"فیوڈ لزم میں، اور ناولز میں کڈ نیننگ اور ریپ تمہارا فیورٹ جینز تھارائٹ؟

اور تمہیں کتنی چڑ تھی ہیں ناب دیکھو چیچ بٹ یار تم دیکھو رسی جل گئی بل ناگیا "اقرا"
اس کا پر اعتماد وہی پرانا شکست دینے والا انداز دیکھ سلگ اٹھی تھی

کہاں جلی ہے وہ دیکھو میرے ہسبنڈ اسے جلنا کہتے ہیں؟ "وہ مجال ہے جو گھبرائی ہو"

اقرا چند مزید کوششوں کے بعد چلی گئی مگر رانا کا موڈ تباہ ہو گیا تھا اس نے اقرا کو
وضاحت نہیں دی تھی کہ اس کی شادی اغوا کار سے نہیں ہوئی وہ جانتی تھی وہ مانے گی
ہی نہیں

کسی کے سامنے باہمت بننا الگ ہے مگر بلا وجہ کی تحضیک انسان کو ازیت دیتی ہے وہ بھی

اسی ازیت میں تھی شادی میں مختلف لوگوں نے مختلف سوال کیے ہی تھے کہاں ملے

کیسے ملے وہ تھک گئی تھی کہانیاں بناتے سنا تے اس کا پریشان ہونا حیدر نے بھی محسوس

کیا واپسی وہ دونوں کافی لیٹ ہو گئے تھے تو حیدر نے اپنے ہی کراچی والے گھر جانے کا

بولوا وہ اس وقت جاتے تو رانا کے والدین بھی ڈسٹرب ہوتے وہ بھی سمجھ کر مان گئی وہ

اس کی بے کلی ملاحظہ کر رہے تھے پوچھا بھی پر وہ ٹال گئی وہ گھر پہنچ کر بات کرنے کا

سوچتے خاموش ہو گئے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ کوئی پچیسویں کافی تھی جو وہ پی چکا تھا پرانی عادت تھی ٹینشن میں کافی پینے کی اے چند دنوں میں یو۔ ایس جانا تھا تھوڑے وقت کے لیے وہ جانے سے پہلے شہرینہ کو ہر چیز سے آگاہی دینا چاہتا تھا، اسی وقت اس کا فون رنگ ہوا یہ اس کا وہی دوست تھا جس سے اس نے شرجیل کی معلومات پوچھیں تھی وہ فوراً الرٹ ہوا اور رسمی گفتگو کے بعد سیدھا مدے پر آیا

یاریہ شرجیل بخت خود سوائے (فرضی گاؤں) کے سردار کے بھائی ہونے کے خود " کوئی خاص انفلیمنوس نہیں رکھتا بھائی ہاں البتہ کافی پاور فل ہے وہ پارٹی ہیں نا (فرضی "نام) اس سے اپنے علاقے کا ٹکٹ ملا ہے اسے فسٹ ٹائم ہے

"سعود علاقے کا نام سن کر چونکا کہیں یہ وہی تو نہیں ڈاکٹر رائے کا ہسپتال

"نام نام کیا ہے اس کا؟"

سردار حیدر بخت، وائٹ کالر آدمی ہے یا تو کچھ غلط کرتا نہیں ہے یا شاید بڑا چلاک " ہے کے کوئی سرا چھوڑتا نہیں ہے یہ شرجیل بخت البتہ متنازع ہے مگر کبھی کوئی ٹھوس

"ثبوت ویڈیو یا خاتون کا کیس اب تک تاحال سامنے نہیں آیا

"اوہ ٹھیک سن انفرمیشن ڈھونڈتے رہنا"

"کیا چکر ہے برو؟"

سب بتاؤں گے سب پتا چل ہی جائے گا" اس نے کہہ کر ٹال دیا اور کال کاٹ دی"

"(what is she) ڈاکٹر رائتا پتچ واٹ از شی ایون میری ان ٹو (poor) پور"

اسے حقیقتاً دکھ تھا" (even marry into)

شہرینہ کا فون ہنوز بند تھا اب اس نے فلک سے بات کرنے کا سوچا

×=×××=×××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

ہڈیاں تو تیری بلکل ٹھیک ہیں" وہ شہرینہ کا منہ پنچے میں دبوچے بولا حالانکہ شہرینہ کی"

ٹانگ میں ہنوز لنگراہٹ تھی

بہت آرام پسند ہو گئی ہے تو شہری" وہ بے تاثر چہرے سے بیٹھی تھی اس نے ایک زور"

دارلات رسید کی شہرینہ نے سسکی دبائی یہی سسکیاں تو اس زہنی بیمار احساس برتری

کے شکار مریض کے سکون کا باعث تھیں اور وہ اسے سکون پہنچانے کی خواہشمند نا تھی

اسے اسی بے بسی کی حالت میں دیکھنے کی ممتنی تھی جس میں وہ دوسروں کو دیکھنا پسند کرتا تھا

چل آٹھ زرانانچ کے دیکھا "وہ سسکیاں دباتی بمشکل اٹھی اور اس کی خواہش پرنا" چاہتے ہوئے بھی عمل کیا

خوب بہت خوب بس رک جا" گھنٹے بعد اسے ترس آیا اور روکا شہرینہ نے ڈیک آف " کر دیا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گئی ایک اور بڑی آزمائش منتظر ہے

کمرے کی لائٹ آف کر دی گئی تھی اس کے نصیب کی طرح اندھیرا چھا گیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ بہت آف موڈ کے ساتھ کمرے میں گئی حیدر کو کچھ کام تھا تو وہ اسے انتظار کرنے کا کہہ کر باہر ہی ر کے

وہ روم میں آئی جلدی سے چینیج کیا اور سونے لیٹ گئی اقرار کی باتیں ہتھوڑے کی طرح سر پر بھی رہیں تھیں اس کی زندگی کیا محض لوگوں کی تفریح کا سامان ہے یہ سوچ اسے کر لار ہی تھی اس وقت وہ سب سے خفا اپنے خول میں بند ہو گئی تھی نیندا سے سب سے

بہتر آپشن لگی

حیدر کمرے میں۔ آئے تو اسے بنا کوئی بات چیت کیے اس طرح منہ لپیٹے سوتا دیکھ خون کھول سا گیا "یعنی کے میں اور میری بات دونوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔" وہ اسے سوتا دیکھ چڑ کر سوچنے لگے دل کیا کے جھنجھوڑ کر اٹھادیں مگر غصہ ضبط۔ کرتے اس پر کمفرٹر ٹھیک کیا اور۔ کمرے سے نکل گئے اتنا تو سمجھ ہی گئے تھے کے کوئی بات ضرور ہوئی ہے مگر راتنا سے نالاں بھی تھے

×=×=×=×=×=×=×=×={×=×==×=×=×=

وہ آج پھر ادھم کا تھا ڈھیٹ لفظ شاید ایجاد ہی اس کے لیے ہوا تھا

وہ اب اس کا راستہ رو کے تھا وہ رات کے برتن دھور ہی تھی اور یہ آفت نازل ہو گئی وہ دل ہی دل کلسی

"کیا بات ہے بڑا تپڑ ہیں زرا حویلی میں کام کیا مل گیا اوقات ہی بھول گئی"

"راستہ چھوڑ دانیال بھائی"

بھائی نہیں ہوں تیرا سمجھی "اس نے منہ پنچے میں دبوچا" کیا کرے گی راستہ نہیں"

چھوڑا ابا کو بتائے گی چل جا بتا خود عزت کے ڈر سے تجھے میرے حوالے کر دے گا اور میری چڑیا سی جان تو کسی اور سے بیاہی جا بھی نہیں سکتی تو تو صرف میرے لیے تخلیق " ہوئی ہے

میں بڑی۔ بڑی سرکار کو۔۔ "وہ کانپتے بول بھی ناپائی کے وہ ہنسا"

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ یہ بھی کر پھر وہ تیرے گھر والوں کو سرکار کو بتائیں گی اور غیرت کے تقاضے کے طور پر تو میرے ہی کھاتے میں آئے گی بچنا چاہتی ہے مجھ سے؟ "اچانک

اس نے پوچھا
NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
سکینہ بنا سوچے سمجھے اثبات میں گردن ہلا گئی

دانیال مسکرایا پھر طنز سے بولا

ایسا کر سرداروں کے خون کے آدمی کی بیوی بن جا، بیچ بن کیسے سکتی ہے کیونکہ تو تو " کمیس کی بیٹی ہے۔ بیچ بیاہی۔ تو مجھ سے جائے گی یا تباہ ہوگی " وہ اس کے گال تھپتپاتا اسے لرزتا کانپتا چھوڑ چلا گیا وہ منہ پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی گئی کیا بے بسی تھی کیا تھی وہ موم کی گڑیا جسے بھا جائے وہ خرید لے کھلونا جو ایک صدی بچہ مانگ بیٹھا تھا، عطر کی

بوتل جو جس کو بھاگئی وہ چھڑکنے کو لے گیا، زمین کا ٹکڑا جس کی اپنی کوئی مرضی نا تھی بس دوسروں کا تسلط وہ سسکتے سوچنے لگی۔ کیا عورت کی یہی زندگی ہے کہ جسے محبت ہو جائے پسند آجائے وہ اپنانے پر تل جائے کیا اس کی کوئی پسند کوئی رضا نہیں کیا یہ دین ہے نہیں یہ دین تو نہیں ہے پھر کیوں لوگ اس کو پوج بیٹھے ہے جو دین ہی نہیں ہے سکینہ کی بے بسی عرش پر جا رہی تھی اور فرش والے بے خبری کے نشے میں مست تھے وہ پیاس کی وجہ سے اٹھی تو برابر میں حیدر کو ناپایا

کہاں گئے؟ یا آئے؟ ہی نہیں تھے؟ "وہ حیران ہوئی پھر اسے یاد آیا حیدر نے اسے انتظار کرنے کو کہا تھا اور وہ اقرا کی باتوں پر اپ سیٹ ہو کر سو گئی تھی "اف" وہ سر پکڑ کر رہ گئی اور اٹھ کر باہر کی جانب چلی وہ لاونج میں ہی دکھ گئے تھے ٹی سی کھولے سنجیدہ سے انداز سے ہی لگ رہا تھا تیش میں ہیں

وہ ان کے برابر ہی صوفے پر جا بیٹھی "کیا دیکھ رہیں ہیں؟، مل کر دیکھتے ہیں مجھے بھی نیند نہیں آرہی" وہ بات بناتے گویا ہوئی

ریموٹ اس کی طرف کسکا کروہ کمرے کی طرف چل دیے رائٹانے ہاتھ پکڑ کر روکا
"آئی ایم سوری حیدر"

درستی سے کہتے اس کا ہاتھ ہٹایا " (you should be) یو شڈ بی "

وہ اچانک سے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے بری طرح سسکا اٹھی تھی اس کا اس طرح رونا اس کے زہنی سکون کے درہم برہم ہونے کی نشانی تھا اتنا تو اس کے ساتھ رہ کر وہ بھی جان گئے تھے کہ وہ اس طرح بات بات پر دل چھوڑنے والی نا تھی

اور آج وہ جس طرح سسک رہی تھی حیدر حقیقتاً پریشان ہو گئے تھے

وہ اس کے برابر آگئے اور اسے کندھوں سے پکڑے کمرے میں لے گئے اور بیڈ پر بٹھا دیا وہ ایسے ہی روتی رہی وہ اس کا سر سہلاتے رہے انہیں چند ہفتوں پہلے کی فون کال یاد آئی جو رائنا کی دوست ربیعہ کی تھی وہ اس وقت آفس میں تھے

"سردار حیدر بخت بات کر رہے ہیں؟"

جی آپ کون خاتون؟ " وہ حیران تھے "

میں ربیعہ رائنا کی دوست آپ سے ملی تھی پہلے بھی رائنا سے ریلیڈ بات کرنی تھی "

"ایاز سے نمبر لیا آپ کا

وہ تھوڑا جھجھکتے بولی

فرمائیے "ان کی بھاری آواز ایر پیس پر ابھری"

وہ دیکھے پلیز آرام سے بات سمجھنے کی کوشش کیجیے رائنا کی مینٹل ہیلتھ اس واقعے سے " ڈسٹرب ہوئی ہے پہلے نہیں تھی وہ ایسی، بہت سوشل تھی ہنس مکھ بھی، اب وہ کسی سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر نہیں ہے میرے علاوہ کسی۔ بھی پرانی دوست سے بات نہیں کرتی وہ جیسے کسی کا بھی سامنا کرنے سے کتراتا ہے۔۔۔"

ایک منٹ خاتون ٹھہریے آپ کی فکر کی قدر کرتا ہوں مگر رائنا بالکل ٹھیک ہے مینٹلی " فٹ ہے وہ بس ڈسٹرب ہے جو کافی معقول ہے ایسی کنڈیشن میں، رہی بات سوشل ہونے کی وہ اب بالکل آرام سے نئی جگہ نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہے نئے کو لیگز ہیں اس کے، اپ اور تھنک کر رہی ہیں، اسے سائیکسٹرسٹ کی ضرورت نہیں ہے " وہ کافی بے لچک لہجے میں بولے تھے ایک پل خاموشی چھا گئی

سردار صاحب میں صرف اپنی دوست کے لیے کنسرن ہوں بس، اپ کی بات ٹھیک " ہے کے وہ نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہو رہی ہے ہر پر ماضی سے وابستہ کسی بھی شخص سے سامنا کرنے سے خوفزدہ ہے، میرے اور اپنے پیرنٹس کے علاوہ، اپ اور وہ لاکھ اووائیڈ کریں تب بھی اچانک سامنا کہیں بھی ہو سکتا میں یہ نہیں کہہ رہی اسے

سائیکٹر سٹ کو دیکھائیں مگر اگرایسی سیچویشن ہو تو پلیز آپ میں بس۔۔ کیا بولوں

سوری میں بس رائنا کے لیے فکر مند ہوں " وہ تھک کر بولی

اس کی آواز میں بے بسی اور فکر تھی وہ کچھ نرم ہوئے بات رائنا کی تھی آخر

ٹھیک خاتون آپ کی کیفیت سمجھ سکتا ہوں رائنا بیوی ہے میری میں اس کا خیال بہتر "

" رکھ سکتا ہوں اور رکھوں گا آپ کی فکر کی قدر کرتا ہوں

"تھینک یو پلیز رائنا کو نہیں بتائی گا پلیز "

ہوں " انہوں نے ہنکارا بھر کر ہامی بھری "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس لڑکی ربیعہ کی جرات اور بے غرض دوستی پر حیران تھے یہ دوسری بار تھا پہلی بار

تب جب رائنا ہاشم کی تحویل میں تھی ایاز کو الگ بے بس کر رکھا تھا ہاشم نے حیدر ملک

سے باہر تھے تب ربیعہ اور ارشد نے کیسے کیسے جتن کر کے رابطہ کیا تھا وہ اس وقت بھی

اپنی دوست کے ساتھ تھے جب اسے سب مشکوک ٹھہرا ہے تھے یہی وجہ تھی جو حیدر

رائنا کے ان سے ان ٹچ رہنے پر رضامند تھے

آج رائنا کی یہ حالت دیکھ انہیں ربیعہ کی بات یاد آئی وہ صحیح تھی رائنا کو اپنے ماضی سے

وابستہ لوگوں سے وقتاً فوقتاً ان ٹچ رہنے کی ضرورت تھی ایسے چھپ کر تو زندگی نہیں گزر سکتی تھی وہ اب بھی رو رہی تھی حیدر نے اسے بھڑاس نکالنے دی وہ ابھی اسے وقت دے کر دیکھنا چاہتے تھے سائیکسٹ سٹ کے پاس لے جانا نہیں چاہتے تھے ورنہ وہ مزید دکھی ہوتی ہاں اگر بہتری نا آئی تب وہ ضرور سائیکسٹ سٹ یا سائیکالوجسٹ سے رابطہ کریں گے یہ انہوں نے سوچ لیا تھا، آخر وہ روتے روتے تھک سی گئی تب حیدر نے ہاتھ بڑھا کر اس کے اشک سمیٹے

یہ اتنی پیاری آنکھیں کیو سجاتی ہو بیوی " ایسی محبت پر وہ پیاری آنکھیں پھر بھر آئیں " پیچ رائیڈا دیکھو ادھر بتاؤ مجھے کس نے ستایا بولو " وہ اسے پیار سے پچکار رہے تھے " ایم سوری حیدر، میں نے بہت تنگ کر دیا آپ کو " وہ سنبھلتی آنسو صاف کرتی بولی " تو انہوں نے اس ساتھ لگا لیا اور اس کا سر سہلانے لگے

رولو جتنا رونا ہے، آرام سے کوئی حرج نہیں، آج سب بھڑاس نکال لو تا کہ آئندہ ایسے " نارونا پڑے " وہ رساں سے کہہ رہے تھے وہ کافی دیر ایسے ہی اشک بہاتی رہی پھر دل ہلکا ہوا تو سیدھی ہوئی اور خود ہی آنکھیں صاف کرنے لگی

بس یہ لاسٹ ٹائم اب میں کوئی بات کسی کے طنز طعنے پر اپنی اور آپ کی زندگی ایسے " نہیں مشکل کروں گی، اب میں فیس کروں گی جب میں غلط ہوں ہی نہیں تو

۔۔ میں کیوشر مندر ہوں " وہ ایک عزم سے بولی توحیدرنے ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے

لگایا کبھی کبھی ہاتھ پکڑنا گلے لگانا و مینس کرنا نہیں ہوتا ساتھ دینا ہوتا جاذباتی سہارا دینا ہوتا یہ بتانا ہوتا ہے کے ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم قدم ہیں تم ڈرو نہیں ہم سنبھال

لیں گے اور اسی سہارے کی رائتا کو ضرورت تھی جو حیدرنے پوری کر دی تھی تھوڑی

دیر بعد وہ دونوں ہی ہاتھ پکڑے نیند کی وادی میں تھے آنے والی صبح یقیناً روشن ہونی تھی رائتائے اپنے ایک اور ڈر کا سامنا کر لیا تھا ماضی کی ایک اور کیل نکل گئی تھی ماضی

کے سب تلخ باب بند ہو گئے تھے انسان جب اپنے اندرونی خوف کا سامنا کر لیتا ہے تو وہ

وقتی طور پر ٹوٹ جاتا ہے یہ ٹوٹنا سے مضبوط کر دیا ہے اس ڈر کو نکال پھینکتا ہے جو اسے

اندر ہی اندر کھارہا ہوتا ہے یہی رائتا کے ساتھ ہوا تھا اب کوئی ڈر نابجا تھا جو ماضی سے

منسلک ہوتا۔ اب سب کیلیں نکل گئیں تھی گڑیا کیلوں سے آزاد ہو گئی تھی

=×=×=×=×=×=×=×=×=×=====×=×=×=×

صبح وہ حیدر سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی، جلدی سے فریش ہو کر کچن میں گئی اور ان کے اور

اپنے کیے ناشتہ بنایا تبھی کبرا (ملازمہ) ہو سکتی جو لتی آئی

ہائے صدقے جائے کبرای نبی سرکار کے، نبی آپ سلامت رہیں آباد رہیں کبراہیں نا"
یہ سب کاموں کو میری نبی کیو تھکیں "اس کی خوشامدانہ لن ترانی نے رائنا کو بے زار
کر دیا

"کبرای جاؤ کو اڑ میں ضرورت ہوئی تب بلا لوں گی"

وہ ایسے تاؤ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی پر اب یہ اس کی ضرورت تھی وہ بڑی
سرکار تھی اس نے اسی رتبے کے لحاظ سے رویے کو تعین کرنا تھا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جی جی نبی جو حکم "وہ کھسیانی ہو کر چلی گئی"

وہ روم میں گئی تو حیدر وہاں نا تھے ملازم نے بتایا لان میں ہیں

وہ لان میں رکھی کرسی پر دراز کسی سے کال پر مصروف تھے "ملو اس سے بتاؤ اس کو
حیدر بخت سے دشمنی اس کو کتنی مہنگی پڑے گی، نسلیں بھگتیں گی، عبرتناک حال ہوگا
"رائنا کو دیکھ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ تھام کر اپنے برابر والی کرسی پر بیٹھنے
کا اشارہ کیا۔۔۔" جانے کس کی بات ہو رہی تھی مگر ایسا سرد اور سفاک لہجہ تھا کہ اسکی

ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی ہاتھ ہنوز حیدر کے ہاتھ کی قید میں تھا دل کیا چھڑا کر اندر چلی جائے اس کے کانپنے پر حیدر نے دیکھا زرد پڑی تھی وہ کال ختم کر کے اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی کرسی گھسیٹ کر اپنی طرف کی اب وہ ان کے سامنے تھی حیدر نے اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھا "کیو پریشان ہو، تمہیں کیا ضرورت ہے گھبرانے کی، میری ساری سختی دوسروں کے لیے ہے اور ساری نرمی "وہر کے پھر نرم نگاہوں سے اسے دیکھا اور جملہ مکمل کیا "تمہاری لیے ہے بس" "وہ اس کے گال کو پیار سے سہلاتے اسے بہلاتے پسلاتے بولے تو وہ پھیکا سا مسکرا دی بزدل نہیں تھی وہ مگر اسے سیدھی سادھی زندگی پسند تھی اور زندگی کو اس کے لیے یہ جنجال پورہ پسند تھا وم دل کہیں الجھا تھا اور دماغ وہ الگ ہی بین بجا ہاتھ اسے الجھن میں دیکھ حیدر نے اس کی "آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی "اے کیا ہوا؟ کہاں کھو گئیں؟

"حیدر کیا یہ سب یہ سب ٹھیک لگتا ہے آپ کو؟"

"وہ بول بیٹھی "یہ عجیب سے دھاگوں میں الجھی گنجلک سی زندگی

زندگی ایسی ہی ہوتی ہے جاناں ہر کسی کی اپنی خواہشات اپنی باؤنڈریز اپنی فکریں اپنی"

اسٹر گل ہوتی ہے ہر کوئی اپنی کہانی لیے پھرتا ہے کوئی پھولوں کی سیج پر نہیں سوتا
"جاناں"

".. بڑا فلسفیانہ جواب ہے "وہ مسکرائی پھر گویا ہوئی" کیا یہ لوگوں کو ڈرانے"

اس کی بات حیدر نے بیچ سے ہی اچک کی

یہ برادری کے مسائل ہیں پنچائیت کے معاملات کبھی سیاسی باتیں بھی ہوتی ہے تم " مت الجھوان میں میں تمہیں زیادہ نہیں یقین دلاؤں گا آج آخری بار وضاحت کروں گا پھر تمہیں یقین کرنا ہو گا حق یقین ویسا یقین۔ جو مجھے تم پر ہے پھر کوئی کچھ بھی بولے تم مجھ پر اعتماد کرو گی بولو کرو گی ایسا؟ اگر جواب ہاں میں ہے صرف تب بات ہو گی اس معاملے پر "وہ ہاتھ بڑھائے منتظر تھے اس نے آہستگی سے منظورہ دے دی کے نادینے کا فائدہ کیا تھا اس صورت میں وہ اسے کچھ بھی نہیں بتاتے

فلحال جسکے بارے میں بات کر رہا تھا وہ سیاسی مسائل میں سے ہے اپوزٹ جو پارٹی ہے "

وہ مسلسل بیٹھنے پر زور دے رہی کبھی دھن کی لالچ دے کر کبھی زن کی لالچ اب

دھمکیوں پر اترے ہیں خیر ہے یہ سب آنی جانی چیزیں " انہوں نے سر سری سا بتا کر آخر

میں لاپرواہ انداز اختیار کیا

اور۔ جو یہ پنچائیت کے مسائل ہوتے ہیں کیا وہ خطرناک نہیں؟ "وہ پھر بولی"

ہیں بھی نہیں بھی یہ زیادہ ترقی جوش کھائے زمیندار ہوتے ہیں جنہیں وقتاً فوقتاً ڈوز"

کی ضرورت پڑتی ہے، ڈوز ملتے واپس اپنے دائرے میں گھومنے لگتا ہیں "وہی سر سری

سا انداز

آپ۔۔ "وہ کچھ بولتی اس سے پہلے حیدر نے روک دیا"

سنو میری بات رانا! میں یہ ماحول بدلنا چاہتا ہوں اپنے گاؤں کی ترقی میری دیرینہ "

خواہش ہے تمہیں پتا ہے چینی آتا کیوں نہیں ہے حالات میں ملک میں کیوں جو چینی لا سکتے

ہیں وہ راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں پر خار راہ سے ڈر کر اور جو بچتے ہیں وہ خود ان حالات پر

شیر و شکر ہوتے ہیں تو کیوں کوشش کریں گے سدھار کی میں اپنے گاؤں کو ایسے ہی

لوگوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑوں گا، جانتی ہو تمہیں کیوں بتا رہا ہوں کیوں کہ پہلے میں

اکیلا تھا مگر اب تمہارا نام مجھ سے جڑا ہے تمہیں یہ سب جاننا ضروری ہے، میرے لیے

"تمہارا ساتھ ضروری ہے تو کیا میں امید رکھوں تمہارے ساتھ کی؟"

اسٹریٹج سردار حیدر کو ایک عورت کا ساتھ چاہیے "اس نے پرانی بات کا حوالہ دیا جب"

بھی وہ حیدر کے ساتھ دینے کی بات کرتی وہ ہنستے اسے عجیب لگا تو پوچھ لیا ان کے جواب

نے اس کا دل دکھایا تھا "بھئی یہ مردوں کے معاملات ہیں تم کیا ساتھ دو گی" لہجہ تلخ بنا
 تھا پھر بھی لفظ غلط تھے وہ اس وقت چپ رہ گئی تھی مگر آج جب وہ اس کے ساتھ دینے
 کا پوچھ رہے تھے تو وہ خاموش نارہ پائی اور جتا دیا

وہ تھوڑی دیر اسے ایسے ہی گھورتے رہے پھر ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا کھینچا "سردار حیدر کو کسی
 عورت کے ساتھ کی ضرورت نہیں سمجھی" وہ زور دیتے بولے "سوائے اسکی اپنی
 عورت کے اسکی بڑی سرکار کے آئی سمجھ" وہ اس کی کنپٹی پر انگوٹھے سے ٹیسکا دیتے
 مسکراتے بولے

تو وہ پہلے تو حیران رہ گئی پھر ہنس پڑی "ناشتہ کر لیں سردار صاحب ڈائلا گز کافی ہو گئے
 "

وہ بھی ہنس دیے

ناشتہ کے بعد ریڈی رہنا آج پورا دن تمہارا باہر بھی جائیں گے اور واپسی میں تمہارے
 میکے بھی "وہ بولے تو وہ خوش ہو گئی

×=×=×=×==×=×=×=×=×=××=×=

وہ گھوم پھر کر واپس ہوئے تو شام ہو چکی تھی رائے خانے گاڑی میں بیٹھے امی ابو کو فون کر کے اپنے اور حیدر کے آنے کی اطلاع دی

ہاں بچے یاد آگئی میری اولاد کو، تمہاری خالہ دادی بھی آگئی واپس انگلینڈ سے گھوم پھر " "کر کچھ عرصہ رکھیں گی

ابانے خوشی خوشی بتایا

سچی؟ "وہ خوش بھی تھی اور حیران بھی خالہ دادی کو انگلینڈ اپنے بیٹے کے پاس گئے " سال ہونے کا تھا اب وہ واپس آئیں اس کی شادی کی کہانہ کو جو امی ابانے کیسے ہر جگہ سنبھالا تھا وہ ایک الگ ہی کہانی تھی مگر خالہ دادی جو تھیں تو اس کے ابو کی خالہ پر رہی کافی عرصہ ان کے ساتھ تھی بڑی دلچسپ خاتون تھی بڑھاپے نے البتہ کچھ گڑ بڑے کر دیں تھیں کے وہ کچھ بھی بول دیتی تھی کبھی بے حد سمجھدار برتاؤ کرتیں اور کبھی - سامنے والے کو زچ کر دیتیں رائے خانے کی لاڈلی تھی وہ سوچنے لگی حیدر اور خالہ دادی کا ٹکراؤ کچھ گڑ بڑنا کر دے پر اب ان کو کیا کہہ کر روکتی

"حیدر تھک گئے ہیں آپ تو گھر چلیں؟"

" نہیں میں ٹھیک ہوں "

" مگر "

کیا بات ہے رائیاب اطلاع بھی دے چکے ہیں " انہوں نے ٹوکا اس کی کال پر کی گئی " باتوں سے سمجھ چکے تھے کے کوئی مہمان ہے وہاں اب وہ اس کے کترانے کو الگ ہی سمجھ رہے تھے

آخر منزل آہی گئی اور وہ دونوں اترے

ایک بار پھر سوچ لیں، خالہ دادی آئی ہیں وہ کچھ بھی بول سکتیں ہیں " اس نے وارن " کرنا ضروری سمجھا

آگے بڑھو شاہباش " وہ اسے گیٹ میں آگے جانے کا کہتے بولے اس نے بھی کندھے اچکا دیے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

یار ایک بڑے مزے کی خبر ملی ہے " سعود کا کارن فلیکس میں چچ چلاتا ہاتھ رک گیا " کل ہی تو فلک سے بات ہوئی تھی شہرینہ کو شرجیل کے گیا تھا اور ابھی فلک کا بھی اس

سے کونٹیکٹ نہیں تھا ایسے مایوسی کے عالم میں حمزہ (رپورٹر) کی پر جوش آواز نے امید

باندھ دی

"ہاں بول؟" جلدی بول "

وہ ہیں ناتیر احیدر بخت اس کے وائٹ کالر پر کچھ کچھ کلنک ملا ہے مجھے ایک پارٹی نے "

" بھی آفر کی ہے ایسے کلنک ڈھونڈنے کی پر کنفرم کچھ نہیں ہے

(don't) اے ہے کیا، ڈونٹ جسٹ بیٹ ار اونڈ ڈالش کم ٹودی دی پوائنٹ مین "

just beat around the bush come to the point

(معنی: بات کو گھماؤ مت مدے پر آؤ) "سعود اسکی لن ترانی سے زچ ہوا (man)

یاد دیکھ ابھی ناسب ہوئی بات ہے پر کام کی ہے تھوڑی یہ فیوڈ لڑکا تو پتا ہے نا تجھے کیسے "

ہوتے ہیں یہ حیدر کے شاید کسی کزن وغیرہ نے کسی غلط فہمی کی بنا پر لڑکی اٹھائی کسی کی

کس کی یہ نہیں پتا بات بڑی دبائی ہے حیدر نے اس کا نام آیا، اس کے کزن کا نام آیا پر

بھائی لڑکی نہیں پتا چلی شاید وہ اس لڑکی کے ذاتی جان پہچان والے کو پتا ہو میڈیا میں

نہیں پھیلا یہ معاملہ

بہر حال کزن تو شاید بھیج دیا کیا کیا انہوں نے پتا نہیں۔ لڑکی بھی نہیں پتا مگر اس واقعے کے تھوڑے عرصے میں حیدر بخت کا نکاح ہو گیا اب دیکھ سنا یہ ہے شہری لڑکی سے ہوا تو مجھے لگتا ہے کہ حیدر نے کیا ہو گا سب اغوا وغیرہ اور بلی چڑھا دیا کزن کو لڑکی عام سے گھرانے کی ہوگی وہ کیا کر سکتے ہوں گے اس کے، بس یہ بات تھی دیکھ کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ہے آئی کڈبی رو نگ تو دیکھیے خود باقی میں بھی تلاشی میں ہوں اچھی رقم ملے گی حیدر بخت کی مخالف پارٹی سے

یہ تو بہت ہوائی بات ہے یار پھر بھی شاید واقعی ایسا ہو پر تو بتا یہ صحافت کو ایسے بیچنا "ٹھیک ہے"

بھائی پیٹ بھرنا ٹھیک ہے میں کوئی ریپ کیڈ نیٹنگ یا چوری ڈکیتی نہیں کر رہا حق "حلال کی کمار ہا ہوں"

اسی فیصد ابادی کی طرح حمزہ کو بھی حرام صرف وہی کمائی لگتی تھی جو جسم فروخت کرنے والے کی ہو چوری کی ہو یا ڈکیتی کی حالانکہ غیر قانونی کام، کم تولنا، ورک پلیس پر ہر اس کرنا، کسی کا حق مارنا، کام کو کم وقت دینا بھی حلال تنخواہ کو حرام کی طرف لے جاتا ہے پر کون پڑے ان گہرائیوں میں سعود نے بھی سر جھٹک کر ان سوچوں سے جان

چھڑائی۔

" وہ اب فون رکھے سوچوں میں گم تھا جب یکنخت زہن میں جھماکا ہوا "ڈاکٹر رائنا
 لیس اٹ کس بی پوسٹل " اسے رائنا سے اس کے اور حیدر کے ایک ڈیفرنس کا پوچھنا اور "
 رائنا کا ٹالنا یاد آیا، وہ آفیشل نیم فائلز پر بھی رائنا علی کے نام سے تھی
 اتج ڈیفرنس نہیں پتا ہونا دو باتوں میں آتا ہے ایک لاپرواہی دوسرا نکاح کے وقت یہ "
 بات نوٹ ہی نہیں کی ہو اس نے مگر شادی ارنج ہو یا لو اتج تو بتائی ہی جاتی ہے بھئی پھر
 اپنی شادی کے ٹاپک پر کترانا، نیم رائنا علی ہی رکھنا بیٹا دال میں کچھ تو کالا ہے یا ساری
 دال ہی کالی ہے مگر ڈاکٹر رائنا کسی آؤٹ اسپوکن کیریر اور اینڈ لٹ کی اپنے گناگار کو سر کا
 تاج کیوں بنائے گی مجبوراً یہ مجبوری سب کراتی ہے " وہ خود ہی سوال کرتا ان کے جواب
 ڈھونڈتا تھوڑی کھجاتا نے بانے جوڑ رہا تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

اے چڑیا کیا روپ رنگ ہے تیرا ہیرا بانی صدقے جائے ایسے حسن کے "ہیرا بانی"
 نے فلک کو ہاسٹل سے نکلوا دیا تھا شرط کے مطابق وہ فلک کے ایگزامز ہوتے ہی اسے

کوٹھے پر لے آئی تھی شہرینہ سے کوئی رابطہ نا تھا شتر جیل بھی آخری بار جب آیا کچھ نا
بتایا تھا

فلک مجبور اطوعاً گرہا گھنگھورے باندھے نا چنا سیکھ رہی تھی

ہیرا بانی ہیرا تو واقعی قیمتی تراشنے کے بعد دگنا قیمتی ہو جائے گا وہ بخت یصاحب "
" (شتر جیل) کے لیے مخصوص کرے گی

استاد نواز نے ٹوہ لینی چاہی

نا استاد صاحب بخت صاحب دیا لوضرور ہیں مگر ہیرے پر تسلط جمالتے ہیں پھر یاد ہے "
نینا مخصوص کرائی تھی پھر شہرینہ اب نینا بیچاری فارغ پڑی ہے کسی کو نادے سکوں اسے
شہری بھی یہی حال سے گزرے گی نقصان کس کا ہیرا کا نا ہیرا نے یہ ہیرا (فلک) اب
انہیں نا دینی اس کے تو دام کھرے کروں گی بار بار کھرے کروں گی وہ انگر بیچی میں
ویلو ہے اسکی " اس کی عیار آنکھوں میں (re sale) کہتے ہیں نا کیا زراہاں ری سیل
چمک بڑھ بڑھ گئی تھی لب پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی

" اور بخت کی کو پتا گا پھر "

انہیں فلحال میں کوئی اور اچھا کھلونا دے دوں گی جس سے نامیرا نقصان ہونا ان کا اور " اسے چپا دوں گی بعد میں پتالگ بھی گیا تو طوائف کی پہنچ سے زیادہ کسی کی پہنچ نہیں ایک بخت کی کیا یہاں تو کئی بڑے بڑے پولیٹیشنرز ہمارے منتظر ہیں کبھی وہ ہمیں استعمال کرتے ہیں کبھی ہم انہیں بخت کی کیا کر لیں گے بھلا ویسے بھی ڈر عزت کا ہوتا ہے چاہے نقلی ہو یا اصلی اور ہم تو بدنام زمانہ ہیں ہمیں کیا ڈر " وہ مکر وہ قہقہہ لگا کر بولی تو استاد صاحب اسکی سوجھ بوجھ پر آردھننے لگے دوسری طرف فلک کا زہن شہرینہ میں اٹکا تھا سعود سے بات ہوئی تھی وہ جانے والا تھا کچھ عرصے کے لیے اس نے فلک کو یہاں نارمل رہنے کو بولا تھا تاکہ کوئی شک میں نا پڑے ابھی بائی کی باتیں سن کر اسے اتنا تو حوصلہ ہوا تھا کہ فلحال وہ اسے کسی کو پیش نہیں کرے گی بخت صاحب کی وجہ سے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

راننا کے میکے میں ان کا پرتپاک استقبال ہوا تھا، وہ اندر گئے ہی تھے کہ ایک وہیل چیئر پر کالروالا سفید کرتا پہنے سفید ہی ٹراؤزر تھا گلے میں اسٹالر چند بالوں کا جوڑا بنائے کے ساتھ خاتون چلی آئیں

صاف شفاف گلابی جلد جس پر جھریاں تھی آنکھیں سکیرٹیں ان کا معائنہ کر رہیں تھی

رائنا آگے بڑھی اور گلے لگی "خالہ دادی کیسی ہیں" جو ابا خالہ دادی نے اسے بھینچا اور خوب روئی اغواہ کاروں کو صلواتیں سنائی پھر آنسو پوچھ کر ایسی نارمل ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی ناہو "چھوڑو اب بچی، میاں کہاں ہے تمہارا؟ اللہ!" وہ اچانک دل پر ہاتھ رکھے بولیں "بیڑا غرق ہو، علی احمد میری پھول سی بچی کے لیے تم ایسے بچی عمر کے بد شکل آدمی کے لیے مان کیسے گئے" رائنا کو کوئی موقع دیے بغیر وہ شروع ہو چکی تھیں حیدر کا خون کھول اٹھان لوگوں نے انکی (خالہ دادی) نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو نشانہ حیدر کا ملازم تھا جو بیچاران کی لائی سوغاتیں رکھ رہا تھا اندر لا کر اب خون خشک ہوئے کھڑا تھا حیدر الگ تپے سردار حیدر بخت کی بیوی کو کیسے کسی اور کی بیوی سمجھ سکتی ہیں یہ خاتون سامنے ہی تو کھڑے تھے وہ ان کے آخر

نہیں نہیں خالی دادی یہ تو "علی احمد اور رائنا دونوں بولنے کی کوشش کر رہے تھے" کے وہ پھر ریس پکڑ چکی تھیں "اے ہائے اب یہ مواشوہر ہے تو ہے علی میاں جیس بھی ہے داماد ہے کام کیو کر رہے ہو اس طرح

وہ اور بولتیں اس سے پہلے رائنا نے غصے سے سرخ پڑتے حیدر کا ہاتھ تھا ما جو سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بھی خالہ دادی کو نادکھے جانے کیوں۔ "خالہ دادی بس کریں سن

بھی لیجیے یہ یہ ہیں میرے شوہر "حیدر بخت" "اب خالہ دادی صدمے سے خوشی میں
 چھلانگ لگا چکیں تھیں" اچھا ہے، پر کیا بخت نام ہے تو تختے کی طرح اکڑا رہے گا
 تمہارے سسر کی خالہ ہوں تمہاری ساس کی ساس تو تمہاری بھی ساس ہوئی (حیدر کو
 دل میں سلجھی ہوئی ساس پر جی بھر کر ترس آیا) "سلام نہیں کرو گے" وہ بمشکل خود کو
 کمپوز کیے آگے بڑھے اور ان کو سلام کر کے سر جھکا یا اور سر آگے کیا جب کے خالہ
 دادی نے ہاتھ آگے کیا وہ دونو ہی حیران تھے جب علی صاحب بیچ میں آئے

"خالہ پیار لے رہا ہے آپ سے داماد"

ہاں تو میں بھی پیار ہی دے رہی ہوں "وہ ابھی بھی ہاتھ بڑھائیں تھی" وہ تو نا سمجھ سکتی "
 تھیں علی صاحب داماد کی طرف متوجہ ہوئے "بیٹا جی بات یہ ہے کہ خالہ دادی ترکی
 کے ڈراموں کی رسیا ہیں وہاں بزرگوں کا ہاتھ چومتے ہیں

اوہ" ("اچھے خاصے نارمل خاندان میں یہ ایسی کیو ہیں") وہ دل میں سوچتے چڑتے محظ "
 ان کی بزرگی کا حافظ کرتے ان کی خواہش کی تکمیل کی تب انہوں نے سر پر ہاتھ رکھ
 دعائیں دی

"رائٹانے ان کو جتنی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی" اور نامائیں میری

وہ دل کڑا کرتے آگے بڑھے ابھی خالہ دادی سے ملاقات ہونے کے اور بھی امتحان تھے وہ سسرال کے خوشگوار ماحول کو پسند کرتے تھے اور دیگر کمپلیکس مردوں میں سے ناتھے جو بیوی کے میکے میں گیڈر سے شیر بننتے ہیں بلکہ وہ تو عزت دینے والے مان دینے والے داماد تھے ساس سسر بھی ان کے سونے میں تولنے والے تھے مگر کہتے ہیں ناہر پھول کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں تو خالہ دادی وہی کانٹا تھیں

چائے پر کافی اہتمام تھا وہ سسر صاحب سے حالت حاضرہ پر گفتگو فرما رہے تھے رائنا والدہ کے ساتھ کچن میں تھی اور خالہ دادی معائنہ میں حیدر کے معائنے میں غرق تھیں تبھی رائنا اور سائرس خاتون ٹرائی لے آئیں اور کانسٹیبل کی میز پر سب چن دیا سب ہی متوجہ ہو گئے

دوران چائے اچانک رائنا جو ننگلز کو کیچپ لگا کر کھا رہی تھی ہاتھ پر لگ گئی اور ہاتھ سے چہرے پر حیدر نے اسے اشارہ کر کے بتایا مگر وہ نا سمجھی اور ان سے صاف کرنے کو بولا تو وہ ٹشو کے کرآنکھ کے پاس لگی کیچپ صاف کرنے لگے منٹوں یا سین تھاکوئی خاص متوجہ نہ تھا مگر خالہ دادی تو تھیں دل ہی دل بلائیں لیں لاڈلی کے لاڈ آٹھ رہے تھے آخر بھئی علی میاں رائنا اپنی ہے نصیب والی "وہ ان دونوں کو دیکھتے بولیں سب ہی مسکرائے"

مگر ان لوگوں کے مسکراتے لب ان کی انگلی بات پر سکڑ گئے

" سارے ہی مرد لاڈ اٹھانے والے ہیں اس کے "

اس قدر متنازع بیان وہ بھی داماد کے سامنے جی کیا ٹیپ لگا دی خالی ساس کے منہ پر اور رائنابا پ اور شوہر کے سامنے اس بات پر اس کا دل چاہا کانوپر ہاتھ رکھ دے (اپنے نہیں

حیدر کے کانوپر) حیدر نے مٹھیاں بھینچی اٹھنا چاہا کے رائنابا نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ مالتی

نظروں سے دیکھا گہری سانس بھر کر انہوں نے سسر صاحب کی طرف دیکھا وہ بے بس دیکھائی دیے "آپ یہ کہنا چاہتیں ہیں کہ زندگی میں آنے والے مرد یعنی باپ اور

شوہر رائٹ " انہوں نے چبا کر کہتے خاتون کو احساس دلانا چاہا

ظاہر ہے بھئی کوئی پہلی جماعت کے بچے ہیں یہاں جوہر بات کو وہ وہ کہتے ہیں نا "اب "

"زہن پر زور ڈالا جا رہا تھا " ڈیفائن ہاں یہی تو لفظ تھا ڈیفائن کروں

یا اللہ مجھے صبر دے (وہ دل ہی دل دعا گو تھے وہی نہیں خالہ دادی کے علاوہ سب یہی "

دعا کر رہے تھے کے اللہ حیدر کو صبر دے

وہ سسر صاحب کے ساتھ بیٹھے شطرنج کی بازی میں مصروف تھے جب دوبارہ چائے کا

سیشن چلا اور رائٹاڑے لیے آئی اب وہ دونوں کی چائے میں اپنے حسب منشاء دودھ ڈال رہی تھی اور چینی اس نے دونوں کی پیالہ میں نہیں ڈالی تھی دونوں داماد سسر اپنی اپنی جگہ گھور کر رہ گئے اب وہ اپنی پیالہ میں چائے کا چمچ بھر کر چینی ڈال رہی تھی گھر پر تو حیدر بھی بدلے کے طور پر روک دیتے تھے یہاں پیچ و تاب کھا کر رہ گئے یہی حال سسر صاحب کا تھا "حیدر میاں آپ نے معصوم منافقت دیکھی ہے" وہ بیٹی کی حرکت کو نظر میں رکھتے داماد سے مخاطب ہوئے

میرے سامنے ہو رہی ہے جناب "وہ بھی سمجھ گئے کس معصوم منافقت کی بات" ہو رہی ہے

ہائے اب کیا کریں معصوم منافقت سے بھرے صیاد کی قید میں ہیں اور کوئی اناج سے " نہیں 24 سالوں سے "پدرانہ شفقت سے بھرے لہجے میں علی صاحب نے مزاح کے پیرائے میں بات کی مگر اس میں بھی ہر ٹیپکل باپ کی طرح اولاد کی عمر ایک سال پیچھے کرنا نا بھولے بیگم نے بیٹی کے پیدائش سے ہی اس کے باپ کو یہ گھٹی دی تھی ان کی اس مشفقانہ چالاکی نے حیدر کو خوب لطف اندوز کیا مگر بظاہر ظاہر نا کیا

"اب تو آپ تھوڑے آزاد ہیں ہے نا؟"

علی صاحب نے داماد کے سوال پر انہیں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہو "میاں تم نہیں
" سمجھو گے

پھر نگاہوں کو زبان بھی دے دی

میاں اس قید سے کون آزاد ہونا چاہتا ہے اس قید میں گرفتار ہونے کو اس صیاد کو تو "
دعاؤں میں مانگتے تھے ہم " وہ ہلکے سے آبدیدہ ہو گئے حیدر نے رشک سے باپ بیٹی کو
دیکھا انہیں اپنی بہن کا باپ سے رشتہ یاد آیا

جو والد سرکار سے ہو کر جو حکم سرکار تک محدود تھا کیسے بد نصیب باپ ہوتے ہیں جو
اپنی بیٹی کی محبت کی قید سے آزاد ہوتے ہیں سچ

رائسناکپ لے کر والدہ اور خالہ دادی کے پاس جا چکی۔ تھی اس گفتگو سے لاعلم تھی اب

وہاں ان دونوں خواتین کے ساتھ بیٹھی داماد اور سسر کی جاری کو گھور رہی تھی

اپنے باپ کو دیکھو زرا "خالہ دادی چھریا تیز کیے ریڈی ہوئیں سائرہ نے سر پکڑا "

ہاں "رائسناکپ لے کر منہ بنایا "

"داماد میں ہی گھس گئے ہیں جیسے خون ہو "

یہی تو "رائنہ نے ان کی گل افشانی پر ہاں میں ہاں ملائی"

بھلا یہ بھی کہیں ہوتا ہے "وہ مزید گویا ہوئیں"

کیا خالہ دادی آپ بھی منفی پہلونا ڈھونڈا کریں اور رائنہ شکر ادا کرو کے تمہارا شوہر " تمہارے خاندان کے ساتھ اچھا ہے ورنہ تو ساری عمر گزر جاتی ہے دامادوں کی گردن کا سریا نہیں نکلتا اور عورت بیچاری دو پاٹوں میں پس جاتی ہے پھر گھر خراب ہو تو الزام عورت پر "سائرہ نے منافق معاشرے کو برہنہ کر دیا

صحیح کہہ رہیں ہیں آپ امی میں تو بس مذاق کر رہی تھی اور خالہ دادی کتنی بری بات " ہے ایسے آگ میں گھی نہیں ڈالتے " وہ اب خالہ دادی کو چڑھا رہی تھی

اے ہائے بنو تم تو بے پندے کالوٹا ہو " وہ سخت تپیں "

اب وہ وہیل چیئر چلاتی وہاں چلیں رائنہ نے ان کی مدد کی جہاں حیدر اور ابا تھے ابا کال آنے پر اٹھے تو وہ بچے تیز کر بیٹھیں

رائنہ انہیں اپنی اور آمنہ کے بچوں کی تصویریں دیکھا رہیں تھی

یہ یہ اس آدمی کے ہیں؟ " انہیں نیا صدمہ لگا "

نہیں بھئی یہ میرے بھتیجے ہیں خالہ دادی "حیدر نے اس کی طرف دیکھا کیسے مان سے"
میرے بھتیجے کہا تھا، وہ پہلے دن سے بی اماں تک کو بی اماں کہتی تھی اور وہ علی صاحب کو
انکل دل نے کہیں دوران کو کوسا

اللہ کی پناہ یہ کب ہو اسارہ تم نے بتایا نہیں یہ گنجے سرتاج نے کیا چن چڑھایا"
تمہارے "اب تو پوں کارخ علی صاحب پر تھا جو ابھی واپس آئے تھے اور ہونق تھے
رانسا کا مقصد میرے میرے بھتیجے میرے بھائی کے بیٹے تھا خالہ دادی ابا کے پوتے"
"نہیں"

وہ انہیں سمجھاتے بولے لیکخت علی صاحب چونکے داماد نے پہلی بار ابا کہا تھا بزرگ دل
خوشی سے کھل اٹھا کبھی کبھی ہمارا چھوٹا لفظ کسی کو بڑا مان بخشتا ہے مگر اکثر یہ بڑی سی
خوشی ہم اپنے ہی آنا کے دائرے میں چکر لگاتے گنوا دیتے ہیں اور بعد میں دکھی ہوتیں
ہیں کے کوئی ہمیں اپنا نہیں مانتا یا مان نہیں دیتا

رانسا دل ہی دل حیدر کی اس قدم پر خوش ہوئی تھی

اچانک زوردار الارم بجا اور خالہ دادی اچھلی گلے میں دوڑی سے لٹکا ہے ٹکی پیک

موبائل کو آنکھیں سکیرے دیکھا پھر شور مچایا "سائرہ سائرہ جلدی جاؤ جلدی جاؤ میرا

کینولے کر آؤ اور ہاں سب بھی "انہوں نے وہ شور مچایا کے حد نہیں

حیدر نے سوالیہ نگاہیں رائٹا کی جانب کی "خالہ بی ہیلتھ کونشس ہیں صرف صحت کو فائدہ

پہچانے والی چیزیں کھاتیں ہیں باقاعدہ الارم لگا کر "وہ بے حد دھیمی آواز میں سرگوشی

کرتے بولی۔

حیدر کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا

کسی دن یہ خاتون پکارنگ شو میں آئیں گی "وہ دل ہی دل پر یقین تھے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

×=×

یہ شیراز کیو اداس ہے آمنہ؟ "بی اماں نے بھتیجے کا اتر چہرہ دیکھا تو پوچھ بیٹھیں "

بابا کو یاد کر رہا ہے کہتا ہے بابا کو مجھ سے ملنے کا شوق نہیں "آمنہ نے منع بتایا"

تو تو کس لیے ہے بول باپ مصروف ہے "وہ اسے ہی ڈپٹی بولیں "

بولا ہے پر بڑے ہو رہے ہیں بچے نہیں بہلتے اب ان بہلاؤں میں "وہ عاجز ہوئی"

تیرا لہجہ دیکھ لگتا نہیں تو نے سمجھایا ہو گا یاد رکھ آمنہ تجھے کاری کرادو گی اگر میرے "

بھائی پر آنچ بھی آئی تو نے زرا زبان جھولی سرکار کے آگے یا اپنی کچھ لگتی بڑی سرکار کے

آگے اس دن دیکھنا حشر اور اگر میرے۔۔ "آمنہ کی چٹیا دبوچے وہ مزید بولتیں تبھی

شیراز جو کب سے باہر چھپا کھڑا تھا ٹپ کر اندر آیا

چھوڑیں میری اماں کو چھوڑیں "وہ روتا زور سے بولا"

نہیں ہوں گی کاری میری اماں نہیں ہیں وہ ایسی "وہ چھوٹا تھا مگر ایسے ماحول بچوں کو"

"وقت سے پہلے بڑا کر دیتے ہیں" نہیں کہا اماں نے کچھ

شیراز تم اس عورت کے لیے مجھ سے گستاخی کر رہے ہو پھوپھی سرکار سے اپنی دہ "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہے تربیت تمہاری آمنہ

وہ آمنہ کو چھوڑ کر اب جاہ جلال سے شیراز کی طرف متوجہ تھیں

اماں اماں کا رتبہ اللہ نے بڑا رکھا ہے بی اماں یہ اماں نے نہیں ٹیچر نے بتایا اور اور قاری"

"صاحب نے بھی

میں اماں کی حفاظت کروں گا اماں کو کاری کیا تو میں بھی کاری ہوں گا" اب وہ رو رہا تھا"

بی اماں صدمے کی سی کیفیت میں وہاں سے اٹھ گئیں وہ سب کچھ کر سکتیں مگر اپنے

بھائیوں اور ان کی اولادوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں تھیں ان کی نظر میں بری نہیں
دکھنا چاہتیں تھیں مگر شیراز کے لفظوں نے ان کا دل چیر دیا تھا

آمنہ نے تڑپ کر بیٹے کو گلے لگایا اپنے ننھے محافظ کو

اتنا بڑا ہو گیا میرا شیراز "وہ ماتھا چوم کر روتی بولی"

اماں رونا نہیں اب کوئی کچھ کہے مجھے بتانا میں اپنی اماں کا خیال کروں گا بڑی سرکار نے "
"اس دن بتایا تھا اماں کا خیال کرنا بہت ضروری ہے اماں کی حفاظت ضروری ہے

آمنہ نے دل سے اس لڑکی کو دعا دی جو بنا جتائے بنا کریدے اس کی مددگار تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=÷=×=×=×=

یہ سب تماشہ ہو گیا آپ مجھے سب بتا رہیں ہیں بی اماں "شر جیل ٹر خا" دوانچ کا بھولتا "

"اور یہ زبان

حواس قائم رکھیں شر جیل سائیں اولاد خصوصاً بیٹے پر ہاتھ نہیں اٹھاتے کمزور بنائیں "

"گے اسے آپ

بی اماں نے سختی سے ٹوکا

" تو کیا کروں اس آمنہ کو سر پر نچوائوں اپنے "

وہ ٹر خا

فلحال اڑنے دیں ویسے بھی آمنہ کی اڑان اتنی ہی ہے چھٹیاں ختم ہونے کے جائیں اس کے "

پر خود بخود جھڑ جائیں گے " وہ لا پرواہی سے بولیں

حیدر کو شک ہے آپ پر " انہوں نے موضوع بدلا "

دو سال پہلے میں کچا کھیلاڑی تھا بھائی سرکار نے پکڑ لیا تھا صد شکر والد سرکار کا وقت تھا "

" بچت ہو گئی اب پکڑا گیا تو۔۔۔ پتہ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیدر دورانہ لیش ہیں سب سمجھتے ہیں جانتے ہیں کے کچھ گڑ بڑ ہے مسلسل نظر ہے ایک "

ثبوت اور سب ختم " بی اماں پریشان تھیں وہ پنچائیت اور دیگر فیصلوں سے ہٹائی جا چکی۔

تھیں مزید غلطی کی گنجائش نا تھی

بھائی سرکار بنا ثبوت نہیں کہیں گے کچھ اور ثبوت میں چھوڑتا نہیں، جانے آنے کے "،

لیے وہاں (کوٹھے اور شہرینہ) میں چھوٹی گاڑی استعمال کرتا ہو جس کے بارے میں گھر

میں کوئی نہیں جانتا نمبر پلیٹ تک جعلی ہے، منہ چھپا کر جاتا ہوں، ملازم سوائے داد بخش

کے کوئی گاؤں سے نہیں رکھا ورنہ بیغیرت منہ کھول دیتے ہیں" اس نے بڑے فخر سے احتیاطی تدابیر بتائیں۔

ہوں!" بی اماں نے ہنکارا بھرا وہ اتنی مطمئن نا تھیں"

×=×=×=×=×=÷÷=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

ہائے اللہ! چاچی یہ تو نا کہہ میں کہاں رہوں گی بھلا" وہ رو دینے کو ہوئی"

جھلیے رونے کی کیا بات ہے زرا سے مہینے کی بات ہے تو کہیں اور بندوبست کر لیں بعد" میں آجانا" چاچی جس خود بھی جانتی تھی کے زرا سی بات نہیں ہے پھر بھی آرام سے بولی اس کے گھر والے دوسرے گاؤں سے مہینے بھر اس کے ہاں ٹھہرنے آرہے تھے پورا ٹبر وہاں رہتے سکینہ کی جگہ نابتی۔

سکینہ الگ پریشان تھی کے کیا کرے ہو سٹل کے پیسے نا تھے نا ہی ابامانتا، اور کوئی رشتیدار بھی نا تھا شہر اس کا ایگزامز سر پر تھے تین بعد ہر صورت واپس جانا ضروری

"اللہ جی میں کیا کروں اب

×=×^o÷=×=××=×=×=×=××=×=×=×=×=×=×

وہ وہاں کافی دیر بیٹھے خاکہ دادی چونکہ "ٹیبلیٹ" پر ارتغل دیکھ رہیں تھی اس لیے
امن۔ میں رہیں اور انہیں بھی رہنے دیا وقتاً فوقتاً ہینڈ فری لگائے وہ اچھلتی اور کوئی ناکوئی
ڈرامے پر تبصرہ کرتیں

سیلجن کر دے انہیں کر دے سیدھا "اب بھی وہ کسی کو سیدھا کرنا چاہ رہی تھیں"

خوشگوار ماحول میں کھانا کھا کر وہ نکلنے کے لیے کھڑے ہوئے رائٹا نے تور کنا تھا
وہ چلتی چھوڑنے باہر تک آئی آتو بارہے تھے مگر امی نے اسے بولا وہ ساس کی عقلمندی
کے قائل ہو گئے
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
چلو ٹھیک پھر۔۔ پڑسوں تمہیں پک کرنا ہے "وہ بولے لہجے میں اداسی تھی"

"جی، حیدر آپ خیال رکھیے گا اپنا"

موہ پکڑے اس کے روبرو ہو کر دیکھنے لگے یہ سادہ سا چہرہ کتنا عزیز تھا دل چاہا ساتھ ہی
لے جائے اسے بھی، ان کے ایسے دیکھنے پر رائٹا کا دل پگھلا ایسے بھی کو ہی چاہتا ہے گھنی
پلکیں رخسار پر سایہ فگن ہو گئیں حیدر نے مڑ کر پیچھے دیکھا "کیا دیکھ رہیں ہیں وہاں" وہ
حیران ہوئی

بھئی دیکھ رہا ہوں کے کوئی اتو نہیں رہا" اطمینان کرنے کے بعد وہ اس کے قریب "

آئے دونوں ہاتھوں میں چہرہ تھا اور ماتھے پر محبت مثبت کی

دو دن زیادہ نہیں ہیں جاناں " مدھم سرگوشیاں لہجہ۔ "

اللہ حافظ " اسے خاموش پا کر موڑے "

رانکا دل اداس ہونے لگا اسے خود بھی سمجھنا آیا کیو

اس نے ان کا ہاتھ تھام کر روکا

" آپ کل آجائیں گا، ساتھ واپس جائیں گے "

وہ مدھم سا بولی تو حیدر کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا

اُس اوکے تم اسٹے کر لو " انہیں اچھانا لگان کی وجہ سے وہ قربانی دے اس کا گال "

تھپتھپاتے بولے

نہیں بس یہ ٹھیک ہے، پر آپ جب آفس جائیں گے میں یہاں اجایا کروں گی " وہ "

جلدی سے بولی

ٹھیک، خیال رکھنا جاناں، اور فون ساتھ رکھنا کال کروں گا " وہ پیار سے گال "

تھپتھپاتے چل دیے اور گاڑی میں بیٹھ گئے رائیڈ پر تک انہیں جاتا دیکھ رہی تھی اپنی
کفایت سمجھ سے باہر تھیں اندر سے ابا کے پکارنے کی آوازیں آئیں تو اندر چل دی

=×=×=×=×=×=×=×=×=÷=××=×=×=

واؤ! گرل یو آر الائیو "وہ شہرینہ کی آواز سن طنزیہ چہکا"

اپنی انگریز دانی بند کرو، اور جلدی بتاؤ کیا بنا فلک کے معاملات کا "شہرینہ تیزی سے"
بولی شرجیل باہر تھا اس کا ٹیو بخش داد بھی نہیں تھا تو اس نے سعود کا دیا فون اور سم لگائی

اور کال کی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیڈ نیوز ہے، میری فلک سے بات ہوئی تھی وہ تم لوگوں کے لوگ (کوٹھے)"

والے) اسے لے گئے، مگر گڈ نیوز اس نے اس عورت (نائیکہ) کی باتیں سنی تھی فلحال
" اس کا ارادہ فلک کو خفیہ رکھنے کا ہے

سمجھ نہیں آرہا شکر کروں یاروں "وہ بے بس تھی پھر سنبھلی" اور واڈا کیو منٹرز، ویزا"

"کا کیا بنا

" نہیں بنا کچھ ایک اور خبر ہے اچھی یا بری تم طے کرنا"

ابا تمہارے ماموں واپس آرہے ہیں ہمیشہ کے لیے اور میں بھی تھوڑا عرصہ جا رہا ہوں " کام سمیٹوانے کے لیے " شہرینہ کے سر پر دھماکے ہونے لگے تھے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے کیا ہو رہا تھا کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی سائیں سائیں کرتے دماغ سے سننے لگی جو رپورٹر سے ملی حیدر بخت کے بارے میں معلومات بتا رہا تھا وہ چپ کیے سنتی گئی

وہ امی سے سر میں تیل لگواتے باتیں کر رہی تھی " امی مجھ سے میرا بھی تو پوچھے کیسی ہوں کیسے رہتی ہوں حیدر کے علاوہ بھی باتیں ہیں " وہ چڑ کر بولی

تم رچ بس گئی ہو وہاں یہ تمہاری باتوں سے دکھتا ہے اب، اور حیدر کو دیکھ کر پتا چلتا " ہے کے کیوں رچ بس گئیں اتنے جلدی ایسے مختلف ماحول میں اور جس کی وجہ سے میری بیٹی کو آسانی ہوئی اسکا خیال کرنا نہیں چاہیے کیا " سائرہ بولیں

وہ محظ مسکرا کر رہ گئی اب کمرے میں آکر اسی نچ پر سوچنے لگی کیا واقعی میں خوش ہوں، ہاں مجھے اچھا لگتا ہے حیدر کا ساتھ انکی محبت انکا احساس کرنا مگر خوشی صرف یہی نہیں ہوتی، اگر حیدر سے وہ جگہ وابستہ ناہوتی تو زندگی کتنی حسین ہوتی آپ نے ٹھیک کہا امی میں وہاں رچ بس گئی ہوں اور وجہ حیدر کا ساتھ ہے مگر یہ بھی سچ ہے کے اگر زندگی میں یو-ٹرن ہوتا تو میں یوٹرن کا ہی انتخاب کرتی مگر زندگی میں یوٹرن نہیں ہوتے

زندگی میں بس وقت آگے بڑھتا ہے جو اسکے ساتھ آگے بڑھتے ہے کامیاب ہوتے ہیں
جو بار بار پیچھے دیکھتے ہیں یا یوٹرن ڈھونڈتے ہے وہ زندگی کی تیز رفتاری میں وقت کی
دوڑ میں کھو جاتے ہیں اور میں کھونا نہیں چاہتی اسلئے آگے بڑھ گئی ہوں
وہ انہیں سوچوں میں تھی جب خالہ دادی چلی آئیں "کیا بات ہے یہ کیونچڑی ہوئی بلی
بنی بیٹھی ہو" اشارہ اس کے تیل سے لپے سر پر تھا بال ہلکا تھا اس کا تیل لگا کر پتلے لگتے
تھے

خالہ دادی کبھی میٹھی بات بھی کر لیا کریں "وہ بیزار ہوئی"
اچھا اچھا یہ بتاؤ وہ تمہارا میاں کیسا ہے؟ "تجسس سے پوچھنے لگیں"

اچھے ہیں کافی "وہ بولی تو وہ پہلے تو اسے گھورتی رہیں"

"تم کہہ رہی ہو تو مان لینا پڑے گا ورنہ مجھے پسند نہیں آیا"

کوئی بات نہیں اچھی بات ہے میں چاہتی بھی نہیں میرے شوہر کسی اور خاتون کو پسند
آئیں "وہ مطمئن انداز سے آگ لگا گئی"

خالہ دادی نے قریب پڑی کتاب سرپردے ماری (رائٹا کے سرپر) "بہت بان چل"

"رہی ہے ہاں

اچھا اچھا سوری" اسے ہنسی آگئی "

یہ بتاؤ مارتا تو نہیں ہے "رائٹا نے نفی میں سر ہلایا، "جلاتا ہے" اگلے سوال پر وہ قہقہہ "

ضبط نا کر پائی

نہیں خالہ دادی ایسا کچھ نہیں ہے، اور اللہ نا کرے مسئلہ ہو تو میری خالہ دادی ہیں نا "

"وہ انہیں بہلاتے بولی خالہ دادی کی اپنی کہانی تھی دو بیٹے تھے، بڑے بیٹے کی بیوی کم عمری میں۔ چل بسی بیٹا اس کے غم میں مدہوش رہنے لگا اکلوتی بیٹی تھی اسکی جس کو خالہ دادی نے پالہ تمیز تہذیب سلیقہ اچھا جہیز سب دیا نصیب نادے سکیں وہ روز ظلم سہ کر آتی یہ ہر ٹیپکل روایتی ماں کی طرح ضبط کرنے کا کہہ کر پھر بھیج دیتیں۔ اور ایک دن وہی ہو اوہ تو پلٹ کر نا آئی اور جنازہ آگیا اس کا۔ اس دن نے خالہ دادی کے زہن پر بہت اثرات مرتکب کیے وہ بیٹیوں کے معاملے میں بہت نازک ہو گئیں تھی اور وہ بیٹی کا بھید بھاؤ نہیں کرتی تھی کون اور کس کی ان کے لیے بیٹی جس کی بھی ہو بیٹی ہوتی تھی اب رائٹا انہیں دیکھ سوچنے لگی حیدر نے ٹھیک کہا تھا ہر کسی کی اپنی کہانی ہے کوئی پھولوں کی سچ پر نہیں سوتا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ شام میں فریش ہو کر ابا کے ساتھ ٹیبل ٹینس کھیل رہی تھی جب ربیعہ چلی آئی وہ
 ویسے بھی آتی جاتی رہتی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی وہ دوستیں تھی جنہیں ایک
 دوسرا کا پورا خاندان جانتا ہوتا ہے

دکھ سکھ میں ساتھ دینے والے دوست ہم نوالہ وہم پیالہ۔

وہ ابا کو ہرا کر ربیعہ کے پاس چلی آئی ابا ہنوز ہار ماننے پر تیار ہی نہ تھے

"آپ کیا بچوں سے الجھے ہیں ایسا کریں مٹھائی لائیے رائنا کو بتانا بھی تو ہے گڈ نیوز"

سائرہ بیگم نے بولا تو سب چونکے "ہاں ہاں صحیح کہا میں بھی باتوں میں لگ گیا لاتا ہوں

"ابھی

وہ سر دھنتے سب کوشش و بیچ میں چھوڑ چلے گئے

کیسی نیوز امی "رائنا نے پوچھا"

بھئی صبر کرو تھوڑا "وہ مزید پراسرار بنیں"

تم سیٹل ہونا رائنا "ربیعہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تنہائی ملتے ہی"

ہاں یار، حیدر اچھے ہیں پر زیادہ اچھا ہوتا اگر وہ حیدر ہوتے سردار حیدر نہیں " وہ گہری " سانس بھر کر بولی " مجھے کبھی کبھی دم گھٹتا لگتا ہے جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ اسی حویلی میں ایک عورت بنا کسی خواب کسی رنگینی کسی انسانیت کے جی رہی ہے، جہاں ایک عورت دوسری عورت کی زندگی اجیرن کیے ہے، جہاں ہر دوسرے بچے بچی کی شادی اس کی پیدائش پر ہی کسی شخص سے منسوب کر دی جاتی ہے، ہر دوسری لڑکی تعلیم سے محروم ہے، تعلیم یافتہ عورت کو ایسے دیکھا جاتا ہے جیسے وہ کوئی کرپٹ عورت ہو، ایوری " تھنگ از سوپرا بلمیٹک یار

وہ بے بسی سے بولی " میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو صرف اپنے بھرے پیٹ کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک میں خوشحالی ہے، میں ان میں سے بھی نہیں ہوں جو یہ کہتے ہیں کیا ہوا جو ہمارے ملک میں مسئلے پڑوسی ملک کے حالات دیکھو یعنی اپنے گھر میں " آگ لگی ہے اور خوش ہیں کہ دوسرا گھر بھی تو جل ہی رہا ہے نا

ہوا کیا ہے؟ کوئی۔ خاص بات؟ " ربیعہ جانتی تھی کوئی بات ضرور ہے جو اسے کھا رہی " ہے

جو اب اس نے سکینہ کا حال سنایا

یہ تو واقعی غلط ہے ظلم ہے "ربیعہ نے افسوس کیا"

اسی لیے میں نے سوچا ہے اس کی مدد کروں، اسکی ایڈوکیشن کی فیس وغیرہ کے "معاملے میں، ویسے بھی میری اپنی سیلری ہے اور حیدر الگ جیب خرچ دیتے ہیں جو "سیر سلی کم ہی استعمال ہوتا ہے تو بہتر ہے اسے کسی اچھے کام پر خرچ کروں

"ہاں اچھا آئیڈیا تمہیں کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو ڈولپٹ می نو"

ارے ہاں ربیعہ یہ بتاؤ تم اب اپارٹمنٹ میں اکیلی رہتی ہو، ربیعہ کی فیملی اسلام آباد "میں تھی پر وہ جاب کی وجہ سے یہاں تھی ارادہ اس کا بھی ایک دو سال میں وہیں جانے کا تھا بس چھوٹی بہن کے لاسٹ ایرکاسیٹ تھا پھر دو نو بہنیں ساتھ ہی جاتیں

ہاں فلحال میں اور ثناء ساتھ ہی رہ رہے ہیں اور ایک اور لڑکی ہے ثناء کی کلاس فیلو ایک " روم خالی ہے

اس نے بتایا تو رائنہ نے سر ہلادیا

یکایک اس کا فون رنگ کرنے لگا

حیدر کی کال ہے آتی ہوں میں "وہ کہتی اٹھی"

"! اسلام و علیکم"

و علیکم سلام کیسی ہو جانم!" وہی مخصوص محبت سے گندھا لہجہ اسے گلنار کر گیا"

"ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

"ٹھیک بس تھوڑی دیر میں آؤں گا ریڈی رہنا"

خیریت؟" وہ حیران ہوئی پروگرام تورات کا تھا"

"ہاں خیریت کام ختم میرا تقریبات کو واپس جائیں گے"

اوہ اوکے" اس نے اداسی چھپاتے کہا پھر چند باتوں کے بعد فون رکھ دیا"

اور امی کو اطلاع دینے چلی گئی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ تیار تھی سامان پیک کیے بیٹھی تھی، ابا چلے آئے

اتنے جلدی جا رہا ہے میرا بچا" وہ پیار سے بولے اور بانہ پھیلائی وہ باپ کے سینے سے"

لگے شفقت کے حصار میں قید ہو گئی

آپ یاد آتے ہیں ابا! "آنسو ضبط کیے" حیدر اچھے ہیں خیال رکھتے ہیں پر آپ جیسا کوئی " نہیں ہے ابا جیسا آپ چاہتے ہیں کوئی چاہ ہی نہیں سکتا جیسی بے لوث محبت ماں باپ کی ہوتی ہے کوئی کر ہی نہیں سکتا ویسی بے لوث محبت " ان کی آنکھیں بھیگ گئی پر اسکی پونچھنی ضروری تھیں ان کے لیے

ابا کی جان کوئی ابا سے پوچھے کس دل سے اپنے دل کا ٹکڑا جدا کیا ہے، مجھے پتا ہے وہ " جگہ وہاں کا ماحول میرے بچے کے لیے مشکل ہے، میرے بچا صرف اپنی خوشیوں میں مست رہنے والا نہیں ہے دوسروں کے درد محسوس کرنے والا ہے، میری جان تم وہاں چراغ کی حثیت رکھتی ہو جو اندھیروں میں روشنی کر دے، مایوسیوں کو چھٹا دے، اور تبدیلی بغیر بغاوت کے آرام آرام سے بھی لائی جاسکتی ہے ایک دم سے ہوگی تو دشمن بڑھیں گے آہستہ آہستہ قطرہ قطرہ سوراخ کرنے سے جہالت کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں گی، سمجھ رہی ہونا بچے

جی ابا سمجھ رہی ہوں بلکل سمجھ رہی۔ ہوں "وہ حوصلے سے مسکرائی اسے شمع روشنی" کرنی تھی اسے دیپ جلانے تھے جہالت کی جڑیں کھوکھلی کرنی تھی اور وہ سخت محنتی تھی لگن سے جس کام میں جت جاتی اسے کر کے دم لیتی اپنی اس خوبی سے بخوبی واقف

تھی

×=×=×=×=×=×=×=×=×

مکرم، شرجیل پر گہری نظر رکھو ثبوت کے ساتھ میرے پاس آؤ، صرف شک و شبہ سے کام نہ چلے " وہ اپنے ورکر سے مخاطب ہوئے " فیکٹری میں نئے ملازم نارکھنا وہ محتاط " ہو جائے گا پرانے ملازمین کو وفادار بناؤ سمجھے

شرجیل سے وہ ہمیشہ واقف تھے ابھی شک فیکٹری کے نقصان میں جانے پر ہوا پھر رائنا والا واقعہ وہ مشکوک ہو گئے مگر ہر بار ثبوت ناملتاب وقت اسٹریٹجی بدلنے کا تھا " سائیں وہ جو احمر رندھاوادھمکیا دے رہا ہے اس کا کیا سوچا آپ نے "

کرنے دور سی ڈھیلی چھوڑ دو اسکی اسکی دھمکیاں میں نے ریکارڈ کرائی ہیں وہ ایک آدھ صحافی بھی پکڑے جائیں گے جو یہ خرید رکھے بیٹھان کو خرید کر اس کی بے ایمانیوں کے۔ کچے چڑھے کھولوں گا، یہ اپنی قبر آپ کھودے گا اپنے پولیٹیکل کیریئر کی قبر خود "خود کھودے گا"

سائیں جو اس نے حملہ کروا دیا تو "مکرم وفادار تھا ان سے مخلص بھی "

اسٹور سے خرید سکے۔

. اب اسے باہر جانے کے لیے شرجیل کو رام کرنا تھا

×=×

وہ نیم عریاں لباس میں تھی اسے اپنا آپ غلیظ لگ رہا تھا یہ اس کی مجبوری تھی وہ آچکا تھا

شہرینہ نے اسے حرام مشروب دلفریب انداز سے پیش کیا

واہ۔۔۔ (گالی) بڑی ترنگ میں ہے تو تو آج "وہ اپنی آنکھوں میں حوس بھرے"

اسے دیکھتا نگاہوں سے چھلنی کرتا بولا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ جو آئے ہیں سرکار "وہ ادائے دلربائی سے گویا ہوئی ضمیر نے کوڑے مارے دل"

گھائل ہو گیا مگر اس نے خود کو ڈھیٹ کر کیا

چل باتیں نابینا نکلیں دبا "وہ رام ہو گیا تھا بس باہر سے آکر دکھا رہا تھا بڑی بڑی"

گہرائیوں میں نہیں پڑتا تھا وہ جانوروں جیسا بے لگام سطحی سا شخص تھا

میں ہوں وہ ننگ فلک جسے کہتی ہے خاک"

اس کو بنا کے کیو میری مٹی خراب کی

سائیں باندی کے پاس نا اچھے کپڑے ہیں اب نازیور آپ کے لیے سچ دھج کیسے کیا"

کروں "وہ اسے پھنسا کر مدے پر آئی وہ نشے میں غرق تھا

ہیں تو کس نے روکا ہے جا جا کر جی بھر کر خرید "وہ سخی بنا"

"آپ کی اجازت ہے؟"

ہیں ہاں (گالی) کم سنائی دیتا ہے تجھے، اور سن تو میری خریدیں ہوئی چیز ہے صرف میں "

"دیکھ سکتا ہوں تجھے پیسے میں خرچ کروں تفریح سب کو نہیں سمجھ گئی نا

"جج جی چھپ کر جاؤنگی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے اس مقصد کے لیے پردہ کرتے خود سے شرم آتی تھی اس شخص کو جانے کیو کسی

چیز سے شرم نہیں آتی تھی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ مال میں شرجیل کے چمچے کے ساتھ آئی تھی وہ بھی ماسک سے منہ ڈھکے تھا کہ کہیں

کوئی پہچان نالے وہ خریداری کرتی کسی طرح اسے چکما دیتی مال میں بنے چھوٹے سے

فارمیسی ایریا میں جا پہنچی اور مطلوبہ دوائی خرید لی اور پھر مزید ٹامک ٹوئیاں مارنے کے

بعد واپسی کا قصد کیا

×=×=×=×=×=}×=====

وہ آگئے تھے اور فلحال ابا کے ساتھ محو گفتگو تھے وہ ربیعہ کے ساتھ ٹیبل ٹینس کا راؤنڈ کر کے چلی آئی حیدر نے دیکھا اسے بڑی مہارت تھی تب ابا نے بتایا کہ وہ یونی میں گولڈ میڈل لے چکی ہے کمپنیشن میں

آج خالہ دادی کا مزاج بہتر تھا خوشگوار ماحول میں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ پھر ابا نے گڈ نیوز والا سسپنس ختم کیا

بھئی بات یہ ہے کہ ہم نے گھر شفٹ کیا تھا (راننا کے اغوا کے بعد مجبوراً) تب سے " گھر بیٹھے پینشن توڑتے ہڈیاں گھس گئی پھر ہمارا بچا (راننا) الگ خیال کرتی۔ تو میں نے سوچا بھئی کیو گھر میں ہی دو کمروں کو بروئے کار لا کر ٹیبیلیں کر سیاں رکھ کر ہم میاں بیوی اپنی اکیڈمی چلائیں (وہ دونوں ہی ٹیچر تھے ابا گورنمنٹ کالج میں اور میں اسکول " ٹیچر تھیں) تاکہ بڑی رہیں

اس کی کیا ضرورت تھی ابا میں ہ۔۔ " وہ بولتی کہ ربیعہ نے بات کاٹ دی "

رائنا نکلنے بلکل صحیح فیصلہ کیا آج کل اچھے ٹیچرز کی ضرورت ہے اس طرح تو انکی "
" اور انٹی کی صلاحیتوں کو زنگ لگ جاتا

ہوں پر ابا آپ کی بے فکری کا وقت ہے یہ ایسے میں یہ تھکان "حیدر بولے"

نہیں بیٹا یہ تو متحرک رکھے گا اور چلو کوئی مسئلہ ہو تو چھوڑ دیں گے میرے بچے ہیں نا "
وہ دلار سے بولے

تو ماننا ہی پڑا

وہ کسی حد تک قائل تھا فراغت انسان کو خالی کر دیتی ہے متحرک رہنا برائیوں سے
روکتا ہے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

واپسی میں وہ چپ تھی حیدر نے اسے دیکھا اور ہاتھ تھاما

"ابا کو سوچ رہی ہو"

ہاں! حیدر کیا بیٹیاں ماں باپ کا سہارا نہیں بن سکتیں میں انہیں بیٹھ کر کھلانا چاہتی "

ہوں اور۔۔۔ وہ۔۔۔ "وہ دکھی تھی

جاناں بن سکتی ہیں سہارا صرف پیسوں سے نہیں ہوتا جذباتی ہوتا ہے انہوں نے بتایا نا " کے وہ فراغت سے تنگ ہیں اور یہ بھی کے اکیڈمی کا خرچہ اسی رقم سے کیا ہے جو ان کے پاس تم نے جمع کرائی تھی دیکھو تمہیں ان پر فخر ہونا چاہیے جہاں ستر فیصد لوگ کسی نا کسی چیز کو روگ بنائے بیٹھ جاتے ہیں وہاں وہ زندگی کا نیا مقصد ڈھونڈ رہے ہیں یہی جینے " کا ڈھنگ ہے

" آپ صحیح کہہ رہے ہیں، پر بس فکر ہے مجھے انکی "

اس نے کہا تو حیدر نے اس کا ہاتھ تھپک کر دلا سادیا۔ وہ گاؤں سے تھوڑا دور تھے جب اچانک گاڑی ڈسبیلینس ہوئی گولیاں چلنے کی آواز آئی

بہادر نشانہ سادھو " وہ چلائے رائنابد حواس تھی حیدر نے اسے ساتھ لگا لیا اور اسے کور " کیا مسلسل گولیاں چل رہی تھیں

وہ پوری طرح سے اسکو حصار میں لئے ہوئے تھے، نامعلوم شوٹرز کے جانے کے بعد، بہادر اندر آ کر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا جب کہ حیدر بھی سمجھل کے بیٹھ گئے رائناب

کے حواس منتشر تھے، وہ حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھی جو ایسے مطمئن تھے جیسے کچھ نا
ہوا ہو

باہر کیا صورت حال ہے ہمارے آدمی ٹھیک ہیں " وہ بہادر سے مخاطب تھے "

سائیں صب سب خیریت سے ہے، بندے کو کال کی ہے میں نے مکر م نے ثبوت "
" بھی بھیجے ہیں کال والی دھمکیوں کے

خوب! ارحم راندھاوا کو اسی کے کھودے گڈے میں پھینک دیں گے " وہ مسکرا کر بولا "
انکا طمینان رانا کو پچھین کر رہا تھا انہوں نے اس کی بے چینی کو محسوس کر کے بہادر
کو اگے دیکھنے کا اشارہ کیا

کیا ہو گیا رانا سب ٹھیک ہے کسی کو کچھ نہیں ہوا " وہ اسے مسکراتے تسلی دینے لگے "
وہ اس مطمئن انداز پر مزید پریشان دکھی انہوں نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور سر اپنے شانے پر
رکھا

" کچھ مت سوچو آنکھیں بند کرو اور پر سکون ہو جاؤ گھر آنے والا ہے "

اس نے بھی بنا حیل و حجت انکی بات پر عمل کیا وہ فل وقت خاموش رہ کر حیدر کی سانسو

کوسن کر اطمینان حاصل کرنا چاہتی تھی

کچھ دیر بعد گھرا گیا تھا

انہوں نے اسکی حالت کے پیش نظر اسے کمرے میں بھیج دیا اور خود بی اما کے پاس
فیکٹری کی فائل لئے چلتے بنے انھے شر جیل سے حساب چکنا کرنے تھے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

بھائی سرکار کتنے دن بعد دیکھا آپ کو آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں "وہ بی اما سے سلام دعا"

کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کے شر جیل چلا آیا انہوں نے ہی پیغام بھجوا کے بلا یا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاش میں بھی یہی کہہ پاتا کہ آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں افسوس صد افسوس کے تم ہمیں "

یہ موقع کبھی نہیں دیتے ہو "ان کا طنز یہ لہجہ اس کے ہوش اڑا گیا بی اما کی طرف دیکھا جو

ہکا بکا تھیں لاعلمی ان کے چہرے پر درج تھی

بب بھائی سر سسر کار کیا کیا ہوا آخر آپ کو؟ "وہ گڑ بڑایا"

حیدر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ڈرتا بیٹھا تو انہوں نے فائل اٹھا کر اس کے او اپنے

درمیان پڑی میز پر پھینکی

شر جیل نے کانپتے ہاتھوں سے فائل کھولی اسے دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی
فائل میں اس کے سارے گھپلے درج تھے "اس کا مطلب بھائی سرکار کب سے نظر
" رکھے تھے

یہ سچ بھی تھا حیدر نے مزید ثبوت حاصل کرنے کے لئے مکرم کو بھی فیکٹری میں
موجودہ لوگو کو اپنی طرف کر کے مزید معلومات حاصل کرنے کو کہا تھا
انھے شر جیل کو یہاں مصروف رکھے اس لڑکی کا پتا کرنا جس کے بارے میں رائٹا نے
ان کو بتانا چاہا تھا مگر وہ اسے سختی سے خاموش کرا گئے تھے وہ بیوی سے گھر والو اور گھر
والو سے بیوی کی برائی سننا نہیں چاہتے تھے دوسرا وہ رائٹا کو اس سب سے الگ رکھنا
چاہتے تھے

یہ اتنی بڑی رقمیں کہاں گئی، فیکٹری کا بجٹ کہاں لگایا، ملازموں کی تنخواہ کھا کر کہاں "
لگائیں تم نے بولو " اس کی مسلسل خاموشی انہیں طیش دلا گئی
جواب دو شر جیل، کہاں گیا سب، کیا خریدا ہاں؟ یا یوں پوچھوں کے کس کو خریدا "
" بولو جواب چاہیے مجھے؟

بچو بچو کے لئے زمیں۔۔ "وہ ہکلاتے جھوٹ گھڑنے لگا"

انٹر سٹنگ! بچو کے لئے زمیں، او کے کاغذات لے کر اود کھاؤ؟، کیا ہوا؟ نہیں ہے "

"انکے سوال پر اسنے گڑ بڑا کر سر ہلایا

"وہ ہکلا یا... ابھی نہیں ہیں بھائی بعد میں "

ٹھیک ہے ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس حساب پورا کلیر چاہیے جاؤ زرا اپنی اولاد کو بھی "

" وقت دو

وہ اسے باہر کی جانب اشارہ کرتے بولے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے جانب کے بعد وہ حق دق بی اماں کی طرف مڑے

مجھے افسوس رہے گا بی اماں آپ کی پرداریوں پر، ایک بھائی سے محبت نبھاتے "

دوسرے کو دھوکا دینا منظور تھا آپ کو "وہ افسوس سے کہتے چل دیے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

کیا گارنٹی ہے کہ یہ ہاشم سچ بول رہا "سعود فون پر حمزہ سے الجھ رہا تھا"

وہ حیدر بخت ایک لڑکی سے شادی کرنے کے لیے اتنا بڑا ڈرامہ کھیلے گا، ایسے بھی تو "

"اٹھوا سکتا تھا لڑکی کو کیا ضرورت ہے اسے ان کھیلوں کی

حمزہ کے بقول ہاشم جو اس وقت بد حالی میں تھا اس نے یہ بتایا تھا کہ حیدر نے ہی رائے کا
انگوا کرایا اور سب اس پر تھوپ دیا۔ سعود کو یہ اللوجیکل لگ رہا تھا "یہ سیاست ہے
پوری" اس کی چھٹی حس چمکنے لگی

تیری مرضی نہیں تو نا سہی "حمزہ نے فون کاٹ دیا "

==x==

وہ پریشان تھی فلک کی کال آئی تھی نائیکہ اسے ناچ گانا سکھانے پر لگا چکی تھی وہ پریشان
تھی تو رہی تھی شہرینہ کچھ خیال کر کے سعود کا دیا فون نکالا جس پر عجیب سے نمبر سے
کئی کال تھیں فون دوبارہ بجا "اسی کا ہوگا" اس نے سوچا اور کان سے لگالیا

او بھئی یہ انٹرنیشنل کال کے مسڈ کال کے بھی پیسے کٹتے ہیں، اب بول بھی دو کیا سو "

گئیں "وہ چڑچڑے پن سے بولا

اب کیو کال کی ہے؟ "وہ چڑی "

قرض لے کر نہیں گیا سب بتا کر گیا تھا، یقین تو کرنا ہوگا آپ کو بھی "وہ بھی رج کے "

بد لحاظ ہوتا جب ہوتا

جب ننھیال آپ کو پوچھے نا، ماں ایڑیاں رگڑتے مر جائے باپ بیچ دے تب یقیناً
نہیں ہوتا کسی پر "وہ زہر خند ہوئی سعود ایک لمحے کو چپ کر گیا

میں اپنی مدد آپ کر لوں گی" کہتے شہرینہ نے اسے دو ایسوں کا قصہ سنایا

تم وہ گولیاں خود کھاؤ گی یا اسے دو گی اس سے کیا فائدہ خود کھاؤ گی تو مر جاؤ گی اسے دو
گی تو اس اچانک موت پر اگر تحقیق کرائی اس کے طاقتور بھائی نے تو جیل میں چکی پیسنا
" ایک تو قتل پھر امیر کا قتل

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے سارے پلین کو بوگھس قرار دے دیا

" یہاں سے جان تو چھٹے گی میری "

تمہارے لیے خبر ہے ڈیڈا میرے ابھی نہیں آرہے اور میں تین دن میں یہاں ہوں "

گا، میرے دوست کو کچھ معلومات لگیں ہیں ہاتھ وہ بھی مل جائیں گی تمہاری آزادی

" کے دن دور نہیں کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دو

اللہ ہی بہتر جانے " وہ ابھی بھی غیر مطمئن تھی "

×=×=×=×=×=×=×=×=÷=×=×=×=×=×=×=×

اسے آج صحیح معنوں میں احساس ہوا تھا حیدر کا وجود اس کے لیے کیا اہمیت رکھتا ہے کل تک یوٹرن کا سوچنے والی آج دعاؤں میں حیدر کی حفاظت کی دعا گو تھی اسے اب کوئی یوٹرن نہیں چاہیے تھا

وہ بہت برے موڈ سے اندر آئے انہیں اٹھتا دیکھ وہ بھی جائے نماز سمیٹتے آئی "ابھی کوئی سوال نہیں رائنا" وہ کچھ بولتی کے انہوں نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا وہ کہتے ہاتھ روم میں گھس گئے باہر آئے تو وہ بھی سونے کی تیاری میں تھی حیدر آپ ٹھیک تو ہیں نا" اس نے انہیں مسلسل سرد باتے دیکھا تو بول اٹھی "ٹیبلیٹ دے دو بس" اس نے اٹھ کر ٹیبلیٹ اور پانی لا تھمایا

آپ لیٹے میں سرد بادیتی ہوں "وہ انہیں آج الگ لگی

وہ سر ہانے بیٹھی سرد بانے لگی اور ان پر نیند مہربان ہونے لگی رائنا نے انہیں سوتے دیکھ پھیلے بازو پر آہستہ سے سر رکھا اور دایاں ہاتھ ان کے سینے پر دھر اوہ یہ سانسیں محسوس کرنا چاہتی تھی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

اگلے کچھ دنوں تک ماحول سرد رہا تھا سب اپنے اپنے دائرے میں گم تھے، حیدر بھائی اور بہن کی دھوکا بازی پر غصہ تھے، بی اماں الگ پریشان تھیں، امنہ بچو کے جانے پر اداس تھی، زر گل اور زاہد کی اپنی الگ دنیا تھی شرجیل الگ بھنائے تھا ایسے میں صرف رائنا تھی جو نارمل تھی گو کے وہ حیدر کے لیے پریشان تھی، جو جھنجھلائے پھر رہے تھے ایسے میں وہ ہی کمپوز کیے ان کا خیال رکھ رہی تھی

آج کی صبح نئے ہنگامے سے طلوع ہوئی تھی منشی جی اپنا مدعالے کر آئے تھے دانیال پھر ماں کے ساتھ تھا انکار پر ہاتھ پائی تک کر ڈالی وہ اب اور برداشت ناکر سکے اور مدعالیے چلے آئے

بی اماں نے منشی جی کا معاملہ حیدر کو پہنچا دیا تھا (وہ فیصلے کرنے سے برطرفی کر دی گئیں تھیں) انہوں نے کل دونوں کو ڈیڑے پر بلایا تھا

تمہیں کیا ہوا؟" رائنا نے سوچی سوچی آنکھیں لیے آئی سکینہ کو دیکھ کر پوچھا

" وہ رات کو پھر تماشہ ہو اب ابا کو سرکار نے بلایا ہے اور اس کو بھی "

ہاں تو ٹھیک ہے معاملہ ختم ہوگا "رائنا کو اس کے رونے کی وجہ نا سمجھ آئی"

بی بی سرکارنا ہو تو "وہ خدشات سے لرز رہی تھی"

کچھ نہیں ہوگا انشاء اللہ "رائنا نے اسے دلاسہ دیا پریشان تو وہ خود بھی تھی"

"×=×=÷=×=×=×=×==×=×=×=×=×=×==×=××"

منشی جی آج بی اماں کے پاس آئے تھے بیٹی بھی ساتھ تھی وہ دانیال اور اسکی ماں کی

شکایت لائے تھے انہوں نے انکا جینا دشوار کر چھوڑا تھا کل بھی دانیال ماں کے

ساتھ رشتہ ڈالنے آیا تھا منع کرنے پر ہاتھ پائی پر اتر آیا تھا وہ اسی لیے سردار کے پاس چلے

آئے سکینہ اندر بچو کو پڑھانے جا رہی تھی تبھی اسکی نظر سامنے صحن میں کھڑے حیدر

اور رائنا پر پڑی وہ رائنا سے کچھ کہتے اس کی چادر درست کر رہے تھے اور وہ کھلکھلا رہی

تھی اسے یکا یک حسد کی آگ نے آگھیرا وجہ شاید کل گھر پر ہوا تماشا بھی تھا

اس نے رائنا کو ناقدانہ انداز سے دیکھا ہلکی سا نولہاٹ مانل گندمی رنگت بھورے چمکدار

بے حد سیدھے لمبے بال، بھوری سادہ سی آنکھیں بے حد معصومیت لیے خوبصورت

چہرہ جو اگرچہ بے حد حسین نار کھتا پر خوبصورت ضرور تھا اس نے دیوار گیر آئینے میں

نقاب ڈھیلا کیا خود کو دیکھا گوری دودھ سی رنگت، گرے آنکھیں بال اس کے بھی خوبصورت تھے کالی گھٹاؤں سے وہ کسی سے کم نہ تھی پھر کیوسا منے کھڑا شاندار شخص اس کا نہیں تھا

وہ اپنی سوچوں پر خود ہی کانپ گئی "یا اللہ مجھے مجھے معاف فرما" وہ بگٹ پچو کے کمرے کی طرف بھاگی، اسے حقیقتاً اپنی سوچ سے کراہیت آرہی تھی مگر کہیں نا کہیں دل کہہ رہا تھا "کیا غلط ہے تم کونسا کوئی غلط کام سوچ رہی ہو، شادی کا تو سوچا ہے" عجیب کسشمکش تھی

×=×

وہ اگلے روز ڈیرے پر جانے کی تیاری میں تھے جب اس نے روکا
کیا ہوا؟ "وہ حیران ہوئے"

"مجھے آپ سے منشی جی کی بیٹی کے بارے میں بات کرنی ہے"

"رائنا! تمہیں کیا یہ معاملات اتنے آسان لگتے ہیں؟ کیا بولنا ہے اچھا بتاؤ پھر"

جو ابا اس نے دانیال کی سکینہ کو ہراساں کرنے کا بتا دیا

"ایسے زبردستی کون کسی سے شادی کرتا ہے بھلا"

آج دونوں طرف کا معاملہ سنوں گا تبھی فیصلہ ہوگا وہ کہتے چل دیے"

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

دونوں طرف کے معاملات سننے کے بعد فیصلہ ہو گیا تھا

منشی جی کسی طور بیٹی کی شادی دانیال سے کرنے پر رضامند نہ تھے

زور زبردستی کا سوال نہیں ہوتا تم رشتہ ڈال سکتے ڈال دیا ہاں یا نا کی مرضی ان لوگوں " کی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیدر دو ٹوک بولے

وہ میری منگ ہے سرکار "دانیال نے جھوٹ گھڑا"

جھوٹا ہے سرکار یہ میں نے کبھی رضامندی نہیں دی اس کو اس کی ماں کو مکر کر رہا"

ہے "منشی جی بے بسی چیخے

دانیال اگرچہ وہ تمہاری منگ تھی تب بھی وہ بچپن کی بات تھی دوسرا کوئی ثبوت کے "

وہ منگ تھی تمہاری

ان کے ہاں منگ طے کرتے وقت نشانی کے طور پر لڑکی کا باپ لڑکے کو اپنی طرف (سے) چھلا دیتا ہے اور لڑکے کی ماں لڑکی کو ساتھ لڑکی ناک بھی چھیدائی جاتی ہے

دانیال کے پاس کوئی چھلانا تھا مزید جھوٹ پر مزید شامت آئی

پنچائیت نے فیصلہ دے دیا تھا کہ چونکہ دانیال سکینہ کو منگ نہیں ثابت کر پایا اور منشی جی سکینہ کی شادی اس سے نہیں کرانا چاہتے اس لیے اب سے دانیال کی ماں یا وہ خود انہیں تنگ کرے گا تو سزا پائے گا دوست جھوٹا دعوا کرنے پر دانیال کو جرمانہ بھی ادا کرنا پڑا وہ پیچ و تاب کھاتے گھر روانہ ہو جب کے منشی جی خوش تھے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
×=×

لو مڑی سا شاطر ہے یہ شخص، دیکھا کیسے بچ نکلا سب تیاری کر رکھی تھی اس نے "وہ"

کرخت نقوش کا شخص فون پر غرار ہا تھا

کبھی اس کا ملازم اندر کسی کو لے کر آیا

جناب یہ ہاشم ہے، جسے آپ ڈھونڈ رہے تھے "اب کے خاموش کھڑا اس کا دست"

راست بولا

وہ آنکھوں میں چمک لیے اس بد حال آدمی کو دیکھنے لگا اور قریب آنے کا اشارہ کیا

"جو ہم نے کہا ہے وہ کرو گے"

"پر مجھے کیا ملے گا"

اس بد حالی میں بھی یہ تننتا "اس نے مکر وہ۔ قہقہہ لگاتے اسے گریبان سے پکڑ کر جھٹکا"

"مال اسی کی بھوک ہے ناملے گا، بتا کیا اور کیسے بولے گا"

ہاشم اسے پریکٹس کر کے بتانے لگا تھوڑی دیر بعد مطمئن ہوتے

اس نے اسے بھیج دیا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|E-books|Podcasts|Video|Audio|E-newsletters|E-books|Podcasts|Video|Audio|E-newsletters

"بھاء جی! آخر اسی کو کیو میڈیا کے سامنے نہیں لاتے آپ؟"

دست راست حیران تھا

وہ اس لیے کہ یہ مرد اوپر سے کرپٹ اس کے تو اپنے کچے چھٹے کھل جائیں گے، حیدر "

بخت کی بیوی عورت، اور عورت کیا ہوتی ہے مظلوم اس کے آنسو کی بات ہی کچھ اور

"ہے

"پر وہ کیو مانے گی بھلا، پیسہ تو ہے اس کے پاس حیدر بخت کی بیوی جو ہے"

وہی کمزور کڑی تو اس نے بتائی ہے، جیسی صورتحال تھی اس میں چند جھوٹے ثبوت " سے یقین کرادیں گے کہ اس کا مجرم اس کا شوہر ہر پھر پڑھیں لکھی عورت وہ نکلی تو موم بتی برادری بھی ٹریگر ہو جائے گی راستہ ایسا پھیلے گا کہ سنبھالے نہیں سنبھالے گا " وہ مکروہ قہقہہ لگاتے بولا

" یہ یہی ثبوت کافی ہے اس عورت کو یقین دلانے کے لیے "

اشارہ ہاشم کی طرف تھا جسے ملازم باہر لے جا رہا تھا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"کام نابینا تو؟"

" تو کیا تجھے نہیں پتا "

اب کے دونوں ہی ہنسے تھے

وہ صحن میں کپڑے دھوتی تھی جب کوئی اندر کودا

جان من " وہ اسے گھسیٹتا دیوار سے لگا گیا اب اسے دیوانہ وار تک رہا تھا وہ بدحواس ہاتھ "

پیر مار رہی تھی

کیسا سحر انگیز حسن ہے اس پر آنکھیں، پہلی نگاہ میں گھائل کر دیں انسان کو "وہ اور"
 قریب ہو اسکینہ نے اس کے ہاتھ پر زور سے کانٹا اور بھاگی دانیال پیچھے کھڑا ہنسنے لگا

" بس چند دن جان من پھر میرے پاس ہوگی "

اندر جاتی سکینہ نے اس شخص کو دیکھا جس نے محبت کے نام پر اس کا جینا حرام کر رکھا تھا
 جو اسے بنا اجازت بنا کسی رشتے کے چھوٹا اور کہتا کے کیا ہوا تو تو میری عزت بنے گی جیسے

عورت کی عزت اس کی اپنی ناہوا اس سے وابستہ مردوں کی ہو وہ دکھ سے سوچتی

وہ باقی سارا وقت کمرے میں چٹخنی چڑھائے پڑی رہی گو اس کی ماں کو چٹخنی چڑھانے پر

غصہ چڑھتا تھا اس کے خیال میں جو ان لڑکیاں الگ کمروں میں بند رہے تو بگڑ جاتیں

ہے اب وہ کیا سمجھاتی کے جب گھروں میں ہی راہزن گھس جائیں تو چٹخنیاں ضروری

ہوتیں ہیں

اسنے آنکھیں بند کی تو چھم سے وہ بارعب بلند وجود آنکھوں میں اتر امرید عشق تو وہ تب

سے تھی جب اس کے باپ نے اسے کالج بھیجنا چاہا تب حیدر کے والد سردار تھے اور

وہ صبح نکلنے کی تیاری میں تھے اور راتنا کے نام کی پکاریں جاری تھی

آگئی بس "وہ جلدی سے چنچ کر کے آتی انہیں کوٹ پہنانے لگی"

گھڑی تو پہن لیتے آپ خود "وہ چڑی"

تم سے پہنتا ہوں جانتی ہونا "وہ پیار سے اسے دیکھتے بولے جوان کی چوڑی کلائی پر"

گھڑی باندھ رہی تھی بھوری لٹیں کو مل چہرے پر رقصاں تھیں انہوں نے دل کی آواز پر

لبیک کہتے دوسرے ہاتھ سے انہیں کان کے پیچھے اڑسا

"وہ ان کی بولتی نظروں سے گھبرائی "کیا دیکھتے رہتے ہیں آپ؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں کیا پتا محبوب کو دیکھنا کیسا فرحت بخش ہوتا ہے، کیسا سکون ملتا ہے"

عجیب منطق ہے، محبوب کو اتنا تنگ کون کرتا ہے اتنے کام کون کرواتا ہے "وہ"

چھیڑتے بولی

انہوں نے گہری سانس بھرتے دونوں ہاتھ اس کے شانوں پر دھرتے قریب کیا اور سر

سے سر ٹکرایا

میری جان یہ بھی محبت کی ایک قسم ہے، کتنی پیاری لگتی ہو جب میرے آس پاس"

پھرتی ہو سارے دن کے کام اسان لگتے ہیں، اتنا سکون بخشتی تمہاری موجودگی مجھے " وہ

ان کے گہرے لہجے میں کھو گئی

"حیدر"

"بولوں جان حیدر"

آپ بلکل --- "وہ ہچکچائی"

کیا بلکل بولو "انہوں نے اکسایا"

بلکل میرے بابا جیسے ہیں وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتے تھے ان فیکٹ وہ بھی یہی کہتے "

" تھے کے مجھے دیکھ ان کی آنکھوں کو سکون پہنچتا ہے

حیدر کا دماغ بھک سے اڑا تھا یہ کونسا وقت تھا والد صاحب کو یاد کرنے کا انہوں نے اس

کا چہرہ دیکھا جو سنجیدہ تھا کوئی شرارت نا تھی اگر یہ رو مینس کی کوشش تھی تو بڑی

بھونڈی کوشش تھی

راٹنا "انہوں نے بیچ میں ٹوکا"

دیر ہو رہی ہے "وہ کہتے آگے بڑھ گئے وہ بھی کندھے اچکاتی چلی"

=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=

وہ صبح صبح سلینڈر پر ناشتہ بنا رہی تھی تب ہی وہ ماں کے ساتھ چلا آیا اور تھوڑی دیر اندر بیٹھنے کے بعد باہر آٹھ آیا سے پیچھے سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا

مت بھاگ اتنا دور سکینہ دل کڑھتا ہے میرا عاشق ہوں تجھ پر کیوناشکری کرتی ہے " ایک بار میری ہو جا تجھے تخت پر بٹھا کے رکھوں گا " اسے مزاحمت ترک کرتے دیکھ نرمی سے کہتے دانیال نے ہاتھ اس کے منہ سے ہٹایا اب وہ دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ بھرے آگے ہو اسکینہ نے آزاد ہاتھ سے تھلے پر پڑا مچھی کا ڈبا اٹھایا اور اسکے چہرے پر انڈیل دیا

دانیال کلبلا گیا آہوں بکا شروع کر دی وہ گالیاں دیتا اس سے پانی مانگ رہا تھا وہ زہریلہ مسکراہٹ سے دیکھتی باہر بنے ڈر بے نما کمرے میں بھاگ گئی دانیال کی بے بسی نے اسے وہی لطف بخشا تھا جو دانیال کو اسے ہر اسماں دیکھ ملتا تھا

وہ جلد سے جلد حویلی جانے کی تیاری میں تھی بڑی سرکار (رائنا) نے اس کا احوال سن کر اسے شیراز اور فراز کی وقتی ٹیوٹر رکھ لیا تھا اس کی اماں تپی تو پر بڑی سرکار کو کیسے ٹالتی اب سکینہ کا کم سے کم سامنا ہونا تھا دانیال سے

رائے نے حیدر کو بڑی مشکل سے قائل کیا تھا بی اماں الگ سلگ رہی تھیں رائے کی نیت صاف تھی وہ صرف ایک محنتی لڑکی کی مدد کرنا چاہتی تھی اسے دل دل سے نکالنا چاہتی تھی دیدار روشن کرنا چاہتی تھی اب یہ تو آنے والے وقت نے بتانا تھا کہ دیے نے روشنی بکھیرنی ہے یاد امن جلانا ہے

×=×=×=×=×=×==×==×=×==×°×=×=×=×=×

خیر سے زر گل امید سے ہے تائی سفور کی بیٹی بھی امید سے ہے آپ کے بعد شادی " ہوئی تھی

بی اماں اپنا پسندیدہ موضوع کھولیں بیٹھی تھیں وہ ان کا بی پی چیک کر کے سامان سمیٹ رہی تھی اور پیچ و تاب کھا رہی تھی

ماشاء اللہ "حیدر نے کہا اب اور کیا بولتے بھلا"

ہممم، انشاء اللہ ہمیں بھی نصیب ہوگی یہ خوشی "بی اماں بولیں تو دونوں نے ہی امین کہا" رائے نے دل میں جسکے حیدر کی آواز بلند تھی

اب خوش قسمت تو بہت ہیں بہو بیگم جو ایسا خیال کرنے والا شوہر ہے سب کو کہاں "

نصیب ہوتا ہے ایسا شوہر جو بیوی کی خواہشات کا سوچے ایسے چونچلے تو بس باپ ہی اٹھاتیں ہیں "بی اماں سنا تو رانا کو رہی تھی لگ حیدر کو گیا" حد ہے باپ باپ۔۔ "وہ پیچوتاب کھاتے اٹھے "بی اماں اجازت دیجیے دیر ہو رہی ہے" کہتے باہر کی جانب ہو لیے

=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x

وہ آفس میں تھے جب سنا کر آیا
 آج بھی سکون نہیں تھا رات کو آئیگی تمہاری طرف بھی "وہ خوشگوار بیت سے بولے"
 "ہاں یار بس گزر رہا تھا تو سوچا تمہیں یاد کرادوں"

اسی وقت حیدر کی سیل پر کال آئی
 جسٹ آسکینڈ "انہوں نے دیکھا" رانا کا لنگ "سکرین چمک رہی تھی ٹائم دیکھا"
 "اس وقت کیسے"

وہ پریشان ہوئے "سب ٹھیک ہو خیریت ہو" وہ کہتے فکر مندی سے نمبر ملانے لگے
 فکر دیکھو ابامیاں کی "سنا کر کی چلبلی طبیعت باز نا آئی"

اور حیدر وہ نئے سرے سے کھول گئے بس اس کی کسر تھی، انہیں سسر صاحب سے پر خاش نہیں تھی مگر بیوی کے باپ سے ملائے جانا بھی قبول نا تھا "بھئی شوہر شوہر ہوتا ہے" وہ دل ہی دل جھنجھلائے

انہوں نے اسے گھورا وہ حقیقتاً سہم گیاتب ہی رائنہ نے کال اٹھالی اور شازر کی جان خلاصی ہوئیںہوں نے اسے گھورا وہ حقیقتاً سہم گیاتب ہی رائنہ نے کال اٹھالی اور شازر کی جان خلاصی ہوئی

وہ فون لیے اٹھے ورنہ وہ لقمے دیتے رہتا
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "ہاں بولو"

حیدر مجھے دو ہفتے آف ملا ہے ہاسپٹل کے ایک حصہ ڈیج تھا چھت گر گئی وہاں کی آب " کنسٹرکشن کی وجہ سے آف ہوگا، باہر گاڑی ہی نہیں ہے آج آپ نے ڈراپ کیا تھا " تو، اور ڈرائیور کا سیل آف ہے

تم باہر مت جانا کیلی نارہنا کسی کو لیگ کوروک لو تھوڑی دیر بس میں بھیجتا ہوں " گاڑی حویلی کال کر کے

بظاہر کمپوز ڈتھی اور سب کو ہسبنڈ کے ساتھ پروگرام ہے کہہ کر ٹال دیا تھا اور نہ وہ سب ترس بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے تھے جو اسے قبول نا تھا، جبکہ سب سے زیادہ پریشان سعود تھا جو ان لوگوں کی سمجھ سے اوپر تھا کہ اسے ایسا کیا غم ہے ہو اسپتال بند ہونے کا "تم تو ایسے بیٹھے ہو جیسے تمہاری ناکارہ اولاد عمر بھر کی پونجی لٹا آئی" ڈاکٹر صبیح طنزیہ بولے

ہاں تو دو ہفتے نا کوئی اوپی ڈی نا کوئی وارڈ نا ہی کوئی سر جری کیسے گزری گی بھائی "وہ ماتم" کناں انداز میں بولا تو وہ سب کڑے تیور لیے اسے گھورنے لگے
 کرنا تو دور آپ ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے آئی اوئی (assist) سر جری جسے اسسٹ کرتے ہیں "راستہ نے طنز کیا

تک غلط لیتے ہیں "اب کے ڈاکٹر رودابہ نے (pulse) اوپی ڈی جہاں آپ پلس " حملہ کیا

اور وارڈ میں روز اپنے پیشنٹس کے سامنے سینٹر سے راونڈ پر آپ بارے سنتے ہیں " واٹ از سوفیہ نیٹنگ فاریو " ڈاکٹر صبیح نے بھی سنایا

اوہ چھوڑو تم لوگ "اوہ کو فت سے اٹھارائنا کی آنکھیں اسی پر تھیں وہ اس دن اسے"
 چوری چھپے شہرینہ کے روم سے نکلتا دیکھ رہی تھی پہلے شرجیل پھر سعود ٹرائینگل سمجھ
 نہیں آ رہا تھا پھر بھی اس نے سعود کی اس روم سے نکلنے کی ویڈیو ریکارڈ کر لی تھی کیونکہ
 وہاں فریدہ کے علاوہ جانا منع تھا تو جو سعود نے کیا وہ آفیشل مس کنڈکٹ تھا رائنا کسی کا
 کیرئیر برباد نہیں کرنا چاہتی اسی لیے تصدیق سے پہلے کوئی قدم نہیں اٹھا رہی تھی اب
 شہرینہ کی ہسپتال سے چھٹی اور سعود کی پریشان حالت معاملہ مزید الجھا رہی تھیں

×=

NEW ERA MAGAZINE

ڈیم اٹ ڈیم اٹ! گاڈوائے می؟ ڈیڈ کو بھی ابھی پاکستان آنے کا سوچنا کب سے سب"
 سے چھپ کر بزنس وائٹ آپ کر رہے تھے تبھی تو اچانک سو کالڈ سر پر انڈیا اب
 انہیں شہرینہ کی ریلیٹیو پتا چل جائے گی پھر؟ اوہ نو

اور یہ شہرینہ کی بھی چھٹی کرادی گئی فون بھی نہیں لگ رہا کیا کروں اب اس پنکی کے
 ڈاکومنٹس سبٹ کرانے کا فائدہ ڈیڈ خود یہاں آرہے ہیں نیکسٹ منتھ واٹ ٹوڈو" وہ سر
 نوچتا پاگل یوریا تھا

اسے اب تک اس کے رپورٹ دوست نے کچھ خبر نادی تھی شہرینہ کو میڈیکل ایڈوائس

کے خلاف چھٹی دلوادی گئی تھی "یقیناً یہ اس شرجیل کا کام ہوگا" وہ بھی پر یقین تھا مگر اب اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے اس کے ڈیڈ نے کچھ وقت میں اسے یو ایس آنے کا بھی بولا تھا وہ سب سمیٹ پاکستان آ کر بسنا چاہتے تھے سعود کو گھیرا تنگ سے تنگ ہوتا محسوس ہوا ڈیڈ کو اگر شہرینہ کی اصلیت پتا چلتی تو وہ پیچھے ہٹ جاتے مگر سعود اب اس لڑکی کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا اس کے اندر بیٹھا انسان زندہ تھا دل پر قفل ابھی نہیں لگا تھا

کوئی نا کوئی وے آؤٹ ضرور ہوگی، ائی کین دواٹ "وہ خود کو ہی یقین دلانے لگا"

×=====×=:×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ گھر آئی تو موڈ خراب تھا اس کے کو لیگنز ہو سہیل بند ہونے کی خوشی میں اسٹنگ پر جا رہے تھے مگر اس کے کال پر پوچھنے پر حیدر نے سختی سے منع کر دیا "اٹنا کو سب کے سامنے سسکی سی ہوئی تھی" "کیا سوچتے ہوں گے سب میرے ہسبنڈ کیسے شکی ہیں" یہ سوچ اس کا دل خراب کر رہی تھی وہ سر جھٹکتے آمنہ کی طرف چلی وہاں سکینہ آئی تھی اس نے سکینہ کو آمنہ کو بھی اردو سکھانے کا بولا تھا آمنہ بھی خوش تھی شرجیل نے اس پر ہر خوشی بند کی ہوئی تھی وہ اس کی غیر موجودگی میں سجناسنور نادور کوئی کڑھائی والا یا

شوخ رنگ لباس نہیں پہن سکتی تھی باہر اکیلے جانا تو دور وہ خود بھی اسے کہیں لے کرنا گیا تھا آمنہ تو اپنے گاؤں سے بھی ناواقف تھی بس کبھی کبھار راندان میں شادی ہی اس کی تفریح تھی، ٹی وی، موبائل، کی بھی پابندی تھی ناپاکی میں غوطہ زن شرجیل اپنی نصف بہتر پر زندگی تنگ کیے جانے کو جنت کمانے کا ذریعہ سمجھے بیٹھا تھا راندان سے آمنہ کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی اس نے سوچ لیا تھا آمنہ کی زندگی میں بہتری لانے کا سکینہ کو اس نے وقتی طور پر اسی لیے رکھا تھا کہ بچوں کے بہانے آمنہ کو بھی اردو سکھانے محض دو ہفتے میں یہ ناممکن تھا پر اس نے بعد کی بعد پر اٹھار کھی وہ وہاں بیٹھی سب پر غور کرتی رہی بھولی سی آمنہ کے چہرے پر بڑی معصوم سی لگن اور اشتیاق تھا راندان کو سکون سا محسوس ہوا

×=×=×=×=×^o×=×=×=×=×=×

"! بڑی سرکار"

"ہاں بولو"

آپ کا بڑا احسان ہے جو آپ نے میری بات سنی میری مدد کی وہ کل بھی آیا تھا اور صبح " بھی، بچے پڑھ چکے اور بیبی بھی کیا میں تھوڑا اور وقت رک جاؤں بس گھر میں کم سے کم

رہ کر ہی اس سے بچ سکتی ہوں " وہ ملتچی ہوئی

اچھا ٹھیک ہے، ویسے تم اپنے والدین کو کیوں نہیں بتاتی کہ وہ آدمی تمہیں تنگ کرتا " ہے "

بس کیا کریں بڑی سرکار یہاں ماحول ہی ایسا کوئی رشتہ مانگ لے پھر ہر صورت دینا " ہوتا ہے میری اماں تو ویسے بھی اسے اچھا سمجھتی ہے سب سے اچھی شکل نوکری سب کچھ تو نہیں ناہوتی وہ آج میری مرضی کے بغیر مجھے چھیڑتا ہے شادی کے بعد کیسے رکھے گا بھلا، اماں ابا کو بتایا تو پہلی صورت میں مجھے اسی سے بیاہ دیں گے دنیا سے بچنے کے لیے "

ہممم ٹھیک " کیسا افسوس کا مقام ہے دنیا کی باتیں اولاد سے بڑھ کر ہو جاتیں ہیں اسے " اپنا وقت یاد آیا اس نے بھی تو مجبوری میں رضامندی دی تھی مگر پھر اس کے ابا اس کے پاس چلے آئے وہ ماضی میں کھو گئی

" رائے ناچے! تم خوش نہیں ہو گڑیا؟ "

" نکاح میں ایک دن ہے ابا اب کیا فائدہ "

نامیرے بچے دنیا کے ڈر سے نہیں بیاہ رہا تمہیں ناس ڈر سے بیاہ رہا ہوں کے لوگ کیا " کہیں گے یا بعد میں رشتہ نہیں ہو گا جو اللہ اب سبب بنا رہا ہے تب بھی بنا دے گا، مگر وہ دوسرے قبیلے والے کافی ظالم ہیں وہ اپنی دو کوڑی کی آنا کی تسکین کے لیے ہر صورت شک پہنچائیں گے جبکہ حیدر صاحب نا آنا میں اپنا رہیں ہیں نا مجبوری میں وہ خود جب بتانے آئے تھے تمہاری وہاں موجودگی کا رشتہ دے کر گئے تھے اپنا " ابارسان سے بتاتے بولے

کیا؟ " وہ انگشت بداناں رہ گئی "

میں نے یہی کہا۔ کے آپ بہت اچھے ہوں گے مگر ماحول الگ ہے اللہ میری بیٹی کا کہیں " اور سبب بنا دے گا تب بھی اس اتنی بڑی پوزیشن والے نے آنا کا مسئلہ نا بنایا ہماری پھر بھی مدد کی پھر یہ فتنہ پرور آگئے بیٹی اب مجھے لگا کے تمہیں ان سے صرف ایسے ہی بچا سکتا ہوں مگر تم اولاد ہو میری تمہارے لیے تمہارا باپ کھڑا رہے گا ہمیشہ نہیں چاہتی میری بیٹی تو نا سہی میں ساتھ ہوں تمہارے جھوٹی آنا عزت دنیا داری پر اولاد قربان کرنے کے لیے نہیں دیتا اللہ " وہ آنسو پوچھتے بولے۔ باپ کا شفیق چہرہ رانا کا دل پسین گیا وہ تڑپ ہی اٹھی ان کی شفیق آغوش میں آزمائی

"ابا آپ کو یقین ہے؟ آپ کو یہ فیصلہ صحیح لگتا ہے؟"

گڑیا یقین صرف اللہ پر ہے اس کی کامل ذات پر، دل کو کہیں فیصلہ صحیح بھی لگتا ہے "
"وہ اس کا سر سہلاتے بولے

مجھے بھی آپ کے یقین پر یقین ہے پھر ابا آج تک آپ کے یقین پر یقین کیا ہے آج "
بھی وہی کرنا چاہوں گی "اس نے ان سے لگے لگے حامی بھری

مگر بعد میں اس واقعہ کے اثرات بی اماں کے طعنوں تشنوں سے اگلے دن میکے ناجانے
دینے اور ماں باپ کی خاموشی نے منتفر کر دیا مگر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ وہ اس
کفیت سے نکل ہی آئی اسے اپنے ابا پر فخر تھا جنہوں نے اس وقت بھی اولاد کو دنیا پر
قربان نہ کیا تھا آج سکینہ کی باتوں نے اسے ماضی میں پھر گھسیٹ لیا تھا مگر اب ماضی کی
یاد اتنی تکلیف دہ نہیں لگی تھی اسے

بڑی سرکار "اس کی آواز نے رائنا کو سوچوں سے باہر نکالا "

ہاں "وہ چونکی "

"میں پھر کہاں بیٹھوں؟"

ایسا کرو تم یہیں بیٹھ جاؤ" وہ سوچتی بولی اسے ڈرتھابی اماں شورنا کریں تو سکینہ کو اپنے " کمرے میں ہی روک لیا، یہاں کوئی حویلی کی عورت ان لوگوں پر ایسی مہربان نا تھی یہاں تک کے آمنہ بھی الگ تاؤ سے بات کرتی مگر رائنا کی نرم گوئی اور خیالات سے سکینہ رائنا سے متاثر ہوئی وہ اسکے پناہ دینے پر ممنون تھی اس نے اس دن بڑے ڈرتے یہ سب رائنا کو بتا کر ایک طرح سے جو اکھیلا تھا نہیں جانتی تھی رائنا مدد کرے گی یا نہیں مگر صد شکر اسے مدد مل ہی گئی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

NEW ERA MAGAZINE

رائنا کمرے سے منسلک بالکونی میں تھی اور پودوں کی کانٹ چھانٹ میں لگی تھی جب حیدر چلے آئے اس کے دکھی ہونے کا اندازہ تو تھا وہ ساتھ ہی اس کے لیے گفٹ بھی اٹھا لائے بڑے خوشگوار موڈ سے کمرے میں داخل ہوتے دھچکا سا لگا سا منے حجاب پلٹے سے سفید گلابی رنگت لیے گرے آنکھیں بوٹے سے قد کے ساتھ جو لڑکی کھڑی تھی وہ ان کی بیوی تو نا تھی تو پھر وہ ان کے بیڈروم میں اس اطمینان سے کیو تھی بھلا حیدر کا چہرہ لال ہونے لگا وہ ناک کرتے اندر آئے سکینہ بھی ہڑبڑا گئی جھٹ سے نقاب لگائی "سس سرکار سلام۔" وہ کہلاتی سلام کرنے لگی

رائنارائنا "وہ بلند آواز میں اس کو پکارے۔"

رائنارائنا "وہ بلند آواز میں اس کو پکارے۔ رائنا جلدی سے باہر آئی وہ سمجھ گئی تھی " انہیں سکینہ کی بیڈروم میں موجودگی کھلی ہے

وہ حیدر میں نے کام سے روکا تھا، تم جاؤ سکینہ "سکینہ نے بھی دوڑ لگائی "

یہ کیا فضولیات ہے رائنا کیو کیو تھی یہ اس کمرے میں، "میرے کمرے میں " "وہ " اسے بازو سے تھام کر پوچھنے لگے آواز اونچی نا تھی پر انداز میں ناگواری ضرور تھی سو ری مجھ سے غلطی ہو گئی تھی میں سمجھی میرا بھی تھوڑا حق ہے اس کمرے پر "وہ " دکھ سے سنجیدہ چہرے کے ساتھ کہتی پیچھے ہوئی اس کے لہجے پر ان کی گرفت ڈھیلی پڑی تو وہ وہاں سے انہیں کوئی موقع دیے بغیر چلی گئی

جبکہ حیدر کو بھی اپنے الفاظ کے غلط ہونے کا انداز ہوا مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا باقی سارا وقت وہ ان سے اکھڑی رہی خاموش رہی یہاں تک کے شازر کے ہاں جانے کے لیے بھی دونوں تیار ہو گئے پر اس کی چپ ناٹوٹی آخر کر جب وہ فائنل ٹیچ دیتی ڈوپٹہ

سیٹ کر ہی تھی تب حیدر نے پیچھے اس کے سر پر اوڑھنی سیٹ کی وہ کہہ سکتی اس

سے۔ پہلے ہی انہوں نے راستی روک دیا اور شانوں سے تھام لیا

بیوٹیفیل "وہ اسے پیار سے دیکھتے بولے پھر اس کا رخ شیشہ کی جانب کرتے وہ چین "

پہنانے لگے جو آج ہی آرڈر کر کے منگوائی تھی

وہ پٹی "اس کی کیا ضرورت تھی؟" انداز سرد تھا

"بس کرو اور اتنا کسی غیر کے لیے آپس میں کیسی ناراضی "

حیدر آپ کو کیا لگتا ہے یہ چیزیں سب کچھ ہے میری سیلف ریسپیکٹ کوئی ہے ہی نہیں "

آپ کو اس طرح آگ بگولہ دیکھ وہ گئی ہے اسے پتا چل گیا ہوگا کہ میری حثیت آپ

کے دل میں محض ایک من پسند کنیز کی سی ہے "اس کی بات پر حیدر کا غصہ عود آیا بازو

سے پکڑے قریب کیا

دماغ درست ہے تمہارا کچھ اندازہ بھی ہے کیا الفاظ استعمال کیے ہیں بیوی ہو میری "

"بہت عزت ہے تمہاری فضول باتیں کیوں کرتی ہو؟

پھر کیا بولوں آپ نے کیا بولا وہ یاد ہے "میرا کمرہ" اور اگر وہ تھی یہاں تو اس میں "

"اشتعال کی کیا بات ہے حیدر

ادھر دیکھو میری طرف میں باہر سے آکر اس کمرے میں صرف ایک عورت کو دیکھنا"
 چاہتا ہوں رائنا وہ عورت جو میری بیوی ہے تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں اور بیڈروم میں ایسے
 کسی کی موجودگی صحیح نہیں ہے، اور جہاں تک بات ہے کمرے کی ملکیت کی تو جب
 "کمرے والا تمہارا ہے تو کمرہ کیا حثیت رکھتا ہے

وہ پیار سے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے بولے

وہ ہنوز منہ بنائے تھی
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "اب بس کرو جانم"

آپ ہر چیز پر اپنی چلاتے ہیں ہر معاملے میں میں نے باہر جانے کو بولا پوری بات بھی
 "نہیں سنی منع کر دیا

یہ میں پہلے بھی منع کر چکا ہوں اور آگے بھی منع ہی رہے گا" وہ سنجیدہ ہوئے

حیدر آپ پوچھتے تھے میں نے کیا پہلے آپ کے منع کرنے پر حجت کی تھی؟ نہیں نا"
 ابھی سب متوجہ تھے اور سیر سلی ایسے دیکھ رہے تھے جیسے مجھ پر ترس آ رہا ہو کیسے

"ہینڈل کیا یہ سب میں نے آپ نہیں۔ سمجھیں گے

ادھر دیکھو کچھ معاملات پر میں لچک نہیں دیکھا سکتا وجہ آہستہ آہستہ خود سمجھ جاؤ گی تم"

جاناں جہاں بھی جانا ہو مجھے بولو، دیکھو رائنا ہم ہر جگہ نہیں جاسکتے پر جدھر ممکن ہوا، تمہاری تفریح کا اہتمام کروں گا گا رڈز کے بغیر ایسے ہی بنا جان پہچان والوں کے ساتھ

"تمہیں نہیں بھیج سکتا میں، اس معاملے میں تمہیں کمپر و مائز کرنا ہوگا

اوکے؟" وہ پھر پوچھنے لگے "

اس نے تجھے دل سے گردن ہاں میں ہلادی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یہ جو حق جتانے کی بات ہے تو تم جو میری چائے میں زبردستی چینی نہیں ڈالتی "

میرے کپڑے نکالتے وقت زرا نہیں پوچھتی کونسے کیسے، یہ سب حق جتاننا نہیں ہے

ہمم؟" وہ اب کے موڈ فریش کیے پوچھ رہے تھے

اتنے مظلوم نہیں ہیں آپ "وہ۔ ٹھنکی "

" موڈ صحیح کرو، پلیز "

ایک شرط پر ہم کراچی جا رہے ہیں آپ نے کچھ دن رکنے کا بھی بولا تھا تو میں۔ امی ابو کے "

"ہاں رکوں گی تین دن"

" تین بہت زیادہ ہی۔ چار دن کا ہی اسٹے ہے بس اس میں تین دن سچ ظلم ہے یہ "

اور جو مجھے یہاں چھوڑ کر خود آپ ہفتے ہفتے باہر رہتے ہیں آپے کام سے وہ میں بیخ " کرتی ہوں کو لیکنز سے نائٹ ڈیوٹیز سوچ کر کے " وہ بولی تو حیدر کے دماغ میں پھر شازر کی بات گونجی " تم آدھا وقت یہاں آدھا وہاں ہوتے ہو تو بھابھی یہاں انتظار کریں یا وہاں کوئی فرق تو نہیں ہاں یہاں وہ کمفرٹیبل پر یکٹس بھی کر سکیں گی " انہیں اب اس کی بات خاصی موزوں لگی۔ جبکہ رائنا انہیں خاموش دیکھ دو بارہ گویا ہوئی

اچھا دودن " وہ بارگینگ شروع کر چکی تھی حیدر کو ہنسی سی آئی

چلو ٹھیک ہے بس اب مسکرا دو تھوڑا " مان ہی گئے وہ آخر اور اس کے ماتھے پر مہر "

محبت ثابت کرتے رضامندی دے دی

تو وہ بھی مسکرا اٹھی

" ریڈی ہو پھر، سامان رکھا؟ "

جی پیک ہے چلیں " وہ مصنوعی گھوری سے نوازنے لگے "

آنی تھی

یار بڑا افسوس ہوا تمہاری شادی آئی مین ٹریجڈی کا سندس کی فیملی میں ہی شادی ہوئی " ہے کڈ نیپر سے ہی ہوئی کیا؟ تمہارے دوست بڑا کور کر رہے تھے ایسا نہیں ہے کڈ نیپر کو سزا دلوائی گئی ہے بٹ وہ آل بنو فیوڈل سسٹم " وہ استہزایہ بولتی چلی گئی

اقرا تم انٹر سٹڈ کس میں ہو یار میری لائف میں یا فیوڈل لارڈز میں آر یور یگر ٹینگ کے " اس دن تم کیونہیں تھی میری جگہ کیونکہ سب ہی جانتے ہے کے تم کتنی انٹر سٹڈ ہو

" فیوڈلز میں، اور ناولز میں کڈ نیپنگ اور ریپ تمہارا فیورٹ جینز تھارائٹ؟

اور تمہیں کتنی چڑ تھی ہیں ناب دیکھو پیچ بٹ یار تم دیکھو رسی جل گئی بل نا گیا " اقرا "

اس کا پر اعتماد وہی پرانا شکست دینے والا انداز دیکھ سلگ اٹھی تھی

کہاں جلی ہے وہ دیکھو میرے ہسبنڈ اسے جلانا کہتے ہیں؟ " وہ مجال ہے جو گھبرائی ہو "

اقرا چند مزید کوششوں کے بعد چلی گئی مگر راسنا کا موڈ تباہ ہو گیا تھا اس نے اقرا کو

وضاحت نہیں دی تھی کے اس کی شادی اغوا کار سے نہیں ہوئی وہ جانتی تھی وہ مانے گی

ہی نہیں

کسی کے سامنے باہمت بننا الگ ہے مگر بلا وجہ کی تحضیک انسان کو ازیت دیتی ہے وہ بھی اسی ازیت میں تھی شادی میں مختلف لوگوں نے مختلف سوال کیے ہی تھے کہاں ملے کیسے ملے وہ تھک گئی تھی کہانیاں بناتے سنا تے اس کا پریشان ہونا حیدر نے بھی محسوس کیا واپسی وہ دونوں کافی لیٹ ہو گئے تھے تو حیدر نے اپنے ہی کراچی والے گھر جانے کا بولا وہ اس وقت جاتے تو رائنا کے والدین بھی ڈسٹرب ہوتے وہ بھی سمجھ کر مان گئی وہ اس کی بے کلی ملاحظہ کر رہے تھے پوچھا بھی پر وہ ٹال گئی وہ گھر پہنچ کر بات کرنے کا سوچتے خاموش ہو گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Articles | Books | Poetry | Interviews

وہ کوئی پچیسویں کافی تھی جو وہ پی چکا تھا پرانی عادت تھی ٹینشن میں کافی پینے کی اے چند دنوں میں یو۔ ایس جانا تھا تھوڑے وقت کے لیے وہ جانے سے پہلے شہرینہ کو ہر چیز سے آگاہی دینا چاہتا تھا، اسی وقت اس کا فون رنگ ہوا یہ اس کا وہی دوست تھا جس سے اس نے شرجیل کی معلومات پوچھیں تھی وہ فوراً لڑٹ ہو اور رسمی گفتگو کے بعد سیدھا مدے پر آیا

یاریہ شرجیل بخت خود سوائے (فرضی گاؤں) کے سردار کے بھائی ہونے کے خود "

کوئی خاص انفلینوس نہیں رکھتا بھائی ہاں البتہ کافی پاؤر فل ہے وہ پارٹی ہیں نا (فرضی

"نام) اس سے اپنے علاقے کا ٹکٹ ملا ہے اسے فسٹ ٹائم ہے

"سعود علاقے کا نام سن کر چونکا کہیں یہ وہی تو نہیں ڈاکٹر رائے کا ہسبنڈ

"نام نام کیا ہے اس کا؟"

سردار حیدر بخت، وائٹ کالر آدمی ہے یا تو کچھ غلط کرتا نہیں ہے یا شاید بڑا چلاک " ہے کے کوئی سرا چھوڑتا نہیں ہے یہ شر جیل بخت البتہ متنازع ہے مگر کبھی کوئی ٹھوس

"ثبوت ویڈیو یا خاتون کا کیس اب تک تاحال سامنے نہیں آیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ ٹھیک سن انفرمیشن ڈھونڈتے رہنا"

"کیا چکر ہے برو؟"

سب بتاؤں گے سب پتا چل ہی جائے گا" اس نے کہہ کر ٹال دیا اور کال کاٹ دی "

"(what is she) ڈاکٹر رائے کی واٹ از شی ایون میری ان ٹو (poor) پور "

اسے حقیقتاً دکھ تھا " (even marry into)

شہرینہ کافون ہنوز بند تھا اب اس نے فلک سے بات کرنے کا سوچا

×=××=××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

ہڈیاں تو تیری بلکل ٹھیک ہیں " وہ شہرینہ کا منہ پنچے میں دبوچے بولا حالانکہ شہرینہ کی " ٹانگ میں ہنوز لنگراہٹ تھی

بہت آرام پسند ہو گئی ہے تو شہری " وہ بے تاثر چہرے سے بیٹھی تھی اس نے ایک زور " دارلات رسید کی شہرینہ نے سسکی دبائی یہی سسکیاں تو اس زہنی بیمار احساس برتری کے شکار مریض کے سکون کا باعث تھیں اور وہ اسے سکون پہنچانے کی خواہشمند نا تھی اسے اسی بے بسی کی حالت میں دیکھنے کی ممتنی تھی جس میں وہ دوسروں کو دیکھنا پسند کرتا تھا

چل آٹھ زرانایچ کے دیکھا " وہ سسکیاں دبائی بمشکل اٹھی اور اس کی خواہش پرنا " چاہتے ہوئے بھی عمل کیا

خوب بہت خوب بس رک جا " گھنٹے بعد اسے ترس آیا اور روکا شہرینہ نے ڈیک آف " کر دیا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گئی ایک اور بڑی آزمائش منتظر ہے کمرے کی لائٹ آف کر دی گئی تھی اس کے نصیب کی طرح اندھیرا چھا گیا تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ بہت آف موڈ کے ساتھ کمرے میں گئی حیدر کو کچھ کام تھا تو وہ اسے انتظار کرنے کا کہہ کر باہر ہی ر کے

وہ روم میں آئی جلدی سے چلنچ کیا اور سونے لیٹ گئی اقرار کی باتیں ہتھوڑے کی طرح سر پر بھی رہیں تھیں اس کی زندگی کیا محض لوگوں کی تفریح کا سامان ہے یہ سوچ اسے کر لار ہی تھی اس وقت وہ سب سے خفا اپنے خول میں بند ہو گئی تھی نیندا سے سب سے بہتر آپشن لگی

حیدر کمرے میں۔ آئے تو اسے بنا کوئی بات چیت کیے اس طرح منہ لپیٹے سوتا دیکھ خون کھول سا گیا "یعنی کے میں اور میری بات دونوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔" وہ اسے سوتا دیکھ چڑ کر سوچنے لگے دل کیا کے جھنجھوڑ کر اٹھادیں مگر غصہ ضبط۔ کرتے اس پر کمفرٹر ٹھیک کیا اور۔ کمرے سے نکل گئے اتنا تو سمجھ ہی گئے تھے کے کوئی بات ضرور ہوئی ہے مگر راتنا سے نالاں بھی تھے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ آج پھر ادھم کا تھا ڈھیٹ لفظ شاید ایجاد ہی اس کے لیے ہوا تھا
 وہ اب اس کا راستہ رو کے تھا وہ رات کے برتن دھور ہی تھی اور یہ آفت نازل ہو گئی وہ
 دل ہی دل کلسی

"کیا بات ہے بڑا تپڑ ہیں زرا حویلی میں کام کیا مل گیا اوقات ہی بھول گئی"

"راستہ چھوڑ دانیال بھائی"

بھائی نہیں ہوں تیرا سمجھی "اس نے منہ پنچے میں دبوچا" کیا کرے گی راستہ نہیں"
 چھوڑا ابا کو بتائے گی چل جاتا خود عزت کے ڈر سے تجھے میرے حوالے کر دے گا اور
 میری چڑیا سی جان تو کسی اور سے بیا ہی جا بھی نہیں سکتی تو تو صرف میرے لیے تخلیق
 " ہوئی ہے"

میں بڑی۔ بڑی سرکار کو۔۔ "وہ کانپتے بول بھی ناپائی کے وہ ہنسا"

ہا ہا ہا۔۔۔۔ یہ بھی کر پھر وہ تیرے گھر والوں کو سرکار کو بتائیں گی اور غیرت کے
 تقاضے کے طور پر تو میرے ہی کھاتے میں آئے گی پچنا چاہتی ہے مجھ سے؟ "اچانک
 اس نے پوچھا

سکینہ بنا سوچے سمجھے اثبات میں گردن ہلا گئی

دانیال مسکرایا پھر طنز سے بولا

ایسا کر سرداروں کے خون کے آدمی کی بیوی بن جا، پیچ بن کیسے سکتی ہے کیونکہ تو تو " کمیں کی بیٹی ہے۔ پیچ بیا ہی۔ تو مجھ سے جائے گی یا تباہ ہوگی " وہ اس کے گال تھپتپاتا اسے لرزتا کانپتا چھوڑ چلا گیا وہ منہ پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی گئی کیا بے بسی تھی کیا تھی وہ موم کی گڑیا جسے بھا جائے وہ خرید لے کھلونا جو ایک صدی بچہ مانگ بیٹھا تھا، عطر کی بوتل جو جس کو بھا گئی وہ چھڑکنے کو لے گیا، زمین کا ٹکڑا جس کی اپنی کوئی مرضی نا تھی بس دوسروں کا تسلط وہ سسکتے سوچنے لگی۔ کیا عورت کی یہی زندگی ہے کہ جسے محبت ہو جائے پسند آجائے وہ اپنانے پر تل جائے کیا اس کی کوئی پسند کوئی رضا نہیں کیا یہ دین ہے نہیں یہ دین تو نہیں ہے پھر کیوں یہ لوگ اس کو پوج بیٹھے ہے جو دین ہی نہیں ہے سکینہ کی بے بسی عرش پر جا رہی تھی اور فرش والے بے خبری کے نشے میں مست تھے وہ پیاس کی وجہ سے اٹھی تو برابر میں حیدر کو ناپایا

کہاں گئے؟ یا آئے ہی نہیں تھے؟ " وہ حیران ہوئی پھر اسے یاد آیا حیدر نے اسے انتظار " کرنے کو کہا تھا اور وہ اقرا کی باتوں پر اپ سیٹ ہو کر سو گئی تھی " اف " وہ سر پکڑ کر رہ گئی

اور اٹھ کر باہر کی جانب چلی وہ لاونج میں ہی دکھ گئے تھے ٹی سی کھولے سنجیدہ سے انداز سے ہی لگ رہا تھا تیش میں ہیں

وہ ان کے برابر ہی صوفے پر جا بیٹھی "کیا دیکھ رہیں ہیں؟، مل کر دیکھتے ہیں مجھے بھی نیند نہیں آرہی" وہ بات بناتے گویا ہوئی

ریموٹ اس کی طرف کہسکا کروہ کمرے کی طرف چل دیے رائٹانے ہاتھ پکڑ کر روکا
"آئی ایم سوری حیدر

درشتی سے کہتے اس کا ہاتھ ہٹایا " (you should be) یوشڈ بی "

وہ اچانک سے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے بری طرح سسکا اٹھی تھی اس کا اس طرح رونا اس کے زہنی سکون کے درہم برہم ہونے کی نشانی تھا اتنا تو اس کے ساتھ رہ کر وہ بھی جان گئے تھے کہ وہ اس طرح بات بات پر دل چھوڑنے والی نا تھی

اور آج وہ جس طرح سسکا رہی تھی حیدر حقیقتاً پریشان ہو گئے تھے

وہ اس کے برابر آگئے اور اسے کندھوں سے پکڑے کمرے میں لے گئے اور بیڈ پر بٹھا دیا وہ ایسے ہی روتی رہی وہ اس کا سر سہلاتے رہے انہیں چند ہفتوں پہلے کی فون کال یاد

آئی جو راتنا کی دوست ربیعہ کی تھی وہ اس وقت آفس میں تھے

"سردار حیدر بخت بات کر رہے ہیں؟"

جی آپ کون خاتون؟" وہ حیران تھے "

میں ربیعہ راتنا کی دوست آپ سے ملی تھی پہلے بھی راتنا سے ریلیٹیڈ بات کرنی تھی "

"ایاز سے نمبر لیا آپ کا

وہ تھوڑا جھجھکتے بولی

فرمائیے "ان کی بھاری آواز ایرپیس پر ابھری "

وہ دکھے پلیز آرام سے بات سمجھنے کی کوشش کیجیے راتنا کی مینٹل ہیلتھ اس واقعے سے "

ڈسٹرب ہوئی ہے پہلے نہیں تھی وہ ایسی، بہت سوشل تھی ہنس مکھ بھی، اب وہ کسی

سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر نہیں ہے میرے علاوہ کسی۔ بھی پرانی دوست سے بات نہیں

"کرتی وہ جیسے کسی کا بھی سامنا کرنے سے کتراتے ہے اسے۔۔"

ایک منٹ خاتون ٹھہریے آپ کی فکر کی قدر کرتا ہوں مگر راتنا بالکل ٹھیک ہے مینٹلی "

فٹ ہے وہ بس ڈسٹرب ہے جو کافی معقول ہے ایسی کنڈیشن میں، رہی بات سوشل

ہونے کی وہ اب بالکل آرام سے نئی جگہ نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہے نئے کو لیگز ہیں اس کے، اپ اور تھنک کر رہی ہیں، اسے سائیکسٹرسٹ کی ضرورت نہیں ہے " وہ کافی بے لچک لہجے میں بولے تھے ایک پل خاموشی چھا گئی

سردار صاحب میں صرف اپنی دوست کے لیے کنسرن ہوں بس، اپ کی بات ٹھیک " ہے کے وہ نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہو رہی ہے ہر پر ماضی سے وابستہ کسی بھی شخص سے سامنا کرنے سے خوفزدہ ہے، میرے اور اپنے پیرنٹس کے علاوہ، اپ اور وہ لاکھ اوو ایڈ کریں تب بھی اچانک سامنا کہیں بھی ہو سکتا میں یہ نہیں کہہ رہی اسے سائیکسٹرسٹ کو دیکھائیں مگر اگرایسی سیچویشن ہو تو پلیز آپ میں بس۔۔۔ کیا بولوں سوری میں بس رائنا کے لیے فکر مند ہوں " وہ تھک کر بولی

اس کی آواز میں بے بسی اور فکر تھی وہ کچھ نرم ہوئے بات رائنا کی تھی آخر

ٹھیک خاتون آپ کی کیفیت سمجھ سکتا ہوں رائنا بیوی ہے میری میں اس کا خیال بہتر " رکھ سکتا ہوں اور رکھوں گا آپ کی فکر کی قدر کرتا ہوں

"تھینک یو پلیز رائنا کو نہیں بتائی گا پلیز"

ہوں "انہوں نے ہنکارا بھر کر ہامی بھر لی"

وہ اس لڑکی ربیعہ کی جرات اور بے غرض دوستی پر حیران تھے یہ دوسری بار تھا پہلی بار تب جب رائنا ہاشم کی تحویل میں تھی ایاز کو الگ بے بس کر رکھا تھا ہاشم نے حیدر ملک سے باہر تھے تب ربیعہ اور ارشد نے کیسے کیسے جتن کر کے رابطہ کیا تھا وہ اس وقت بھی اپنی دوست کے ساتھ تھے جب اسے سب مشکوک ٹھہرا رہے تھے یہی وجہ تھی جو حیدر رائنا کے ان سے ان ٹچ رہنے پر رضامند تھے

آج رائنا کی یہ حالت دیکھ انہیں ربیعہ کی بات یاد آئی وہ صحیح تھی رائنا کو اپنے ماضی سے وابستہ لوگوں سے وقتاً فوقتاً ان ٹچ رہنے کی ضرورت تھی ایسے چھپ کر تو زندگی نہیں گزر سکتی تھی وہ اب بھی رو رہی تھی حیدر نے اسے بھڑاس نکالنے دی وہ ابھی اسے وقت دے کر دیکھنا چاہتے تھے سائیکٹر سٹ کے پاس لے جانا نہیں چاہتے تھے ورنہ وہ مزید دکھی ہوتی ہاں اگر بہتری نا آئی تب وہ ضرور سائیکٹر سٹ یا سائیکالوجسٹ سے رابطہ کریں گے یہ انہوں نے سوچ لیا تھا، آخر وہ روتے روتے تھک سی گئی تب حیدر نے ہاتھ بڑھا کر اس کے اشک سمیٹے

یہ اتنی پیاری آنکھیں کیو سجاتی ہو بیوی "ایسی محبت پر وہ پیاری آنکھیں پھر بھر آئیں"

پتھر رانا دیکھو ادھر بتاؤ مجھے کس نے ستایا بولو "وہ اسے پیار سے پچکار رہے تھے"
 ایتم سوری حیدر، میں نے بہت تنگ کر دیا آپ کو "وہ سنبھلتی آنسو صاف کرتی بولی"
 تو انہوں نے اس ساتھ لگالیا اور اس کا سر سہلانے لگے

رولو جتنا رونا ہے، آرام سے کوئی حرج نہیں، آج سب بھڑاس نکال لو تا کہ آئندہ ایسے "
 نارونا پڑے "وہ رساں سے کہہ رہے تھے وہ کافی دیر ایسے ہی اشک بہاتی رہی پھر دل ہلکا
 ہوا تو سیدھی ہوئی اور خود ہی آنکھیں صاف کرنے لگی

بس یہ لاسٹ ٹائم اب میں کوئی بات کسی کے طنز طعنے پر اپنی اور آپ کی زندگی ایسے "
 نہیں مشکل کروں گی، اب میں فیس کروں گی جب میں غلط ہوں ہی نہیں تو

-- میں کیو شرمندہ ہوں "وہ ایک عزم سے بولی تو حیدر نے ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے
 لگایا کبھی کبھی ہاتھ پکڑنا گلے لگانا و مینس کرنا نہیں ہوتا ساتھ دینا ہوتا جاذباتی سہارا دینا
 ہوتا یہ بتانا ہوتا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم قدم ہیں تم ڈرو نہیں ہم سنبھال
 لیں گے اور اسی سہارے کی رانا کو ضرورت تھی جو حیدر نے پوری کر دی تھی تھوڑی
 دیر بعد وہ دونوں ہی ہاتھ پکڑے نیند کی وادی میں تھے آنے والی صبح یقیناً روشن ہونی

تھی رائنا نے اپنے ایک اور ڈر کا سامنا کر لیا تھا ماضی کی ایک اور کیل نکل گئی تھی ماضی کے سب تلخ باب بند ہو گئے تھے انسان جب اپنے اندرونی خوف کا سامنا کر لیتا ہے تو وہ وقتی طور پر ٹوٹ جاتا ہے یہ ٹوٹنا سے مضبوط کر دیا ہے اس ڈر کو نکال پھینکتا ہے جو اسے اندر ہی اندر کھا رہا ہوتا ہے یہی رائنا کے ساتھ ہوا تھا اب کوئی ڈر نا بچا تھا جو ماضی سے منسلک ہوتا۔ اب سب کیلیں نکل گئیں تھی گڑیا کیلوں سے آزاد ہو گئی تھی

=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=====x=x=x=x=x

صبح وہ حیدر سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی، جلدی سے فریش ہو کر کچن میں گئی اور ان کے اور اپنے کیے ناشتہ بنایا تبھی کبرا (ملازمہ) ہو سکتی جو لیتی آئی

ہائے صدقے جائے کبرای نبی سرکار کے، نبی آپ سلامت رہیں آباد رہیں کبرا ہیں نا" یہ سب کاموں کو میری نبی کیو تھکیں "اس کی خوشامدانہ لن ترانی نے رائنا کو بے زار کر دیا

"کبرای جاؤ کو اڑ میں ضرورت ہوئی تب بلالوں گی"

وہ ایسے تاؤ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی پر اب یہ اس کی ضرورت تھی وہ بڑی

سرکار تھی اس نے اسی رتبے کے لحاظ سے رویے کو تعین کرنا تھا

جی جی بی بی جو حکم "وہ کھسیانی ہو کر چلی گئی"

وہ روم میں گئی تو حیدر وہاں نا تھے ملازم نے بتایا لان میں ہیں

وہ لان میں رکھی کر سی پردر از کسی سے کال پر مصروف تھے "ملو اس سے بتاؤ اس کو حیدر بخت سے دشمنی اس کو کتنی مہنگی پڑے گی، نسلیں بھگتیں گی، عبرتناک حال ہوگا" رائنا کو دیکھ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ تھام کر اپنے برابر والی کر سی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ "جانے کس کی بات ہو رہی تھی مگر ایسا سرد اور سفاک لہجہ تھا کہ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی ہاتھ ہنوز حیدر کے ہاتھ کی قید میں تھا دل کیا چھڑا کر اندر چلی جائے اس کے کانپنے پر حیدر نے دیکھا زرد پڑی تھی وہ کال ختم کر کے اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی کر سی گھسیٹ کر اپنی طرف کی اب وہ ان کے سامنے تھی حیدر نے اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھا "کیو پریشان ہو، تمہیں کیا ضرورت ہے گھبرانے کی، میری ساری سختی دوسروں کے لیے ہے اور ساری نرمی "وہ ر کے پھر نرم نگاہوں سے اسے دیکھا اور جملہ مکمل کیا "تمہاری لیے ہے بس" "وہ اس کے گال کو پیار سے سہلاتے اسے بہلاتے پسلاتے بولے تو وہ پھیکا سا مسکرا دی بزدل نہیں تھی وہ مگر

اسے سیدھی سادھی زندگی پسند تھی اور زندگی کو اس کے لیے یہ جنجال پورہ پسند تھا و م
 دل کہیں الجھتا تھا اور دماغ وہ الگ ہی بین بجا رہا تھا اسے الجھن میں دیکھ حیدر نے اس کی
 "آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی" اے کیا ہوا؟ کہاں کھو گئیں؟

"حیدر کیا یہ سب یہ سب ٹھیک لگتا ہے آپ کو؟"

"وہ بول بیٹھی" یہ عجیب سے دھاگوں میں الجھی گنجلک سی زندگی

زندگی ایسی ہی ہوتی ہے جاناں ہر کسی کی اپنی خواہشات اپنی باؤنڈریز اپنی فکریں اپنی"
 اسٹرگل ہوتی ہے ہر کوئی اپنی کہانی لیے پھرتا ہے کوئی پھولوں کی بیج پر نہیں سوتا
 "جاناں

".. بڑا فلسفیانہ جواب ہے" وہ مسکرائی پھر گویا ہوئی "کیا یہ لوگوں کو ڈرانے"

اس کی بات حیدر نے بیچ سے ہی اچک کی

یہ برادری کے مسائل ہیں پنچائیت کے معاملات کبھی سیاسی باتیں بھی ہوتی ہے تم"
 مت الجھوان میں میں تمہیں زیادہ نہیں یقین دلاؤں گا آج آخری بار وضاحت کروں گا
 پھر تمہیں یقین کرنا ہو گا حق یقین ویسا یقین۔ جو مجھے تم پر ہے پھر کوئی کچھ بھی بولے

تم مجھ پر اعتماد کرو گی بولو کرو گی ایسا؟ اگر جواب ہاں میں ہے صرف تب بات ہو گی اس معاملے پر "وہ ہاتھ بڑھائے منتظر تھے اس نے آہستگی سے منظورہ دے دی کے نادینے کا فائدہ کیا تھا اس صورت میں وہ اسے کچھ بھی نہیں بتاتے

فلحال جسکے بارے میں بات کر رہا تھا وہ سیاسی مسائل میں سے ہے اپوزٹ جو پارٹی ہے " وہ مسلسل بیٹھنے پر زور دے رہی کبھی دھن کی لالچ دے کر کبھی زن کی لالچ اب دھمکیوں پر اترے ہیں خیر ہے یہ سب آنی جانی چیزیں " انہوں نے سر سری سابتا کر آخر میں لاپرواہ انداز اختیار کیا

اور۔ جو یہ پنچائیت کے مسائل ہوتے ہیں کیا وہ خطرناک نہیں؟ " وہ پھر بولی " ہیں بھی نہیں بھی یہ زیادہ ترقی جوش کھائے زمیندار ہوتے ہیں جنھیں وقتاً فوقتاً ڈوز " کی ضرورت پڑتی ہے، ڈوز ملتے واپس اپنے دائرے میں گھومنے لگتا ہیں " وہی سر سری سا انداز

آپ۔۔ " وہ کچھ بولتی اس سے پہلے حیدر نے روک دیا "

سنو میری بات رانا! میں یہ ماحول بدلنا چاہتا ہوں اپنے گاؤں کی ترقی میری دیرینہ "

خواہش ہے تمہیں پتا ہے چینیج آتا کیونہیں ہے حالات میں ملک میں کیوجو چینیج لاسکتے ہیں وہ راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں پر خار راہ سے ڈر کر اور جو بچتے ہیں وہ خود ان حالات پر شیر و شکر ہوتے ہیں تو کیو کوشش کریں گے سدھار کی میں اپنے گاؤں کو ایسے ہی لوگوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑوں گا، جانتی ہو تمہیں کیونتا رہا ہوں کیو کے پہلے میں اکیلا تھا مگر اب تمہارا نام مجھ سے جڑا ہے تمہیں یہ سب جاننا ضروری ہے، میرے لیے "تمہارا ساتھ ضروری ہے تو کیا میں امید رکھوں تمہارے ساتھ کی؟"

اسٹریٹج سردار حیدر کو ایک عورت کا ساتھ چاہیے "اس نے پرانی بات کا حوالہ دیا جب" بھی وہ حیدر کے ساتھ دینے کی بات کرتی وہ ہنستے اسے عجیب لگا تو پوچھ لیا ان کے جواب نے اس کا دل دکھایا تھا "بھئی یہ مردوں کے معاملات ہیں تم کیا ساتھ دو گی" لہجہ تلخ بنا تھا پھر بھی لفظ غلط تھے وہ اس وقت چپ رہ گئی تھی مگر آج جب وہ اس کے ساتھ دینے کا پوچھ رہے تھے تو وہ خاموش نارہ پائی اور جتا دیا

وہ تھوڑی دیر اسے ایسے ہی گھورتے رہے پھر ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا کھینچا "سردار حیدر کو کسی عورت کے ساتھ کی ضرورت نہیں سمجھی" وہ زور دیتے بولے "سوائے اسکی اپنی عورت کے اسکی بڑی سرکار کے آئی سمجھ" وہ اس کی کنپٹی پر انگوٹھے سے ٹیسکا دیتے

مسکراتے بولے

تو وہ پہلے تو حیران رہ گئی پھر ہنس پڑی "ناشتہ کر لیں سردار صاحب ڈائیلاگز کافی ہو گئے"

وہ بھی ہنس دیے

ناشتہ کے بعد ریڈی رہنا آج پورا دن تمہارا باہر بھی جائیں گے اور واپسی میں تمہارے "میکے بھی" وہ بولے تو وہ خوش ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گھوم پھر کر واپس ہوئے تو شام ہو چکی تھی رائٹا نے گاڑی میں بیٹھے امی ابو کو فون کر کے اپنے اور حیدر کے آنے کی اطلاع دی

ہاں بچے یاد آگئی میری اولاد کو، تمہاری خالہ دادی بھی آگئی واپس انگلینڈ سے گھوم پھر "کر کچھ عرصہ رکھیں گی"

ابانے خوشی خوشی بتایا

سچی؟ "وہ خوش بھی تھی اور حیران بھی خالہ دادی کو انگلینڈ اپنے بیٹے کے پاس گئے"

سال ہونے کا تھا اب وہ واپس آئیں اس کی شادی کی کہانہ کو جو امی ابانے کیسے ہر جگہ
 سنبھالا تھا وہ ایک الگ ہی کہانی تھی مگر خالہ دادی جو تھیں تو اس کے ابو کی خالہ پر رہی
 کافی عرصہ ان کے ساتھ تھی بڑی دلچسپ خاتون تھی بڑھاپے نے البتہ کچھ گڑ بڑے
 کر دیں تھیں کے وہ کچھ بھی بول دیتی تھی کبھی بے حد سمجھدار برتاؤ کرتیں اور کبھی
 سامنے والے کو زچ کر دیتیں رائنان کی لاڈلی تھی وہ سوچنے لگی حیدر اور خالہ دادی کا
 ٹکراؤ کچھ گڑ بڑنا کر دے پر اب ان کو کیا کہہ کر روکتی

"حیدر تھک گئے ہیں آپ تو گھر چلیں؟"

"نہیں میں ٹھیک ہوں"

"مگر"

کیا بات ہے رائناب اطلاع بھی دے چکے ہیں "انہوں نے ٹوکا اس کی کال پر کی گئی"
 باتوں سے سمجھ چکے تھے کے کوئی مہمان ہے وہاں اب وہ اس کے کترانے کو الگ ہی
 سمجھ رہے تھے

آخر منزل آہی گئی اور وہ دونوں اترے

ایک بار پھر سوچ لیں، خالہ دادی آئی ہیں وہ کچھ بھی بول سکتیں ہیں "اس نے وارن"
کرنا ضروری سمجھا

آگے بڑھو شاباش "وہ اسے گیٹ میں آگے جانے کا کہتے بولے اس نے بھی کندھے
اچکا دیے

×=×=×=×=×=×=====×=×=×=×=××

یار ایک بڑے مزے کی خبر ملی ہے "سعود کا کارن فلیکس میں چچچ چلاتا ہاتھ رک گیا"
کل ہی تو فلک سے بات ہوئی تھی شہرینہ کو شٹر جیل کے گیا تھا اور ابھی فلک کا بھی اس
سے کونٹیکٹ نہیں تھا ایسے مایوسی کے عالم میں حمزہ (رپورٹر) کی پر جوش آواز نے امید
باندھ دی

"ہاں بول؟" جلدی بول

وہ ہیں ناتیرا حیدر بخت اس کے وائٹ کالر پر کچھ کچھ کلنک ملا ہے مجھے ایک پارٹی نے "
" بھی آفر کی ہے ایسے کلنک ڈھونڈنے کی پر کنفرم کچھ نہیں ہے

(don't) ابا ہے کیا، ڈونٹ جسٹ بیٹ ار اونڈ ڈا بش کم ٹودی دی پوائنٹ مین "

just beat around the bush come to the point

(معنی: بات کو گھماؤ مت مدے پر آؤ) "سعود اسکی لن ترانی سے زچ ہوا (man)

یاد دیکھ ابھی مناسب ہوئی بات ہے پر کام کی ہے تھوڑی یہ فیوڈ لڑکا تو پتا ہے نا تجھے کیسے " ہوتے ہیں یہ حیدر کے شاید کسی کزن وغیرہ نے کسی غلط فہمی کی بنا پر لڑکی اٹھائی کسی کی کس کی یہ نہیں پتا بات بڑی دبائی ہے حیدر نے اس کا نام آیا، اس کے کزن کا نام آیا پر بھائی لڑکی نہیں پتا چلی شاید وہ اس لڑکی کے ذاتی جان پہچان والے کو پتا ہو میڈیا میں نہیں پھیلا یہ معاملہ

بہر حال کزن تو شاید بھیج دیا کیا کیا انہوں نے پتا نہیں۔ لڑکی بھی نہیں پتا مگر اس واقعے کے تھوڑے عرصے میں حیدر بخت کا نکاح ہو گیا اب دیکھ سنا یہ ہے شہری لڑکی سے ہوا تو مجھے لگتا ہے کہ حیدر نے کیا ہو گا سب اغوا وغیرہ اور بلی چڑھا دیا کزن کو لڑکی عام سے گھرانے کی ہوگی وہ کیا کر سکتے ہوں گے اس کے، بس یہ بات تھی دیکھ کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ہے آئی کڈ بیرونگ تو دیکھیے خود باقی میں بھی تلاشی میں ہوں اچھی رقم ملے "گی حیدر بخت کی مخالف پارٹی سے

یہ تو بہت ہوئی بات ہے یار پھر بھی شاید واقعی ایسا ہو پر تو بتا یہ صحافت کو ایسے بیچنا "

"ٹھیک ہے

بھائی پیٹ بھرنا ٹھیک ہے میں کوئی ریپ کیڈ نیپنگ یا چوری ڈکیتی نہیں کر رہا حق "

"حلال کی کمار ہا ہوں

اسی فیصد ابادی کی طرح حمزہ کو بھی حرام صرف وہی کمائی لگتی تھی جو جسم فروخت کرنے والے کی ہو چوری کی ہو یا ڈکیتی کی حالانکہ غیر قانونی کام، کم تولنا، ورک پلیس پر ہر اس کرنا، کسی کا حق مارنا، کام کو کم وقت دینا بھی حلال تنخواہ کو حرام کی طرف لے جاتا ہے پر کون پڑے ان گہرائیوں میں سعود نے بھی سر جھٹک کر ان سوچوں سے جان چھڑائی۔

" وہ اب فون رکھے سوچوں میں گم تھا جب یکنخت زہن میں جھماکا ہوا "ڈاکٹر رائنا

یس اٹ کس بی پوسبل " اسے رائنا سے اس کے اور حیدر کے ایک ڈیفرنس کا پوچھنا اور "

رائنا کا ٹالنا یاد آیا، وہ آفیشل نیم فائلز پر بھی رائنا علی کے نام سے تھی

اتج ڈیفرنس نہیں پتا ہونا دو باتوں میں آتا ہے ایک لاپرواہی دوسرا نکاح کے وقت یہ "

بات نوٹ ہی نہیں کی ہو اس نے مگر شادی ارنج ہو یا لواتج تو بتائی ہی جاتی ہے بھئی پھر

اپنی شادی کے ٹاپک پر کترانا، نیم رائنا علی ہی رکھنا بیٹا دال میں کچھ تو کالا ہے یا ساری
 دال ہی کالی ہے مگر ڈاکٹر رائنا کسی آؤٹ اسپوکن کیریر اور اینڈ لٹری کی اپنے گنہگار کو سرکا
 تاج کیو بنائے گی مجبوراً یہ مجبوری سب کراتی ہے "وہ خود ہی سوال کرتا ان کے جواب
 ڈھونڈتا تھوڑی کھجاتا تانے بانے جوڑ رہا تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

اے چڑیا کیاروپ رنگ ہے تیرا ہیرا بانی صدقے جائے ایسے حسن کے "ہیرا بانی"
 نے فلک کو ہاسٹل سے نکلوادیا تھا شرط کے مطابق وہ فلک کے ایگزامز ہوتے ہی اسے
 کوٹھے پر لے آئی تھی شہرینہ سے کوئی رابطہ نا تھا شہر جیل بھی آخری بار جب آیا کچھ نا
 بتایا تھا

فلک مجبوراً طوعاً گرہا گھنگھورے باندھے نا چنا سیکھ رہی تھی

ہیرا بانی ہیرا تو واقعی قیمتی تراشنے کے بعد دگنا قیمتی ہو جائے گا وہ بخت یصاحب "
 "(شہر جیل) کے لیے مخصوص کرے گی

استاد نواز نے ٹوہ لینی چاہی

ناستاد صاحب بخت صاحب دیا لو ضرور ہیں مگر ہیرے پر تسلط جمالتے ہیں پھر یاد ہے " نینا مخصوص کرائی تھی پھر شہرینہ اب نینا بیچاری فارغ پڑی ہے کسی کو نادے سکوں اسے شہری بھی یہی حال سے گزرے گی نقصان کس کا ہیرا کا ناہیرا نے یہ ہیرا (فلک) اب انہیں نادینی اس کے تو دام کھرے کروں گی بار بار کھرے کروں گی وہ انگریجی میں ویلو ہے اسکی " اس کی عیار آنکھوں میں (re sale) کہتے ہیں ناکیا زراہاں ری سیل چمک بڑھ بڑھ گئی تھی لب پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی

" اور بخت کی کوپتا لگا پھر "

انہیں فلحال میں کوئی اور اچھا کھلو نادے دوں گی جس سے نامیرا نقصان ہونا ان کا اور " اسے چپادوں کی بعد میں پتا لگ بھی گیا تو طوائف کی پہنچ سے زیادہ کسی کی پہنچ نہیں ایک بخت کی کیا یہاں تو کئی بڑے بڑے پولیٹیشنرز ہمارے منتظر ہیں کبھی وہ ہمیں استعمال کرتے ہیں کبھی ہم انہیں بخت کی کیا کر لیں گے بھلا ویسے بھی ڈر عزت کا ہوتا ہے چاہے نقلی ہو یا اصلی اور ہم تو بدنام زمانہ ہیں ہمیں کیا ڈر " وہ مکر وہ قہقہہ لگا کر بولی تو استاد صاحب اسکی سوجھ بوجھ پر آردھننے لگے دوسری طرف فلک کا زہن شہرینہ میں اٹکا تھا سعود سے بات ہوئی تھی وہ جانے والا تھا کچھ عرصے کے لیے اس نے فلک کو یہاں

نارمل رہنے کو بولا تھا تاکہ کوئی شک میں نا پڑے ابھی بائی کی باتیں سن کر اسے اتنا تو حوصلہ ہوا تھا کہ فلحال وہ اسے کسی کو پیش نہیں۔ کرے گی بخت صاحب کی وجہ سے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

رائنا کے میکے میں ان کا پرتیاک استقبال ہوا تھا، وہ اندر گئے ہی تھے کہ ایک وہیل چیئر پر کالروالا سفید کرتا پہنے سفید ہی ٹراؤزر تھا گلے میں اسٹالر چند بالوں کا جوڑا بنائے کے ساتھ خاتون چلی آئیں

صاف شفاف گلابی جلد جس پر جھریاں تھی آنکھیں سکریٹس ان کا معائنہ کر رہیں تھی رائنا آگے بڑھی اور گلے لگی "خالہ دادی کیسی ہیں" جو ابا خالہ دادی نے اسے بھینچا اور خوب روئی اغواہ کاروں کو صلواتیں سنائی پھر آنسو پوچھ کر ایسی نارمل ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی ناہو "چھوڑو اب بچی، میاں کہاں ہے تمہارا؟ اللہ!" وہ اچانک دل پر ہاتھ رکھے بولیں "بیڑا غرق ہو، علی احمد میری پھول سی بچی کے لیے تم ایسے بچی عمر کے بد شکل آدمی کے لیے مان کیسے گئے" رائنا کو کوئی موقع دے بغیر وہ شروع ہو چکی تھیں حیدر کا خون کھول اٹھا ان لوگوں نے انکی (خالہ دادی) نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو نشانہ حیدر کا ملازم تھا جو بیچارہ ان کی لائی سوغاتیں رکھ رہا تھا اندر لا کر اب خون خشک ہوئے

کھڑا تھا حیدر الگ تپے سردار حیدر بخت کی بیوی کو کیسے کسی اور کی بیوی سمجھ سکتی ہیں یہ
خاتون سامنے ہی تو کھڑے تھے وہ ان کے آخر

نہیں نہیں خالی دادی یہ تو "علی احمد اور رائنہ دونوں بولنے کی کوشش کر رہے تھے"
کے وہ پھر ریس پکڑ چکی تھیں "اے ہائے اب یہ مواشوہر ہے تو ہے علی میاں جیس بھی
" ہے داماد ہے کام کیو کرار ہے ہو اس طرح

وہ اور بولتیں اس سے پہلے رائنہ نے غصے سے سرخ پڑتے حیدر کا ہاتھ تھاما جو سامنے
کھڑے ہوتے ہوئے بھی خالہ دادی کو نادکھے جانے کیوں۔ "خالہ دادی بس کریں سن
بھی لیجیے یہ یہ ہیں میرے شوہر "حیدر بخت" "اب خالہ دادی صدمے سے خوشی میں
چھلانگ لگا چکیں تھیں "اچھا ہے، پر کیا بخت نام ہے تو تختے کی طرح اکڑار ہے گا
تمہارے سسر کی خالہ ہوں تمہاری ساس کی ساس تو تمہاری بھی ساس ہوئی (حیدر کو
دل میں سلجھی ہوئی ساس پر جی بھر کر ترس آیا) "سلام نہیں کرو گے" وہ بمشکل خود کو
کمپوز کیے آگے بڑھے اور ان کو سلام کر کے سر جھکا یا اور سر آگے کیا جب کے خالہ
دادی نے ہاتھ آگے کیا وہ دونوں ہی حیران تھے جب علی صاحب بیچ میں آئے
" خالہ پیار لے رہا ہے آپ سے داماد "

ہاں تو میں بھی پیار ہی دے رہی ہوں " وہ ابھی بھی ہاتھ بڑھائیں تھی " وہ تو نا سمجھ سکتی " تھیں علی صاحب داماد کی طرف متوجہ ہوئے " بیٹا جی بات یہ ہے کہ خالہ دادی ترکی کے ڈراموں کی رسیا ہیں وہاں بزرگوں کا ہاتھ چومتے ہیں

اوہ " (" اچھے خاصے نارمل خاندان میں یہ ایسی کیو ہیں ") وہ دل میں سوچتے چڑتے محظ " ان کی بزرگی کا لحاظ کرتے ان کی خواہش کی تکمیل کی تب انہوں نے سر پر ہاتھ رکھ دعائیں دی

" رائنا نے ان کو جتنی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی " اور نا مانیں میری وہ دل کڑا کرتے آگے بڑھے ابھی خالہ دادی سے ملاقات ہونے کے اور بھی امتحان تھے وہ سسرال کے خوشگوار ماحول کو پسند کرتے تھے اور دیگر کمپلیکس مردوں میں سے نا تھے جو بیوی کے میکے میں گیڈر سے شیر بنتے ہیں بلکہ وہ تو عزت دینے والے مان دینے والے داماد تھے ساس سسر بھی ان کے سونے میں تولنے والے تھے مگر کہتے ہیں ناہر پھول کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں تو خالہ دادی وہی کانٹا تھیں

چائے پر کافی اہتمام تھا وہ سسر صاحب سے حالت حاضرہ پر گفتگو فرما رہے تھے رائنا والدہ کے ساتھ کچن میں تھی اور خالہ دادی معائنہ میں حیدر کے معائنے میں غرق

تھیں تبھی رائنا اور سائرس خاتون ٹرائی لے آئیں اور کانچ کی میز پر سب چن دیا سب ہی متوجہ ہو گئے

دوران چائے اچانک رائنا جو نگلٹز کو کیچپ لگا کر کھا رہی تھی ہاتھ پر لگ گئی اور ہاتھ سے چہرے پر حیدر نے اسے اشارہ کر کے بتایا مگر وہ نا سمجھی اور ان سے صاف کرنے کو بولا تو وہ ٹشو کے کرآنکھ کے پاس لگی کیچپ صاف کرنے لگے منٹوں یا سین تھا کوئی خاص متوجہ نہ تھا مگر خالہ دادی تو تھیں دل ہی دل بلائیں لیں لاڈلی کے لاڈ آٹھ رہے تھے آخر بھئی علی میاں رائنا اپنی ہے نصیب والی "وہ ان دونوں کو دیکھتے بولیں سب ہی مسکرائے" مگر ان لوگوں کے مسکراتے لب ان کی انگلی بات پر سکڑ گئے

"سارے ہی مرد لاڈ اٹھانے والے ہیں اس کے"

اس قدر متنازع بیان وہ بھی داماد کے سامنے جی کیا ٹیپ لگا دی خالی ساس کے منہ پر اور رائنا باپ اور شوہر کے سامنے اس بات پر اس کا دل چاہا کانوپر ہاتھ رکھ دے (اپنے نہیں حیدر کے کانوپر) حیدر نے مٹھیاں بھینچی اٹھنا چاہا کے رائنا نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ مانتی نظروں سے دیکھا گہری سانس بھر کر انہوں نے سسر صاحب کی طرف دیکھا وہ بے بس دیکھائی دیے "آپ یہ کہنا چاہتیں ہیں کہ زندگی میں آنے والے مرد یعنی باپ اور

شوہر رائٹ "انہوں نے چبا کر کہتے خاتون کو احساس دلانا چاہا

ظاہر ہے بھئی کوئی پہلی جماعت کے بچے ہیں یہاں جوہر بات کو وہ کہتے ہیں نا "اب "

"زہن پر زور ڈالا جا رہا تھا "ڈیفائنٹ ہاں یہی تو لفظ تھا ڈیفائنٹ کروں

یا اللہ مجھے صبر دے (وہ دل ہی دل دعا گو تھے وہی نہیں خالہ دادی کے علاوہ سب یہی "

دعا کر رہے تھے کے اللہ حیدر کو صبر دے

وہ سر صاحب کے ساتھ بیٹھے شطرنج کی بازی میں مصروف تھے جب دوبارہ چائے کا

سیشن چلا اور رائٹ رائٹ کے لیے آئی اب وہ دونوں کی چائے میں اپنے حسب منشاء دودھ

ڈال رہی تھی اور چینی اس نے دونوں کی پیالہ میں نہیں ڈالی تھی دونوں داماد سر اپنی اپنی

جگہ گھور کر رہ گئے اب وہ اپنی پیالہ میں چائے کا چمچ بھر کر چینی ڈال رہی تھی گھر پر تو

حیدر بھی بدلے کے طور پر روک دیتے تھے یہاں تیج و تاب کھا کر رہ گئے یہی حال

سر صاحب کا تھا "حیدر میاں آپ نے معصوم منافقت دیکھی ہے " وہ بیٹی کی حرکت

کو نظر میں رکھتے داماد سے مخاطب ہوئے

میرے سامنے ہو رہی ہے جناب " وہ بھی سمجھ گئے کس معصوم منافقت کی بات "

ہو رہی ہے

ہائے اب کیا کریں معصوم منافقت سے بھرے صیاد کی قید میں ہیں اور کوئی آج سے " نہیں 24 سالوں سے " پدرانہ شفقت سے بھرے لہجے میں علی صاحب نے مزاح کے پیرائے میں بات کی مگر اس میں بھی ہر ٹیپکل باپ کی طرح اولاد کی عمر ایک سال پیچھے کرنا نا بھولے بیگم نے بیٹی کے پیدائش سے ہی اس کے باپ کو یہ گھٹی دی تھی

ان کی اس مشفقانہ چالاکی نے حیدر کو خوب لطف اندوز کیا مگر بظاہر ظاہر نا کیا

"اب تو آپ تھوڑے آزاد ہیں ہے نا؟"

علی صاحب نے داماد کے سوال پر انہیں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہو "میاں تم نہیں سمجھو گے"

پھر نگاہوں کو زبان بھی دے دی

میاں اس قید سے کون آزاد ہونا چاہتا ہے اس قید میں گرفتار ہونے کو اس صیاد کو تو " دعاؤں میں مانگتے تھے ہم " وہ ہلکے سے آبدیدہ ہو گئے حیدر نے رشک سے باپ بیٹی کو دیکھا انہیں اپنی بہن کا باپ سے رشتہ یاد آیا

جو والد سرکار سے ہو کر جو حکم سرکار تک محدود تھا کیسے بد نصیب باپ ہوتے ہیں جو

اپنی بیٹی کی محبت کی قید سے آزاد ہوتے ہیں پیچ

رائنا کپ لے کر والدہ اور خالہ دادی کے پاس جا چکی۔ تھی اس گفتگو سے لاعلم تھی اب

وہاں ان دونوں خواتین کے ساتھ بیٹھی داماد اور سسر کی جاری کو گھور رہی تھی

اپنے باپ کو دیکھو زرا "خالہ دادی چھریا تیز کیے ریڈی ہوئیں سائرہ نے سر پکڑا"

ہاں "رائنا نے منہ بنایا"

"داماد میں ہی گھس گئے ہیں جیسے خون ہو"

یہی تو "رائنا نے ان کی گل افشانی پر ہاں میں ہاں ملائی"

بھلا یہ بھی کہیں ہوتا ہے "وہ مزید گویا ہوئیں"

کیا خالہ دادی آپ بھی منفی پہلو ناڈھونڈا کریں اور رائنا شکر ادا کرو کے تمہارا شوہر"

تمہارے خاندان کے ساتھ اچھا ہے ورنہ تو ساری عمر گزر جاتی ہے دامادوں کی گردن کا

سریا نہیں نکلتا اور عورت بیچاری دوپاٹوں میں پس جاتی ہے پھر گھر خراب ہو تو الزام

عورت پر "سائرہ نے منافق معاشرے کو برہنہ کر دیا

صحیح کہہ رہیں ہیں آپ امی میں تو بس مذاق کر رہی تھی اور خالہ دادی کتنی بری بات"

ہے ایسے آگ میں گھی نہیں ڈالتے "وہ اب خالہ دادی کو چڑا رہی تھی

اے ہائے بنو تم تو بے پندے کالوٹا ہو "وہ سخت تپیں "

اب وہ وہیل چیئر چلاتی وہاں چلیں رائنا نے ان کی مدد کی جہاں حیدر اور ابا تھے ابا کال

آنے پر اٹھے تو وہ پنجے تیز کر بیٹھیں

رائنا نہیں اپنی اور آمنہ کے بچو کی تصویریں دیکھا رہیں تھی

یہ یہ اس آدمی کے ہیں؟ "انہیں نیا صدمہ لگا"

نہیں بھئی یہ میرے بھتیجے ہیں خالہ دادی "حیدر نے اس کی طرف دیکھا کیسے مان سے "

میرے بھتیجے کہا تھا، وہ پہلے دن سے بی اماں تک کو بی اماں کہتی تھی اور وہ علی صاحب کو

انکل دل نے کہیں دوران کو کوسا

اللہ کی پناہ یہ کب ہو اسارہ تم نے بتایا نہیں یہ گنجے سرتاج نے کیا چن چڑھایا "

تمہارے "اب تو پوں کارخ علی صاحب پر تھا جو ابھی واپس آئے تھے اور ہونق تھے

رائنا کا مقصد میرے میرے بھتیجے میرے بھائی کے بیٹے تھا خالہ دادی ابا کے پوتے "

" نہیں

وہ انہیں سمجھاتے بولے لیکھت علی صاحب چونکہ داماد نے پہلی بار ابا کہا تھا بزرگ دل خوشی سے کھل اٹھا کبھی کبھی ہمارا چھوٹا لفظ کسی کو بڑا مان بخشتا ہے مگر اکثر یہ بڑی سی خوشی ہم اپنے ہی آنا کے دائرے میں چکر لگاتے گنوا دیتے ہیں اور بعد میں دکھی ہوتیں ہیں کے کوئی ہمیں اپنا نہیں مانتا یا مان نہیں دیتا

رائنادل ہی دل حیدر کی اس قدم پر خوش ہوئی تھی

اچانک زور دار الارم بجا اور خالہ دادی اچھلی گلے میں دوڑی سے لٹکا ہے ٹکی پیک موبائل کو آنکھیں سکیرے دیکھا پھر شور مچایا "سائرہ سائرہ جلدی جاؤ جلدی جاؤ میرا کینولے کر آؤ اور ہاں سب بھی" انہوں نے وہ شور مچایا کے حد نہیں

حیدر نے سوالیہ نگاہیں رائنڈ کی جانب کی "خالہ بی ہیلتھ کونشس ہیں صرف صحت کو فائدہ پہچاننے والی چیزیں کھاتیں ہیں باقاعدہ الارم لگا کر" وہ بے حد دھیمی آواز میں سرگوشی کرتے بولی۔

حیدر کو اپنا سرگھومتا محسوس ہوا

کسی دن یہ خاتون پکار ننگ شو میں آئیں گی "وہ دل ہی دل پر یقین تھے"

" ہے تربیت تمہاری آمنہ "

وہ آمنہ کو چھوڑ کر اب جاہ جلال سے شیراز کی طرف متوجہ تھیں

اماں اماں کا رتبہ اللہ نے بڑا رکھا ہے بی اماں یہ اماں نے نہیں ٹیچر نے بتایا اور اور قاری "

" صاحب نے بھی

میں اماں کی حفاظت کروں گا اماں کو کاری کیا تو میں بھی کاری ہوں گا " اب وہ رو رہا تھا "

بی اماں صدمے کی سی کیفیت میں وہاں سے اٹھ گئیں وہ سب کچھ کر سکتیں مگر اپنے

بھائیوں اور ان کی اولادوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں تھیں ان کی نظر میں بری نہیں

دکھنا چاہتیں تھیں مگر شیراز کے لفظوں نے ان کا دل چیر دیا تھا

آمنہ نے تڑپ کر بیٹے کو گلے لگایا اپنے ننھے محافظ کو

اتنا بڑا ہو گیا میرا شیر و " وہ ماتھا چوم کر روتی بولی "

اماں رونا نہیں اب کوئی کچھ کہے مجھے بتانا میں اپنی اماں کا خیال کروں گا بڑی سرکار نے "

" اس دن بتایا تھا اماں کا خیال کرنا بہت ضروری ہے اماں کی حفاظت ضروری ہے

آمنہ نے دل سے اس لڑکی کو دعادی جو بنا جتائے بنا کریدے اس کی مددگار تھی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=÷=×=×=×=

یہ سب تماشہ ہو گیا آپ مجھے سب بتا رہی ہیں بی اماں "شر جیل ٹر خا" دوانچ کا بھولتا "
"اور یہ زبان

حواس قائم رکھیں شر جیل سائیں اولاد خصوصاً بیٹے پر ہاتھ نہیں اٹھاتے کمزور بنائیں "
"گے اسے آپ

بی اماں نے سختی سے ٹوکا

"تو کیا کروں اس آمنہ کو سر پر نچوٹوں اپنے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ٹر خا

فلحال اڑنے دیں ویسے بھی آمنہ کی اڑان اتنی ہی ہے چھٹیاں ختم ہونے کے جائیں اس کے "
پر خود بخود جھڑ جائیں گے "وہ لا پرواہی سے بولیں

حیدر کو شک ہے آپ پر "انہوں نے موضوع بدلا "

دو سال پہلے میں کچا کھیلاڑی تھا بھائی سرکار نے پکڑ لیا تھا صد شکر والد سرکار کا وقت تھا "
"بچت ہو گئی اب پکڑا گیا تو۔۔۔ پتچ

حیدر دوراندیش ہیں سب سمجھتے ہیں جانتے ہیں کے کچھ گڑ بڑ ہے مسلسل نظر ہے ایک " ثبوت اور سب ختم " بی اماں پریشان تھیں وہ پنچائیت اور دیگر فیصلوں سے ہٹائی جا چکی۔ تھیں مزید غلطی کی گنجائش نا تھی

بھائی سرکار بنا ثبوت نہیں کہیں گے کچھ اور ثبوت میں چھوڑتا نہیں، جانے آنے کے "، لیے وہاں (کوٹھے اور شہرینہ) میں چھوٹی گاڑی استعمال کرتا ہو جس کے بارے میں گھر میں کوئی نہیں جانتا نمبر پلیٹ تک جعلی ہے، منہ چھپا کر جاتا ہوں، ملازم سوائے داد بخش کے کوئی گاؤں سے نہیں رکھا ورنہ بیغیرت منہ کھول دیتے ہیں " اس نے بڑے فخر سے احتیاطی تدابیر بتائیں۔

ہوں! "بی اماں نے ہنکارا بھرا وہ اتنی مطمئن نا تھیں"

×=×=×=×=×=×=÷÷=×=×=×=×=×=×=×=×=

ہائے اللہ! چاچی یہ تو نا کہہ میں کہاں رہوں گی بھلا " وہ رو دینے کو ہوئی "

جھلیے رونے کی کیا بات ہے زرا سے مہینے کی بات ہے تو کہیں اور بندوبست کر لیں بعد " میں آجانا " چاچی جس خود بھی جانتی تھی کے زرا سی بات نہیں ہے پھر بھی آرام سے

بولی اس کے گھر والے دوسرے گاؤں سے مہینے بھر اس کے ہاں ٹھہرنے آرہے تھے
پورا ٹبر وہاں رہتے سکینہ کی جگہ نابتی۔

سکینہ الگ پریشان تھی کے کیا کرے ہو سٹل کے پیسے ناتھے ناہی ابامانتا، اور کوئی
رشتیدار بھی ناتھا شہر اس کا ایگز امز سر پر تھے تین بعد ہر صورت واپس جانا ضروری
"اللہ جی میں کیا کروں اب

_x=x°÷=x=xx==x=x=x==xx=x=x=x=x=x=x=x=

وہ وہاں کافی دیر بیٹھے خاکہ دادی چونکہ "ٹیبلیٹ" پر ارتغل دیکھ رہیں تھی اس لیے
امن۔ میں رہیں اور انہیں بھی رہنے دیا وقتاً فوقتاً ہینڈ فری لگائے وہ اچھلتی اور کوئی نا کوئی
ڈرامے پر تبصرہ کرتیں

سیلجن کردے انہیں کردے سیدھا "اب بھی وہ کسی کو سیدھا کرانا چاہ رہی تھیں"

خوشگوار ماحول میں کھانا کھا کر وہ نکلنے کے لیے کھڑے ہوئے رائٹا نے تور کنا تھا

وہ چلتی چھوڑنے باہر تک آئی آتو بارہے تھے مگر امی نے اسے بولا وہ ساس کی عقلمندی

کے قائل ہو گئے

چلو ٹھیک پھر۔۔ پڑسوں تمہیں پک کرنا ہے "وہ بولے لہجے میں اداسی تھی"

"جی، حیدر آپ خیال رکھیے گا اپنا"

موہ پکڑے اس کے روبرو ہو کر دیکھنے لگے یہ سادہ سا چہرہ کتنا عزیز تھا دل چاہا ساتھ ہی لے جائے اسے بھی، ان کے ایسے دیکھنے پر رائنا کا دل پگھلا ایسے بھی کو ہی چاہتا ہے گھنی پلکیں رخسار پر سایہ فلکن ہو گئیں حیدر نے مڑ کر پیچھے دیکھا "کیا دیکھ رہیں ہیں وہاں" وہ حیران ہوئی

بھئی دیکھ رہا ہوں کے کوئی اتو نہیں رہا "اطمینان کرنے کے بعد وہ اس کے قریب آئے دونوں ہاتھوں میں چہرہ تھاما اور ماتھے پر محبت ثبت کی

دو دن زیادہ نہیں ہیں جاناں "مدھم سر گوشیانہ لہجہ۔"

اللہ حافظ "اسے خاموش پا کر موڑے"

رائنا کا دل اداس ہونے لگا اسے خود بھی سمجھ نا آیا کیو

اس نے ان کا ہاتھ تھام کر روکا

"آپ کل آجائیں گا، ساتھ واپس جائیں گے"

بیڈ نیوز ہے، میری فلک سے بات ہوئی تھی وہ تم لوگوں کے لوگ (کوٹھے " والے) اسے لے گئے، مگر گڈ نیوز اس نے اس عورت (نائیکہ) کی باتیں سنی تھی فلحال " اس کا ارادہ فلک کو خفیہ رکھنے کا ہے

سمجھ نہیں آ رہا شکر کروں یاروں " وہ بے بس تھی پھر سنبھلی " اور واڈا کیو منسٹرز، ویزا " کا کیا بنا

" نہیں بنا کچھ ایک اور خبر ہے اچھی یا بری تم طے کرنا "

ابا تمہارے ماموں واپس آرہے ہیں ہمیشہ کے لیے اور میں بھی تھوڑا عرصہ جا رہا ہوں " کام سمیٹوانے کے لیے " شہرینہ کے سر پر دھماکے ہونے لگے تھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے کیا ہو رہا تھا کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی سائیں سائیں کرتے دماغ سے سننے لگی جو رپورٹ سے ملی حیدر بخت کے بارے میں معلومات بتا رہا تھا وہ چپ کیے سنتی گئی

وہ امی سے سر میں تیل لگواتے باتیں کر رہی تھی " امی مجھ سے میرا بھی تو پوچھے کیسی ہوں کیسے رہتی ہوں حیدر کے علاوہ بھی باتیں ہیں " وہ چڑ کر بولی

تم رچ بس گئی ہو وہاں یہ تمہاری باتوں سے دکھتا ہے اب، اور حیدر کو دیکھ کر پتا چلتا " ہے کے کیوں رچ بس گئیں اتنے جلدی ایسے مختلف ماحول میں اور جس کی وجہ سے میری بیٹی کو آسانی ہوئی اسکا خیال کرنا نہیں چاہیے کیا " سائرہ بولیں

وہ محظ مسکرا کر رہ گئی اب کمرے میں آکر اسی منہ پر سوچنے لگی کیا واقعی میں خوش ہوں، ہاں مجھے اچھا لگتا ہے حیدر کا ساتھ انکی محبت انکا احساس کرنا مگر خوشی صرف یہی نہیں ہوتی، اگر حیدر سے وہ جگہ وابستہ ناہوتی تو زندگی کتنی حسین ہوتی آپ نے ٹھیک کہا امی میں وہاں رچ بس گئی ہوں اور وجہ حیدر کا ساتھ ہے مگر یہ بھی سچ ہے کے اگر زندگی میں یو-ٹرن ہوتا تو میں یوٹرن کا ہی انتخاب کرتی مگر زندگی میں یوٹرن نہیں ہوتے زندگی میں بس وقت آگے بڑھتا ہے جو اسکے ساتھ آگے بڑھتے ہے کامیاب ہوتے ہیں جو بار بار پیچھے دیکھتے ہیں یا یوٹرن ڈھونڈتے ہے وہ زندگی کی تیز رفتاری میں وقت کی دڑ میں کھو جاتے ہیں اور میں کھونا نہیں چاہتی اسلئے آگے بڑھ گئی ہوں

وہ انہیں سوچوں میں تھی جب خالہ دادی چلی آئیں "کیا بات ہے یہ کیوں نچڑی ہوئی بلی بنی بیٹھی ہو" اشارہ اس کے تیل سے لپے سر پر تھا بال ہلکا تھا اس کا تیل لگا کر پتلے لگتے تھے

خالہ دادی کبھی میٹھی بات بھی کر لیا کریں "وہ بیزار ہوئی"

اچھا اچھا یہ بتاؤ وہ تمہارا میاں کیسا ہے؟ "تجسس سے پوچھنے لگیں"

اچھے ہیں کافی "وہ بولی تو وہ پہلے تو اسے گھورتی رہیں"

"تم کہہ رہی ہو تو مان لینا پڑے گا ورنہ مجھے پسند نہیں آیا"

کوئی بات نہیں اچھی بات ہے میں چاہتی بھی نہیں میرے شوہر کسی اور خاتون کو پسند"

آئیں "وہ مطمئن انداز سے آگ لگا گئی"

خالہ دادی نے قریب پڑی کتاب سرپردے ماری (رائٹا کے سرپر) "بہت بان چل"

"رہی ہے ہاں"

اچھا اچھا سوری "اسے ہنسی آگئی"

یہ بتاؤ مارتا تو نہیں ہے "رائٹا نے نفی میں سر ہلایا، "جلاتا ہے" اگلے سوال پر وہ قہقہہ"

ضبط ناکر پائی

نہیں خالہ دادی ایسا کچھ نہیں ہے، اور اللہ نا کرے مسئلہ ہوا تو میری خالہ دادی ہیں نا"

"وہ انہیں بہلاتے بولی خالہ دادی کی اپنی کہانی تھی دو بیٹے تھے، بڑے بیٹے کی بیوی کم"

عمری میں۔ چل بسی بیٹا اس کے غم میں مدہوش رہنے لگا اکلوتی بیٹی تھی اسکی جس کو خالہ دادی نے پالہ تمیز تہذیب سلیقہ اچھا جہیز سب دیا نصیب نادے سکیں وہ روز ظلم سے کہ آتی یہ ہر ٹیپکل روایتی ماں کی طرح ضبط کرنے کا کہہ کر پھر بھیج دیتیں۔ اور ایک دن وہی ہو اوہ تو پلٹ کر نا آئی اور جنازہ آگیا اس کا۔ اس دن نے خالہ دادی کے زہن پر بہت اثرات مرتکب کیے وہ بیٹیوں کے معاملے میں بہت نازک ہو گئیں تھی اور وہ بیٹی کا بھید بھاؤ نہیں کرتی تھی کون اور کس کی ان کے لیے بیٹی جس کی بھی ہو بیٹی ہوتی تھی اب رائنا انہیں دیکھ سوچنے لگی حیدر نے ٹھیک کہا تھا ہر کسی کی اپنی کہانی ہے کوئی پھولوں کی سیج پر نہیں سوتا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ شام میں فریش ہو کر ابا کے ساتھ ٹیبل ٹینس کھیل رہی تھی جب ربیعہ چلی آئی وہ ویسے بھی آتی جاتی رہتی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی وہ دوستیں تھی جنہیں ایک دوسرا کاپور ابا خاندان جانتا ہوتا ہے

دکھ سکھ میں ساتھ دینے والے دوست ہم نوالہ وہم پیالہ۔

وہ ابا کو ہرا کر ربیعہ کے پاس چلی آئی ابا ہنوز ہار ماننے پر تیار ہی نہ تھے

"آپ کیا بچوں سے الجھے ہیں ایسا کریں مٹھائی لائیے رائنا کو بتانا بھی تو ہے گڈ نیوز"

سائرہ بیگم نے بولا تو سب چونکے "ہاں ہاں صحیح کہا میں بھی باتوں میں لگ گیا لاتا ہوں"

"ابھی"

وہ سردھنتے سب کوشش و پنچ میں چھوڑ چلے گئے

کیسی نیوز امی "رائنا نے پوچھا"

بھئی صبر کرو تھوڑا "وہ مزید پر اسرار بنیں"

تم سیٹل ہونا رائنا "ربیعہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تنہائی ملتے ہی"

ہاں یار، حیدر اچھے ہیں پر زیادہ اچھا ہوتا اگر وہ حیدر ہوتے سردار حیدر نہیں "وہ گہری"

سانس بھر کر بولی "مجھے کبھی کبھی دم گھٹتا لگتا ہے جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ اسی

حویلی میں ایک عورت بنا کسی خواب کسی رنگینی کسی انسانیت کے جی رہی ہے، جہاں ایک

عورت دوسری عورت کی زندگی اجیرن کیے ہے، جہاں ہر دوسرے بچے بچی کی شادی

اس کی پیدائش پر ہی کسی شخص سے منسوب کر دی جاتی ہے، ہر دوسری لڑکی تعلیم سے

محروم ہے، تعلیم یافتہ عورت کو ایسے دیکھا جاتا ہے جیسے وہ کوئی کرپٹ عورت ہو، ایوری

" تھنگ از سوپرا بلمیٹک یار

وہ بے بسی سے بولی " میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو صرف اپنے بھرے پیٹ کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک میں خوشحالی ہے، میں ان میں سے بھی نہیں ہوں جو یہ کہتے ہیں کیا ہوا جو ہمارے ملک میں مسئلے پڑوسی ملک کے حالات دیکھو یعنی اپنے گھر میں " آگ لگی ہے اور خوش ہیں کے دوسرا گھر بھی تو جل ہی رہا ہیں نا

ہوا کیا ہے؟ کوئی۔ خاص بات؟ " ربیعہ جانتی تھی کوئی بات ضرور ہے جو اسے کھا رہی "

NEW ERA MAGAZINE ہے
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جو اب اس نے سکینہ کا حال سنایا

یہ تو واقعی غلط ہے ظلم ہے " ربیعہ نے افسوس کیا "

اسی لیے میں نے سوچا ہے اس کی مدد کروں، اسکی ایڈوکیشن کی فیس وغیرہ کے " معاملے میں، ویسے بھی میری اپنی سیلری ہے اور حیدر الگ جیب خرچ دیتے ہیں جو " سیر سلی کم ہی استعمال ہوتا ہے تو بہتر ہے اسے کسی اچھے کام پر خرچ کروں

" ہاں اچھا آئیڈیا تمہیں کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو ڈولیت می نو "

ارے ہاں ربیعہ یہ بتاؤ تم اب اپارٹمنٹ میں اکیلی رہتی ہو، ربیعہ کی فیملی اسلام آباد " میں تھی پر وہ جب کی وجہ سے یہاں تھی ارادہ اس کا بھی ایک دو سال میں وہیں جانے کا تھا بس چھوٹی بہن کے لاسٹ ایر کاسیٹ تھا پھر دونو بہنیں ساتھ ہی جاتیں

ہاں فلحال میں اور ثناء ساتھ ہی رہ رہے ہیں اور ایک اور لڑکی ہے ثناء کی کلاس فیلو ایک " روم خالی ہے

اس نے بتایا تو رائے نے سر ہلادیا

یہ ایک اس کا فون رنگ کرنے لگا

حیدر کی کال ہے آتی ہوں میں " وہ کہتی اٹھی "

"! اسلام و علیکم "

و علیکم سلام کیسی ہو جانم! " وہی مخصوص محبت سے گندھا لہجہ اسے گلنار کر گیا "

"ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

"ٹھیک بس تھوڑی دیر میں آؤں گا ریڈی رہنا"

خیریت؟ " وہ حیران ہوئی پروگرام تورات کا تھا "

"ہاں خیریت کام ختم میرا تقریبات کو واپس جائیں گے"

اوہ او کے "اس نے ادا سی چھپاتے کہا پھر چند باتوں کے بعد فون رکھ دیا"

اور امی کو اطلاع دینے چلی گئی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ تیار تھی سامان پیک کیے بیٹھی تھی، ابا چلے آئے

اتنے جلدی جا رہا ہے میرا بچا "وہ پیار سے بولے اور بانٹھ پھیلائی وہ باپ کے سینے سے"

لگے شفقت کے حصار میں قید ہو گئی

آپ یاد آتے ہیں ابا! "آنسو ضبط کیے" حیدر اچھے ہیں خیال رکھتے ہیں پر آپ جیسا کوئی"

نہیں ہے ابا جیسا آپ چاہتے ہیں کوئی چاہ ہی نہیں سکتا جیسی بے لوث محبت ماں باپ کی

ہوتی ہے کوئی کر ہی نہیں سکتا ویسی بے لوث محبت "ان کی آنکھیں بھیگ گئی پر اسکی

پونچھنی ضروری تھیں ان کے لیے

ابا کی جان کوئی ابا سے پوچھے کس دل سے اپنے دل کا ٹکڑا جدا کیا ہے، مجھے پتا ہے وہ"

جگہ وہاں کا ماحول میرے بچے کے لیے مشکل ہے، میرے بچا صرف اپنی خوشیوں میں

مست رہنے والا نہیں ہے دوسروں کے درد محسوس کرنے والا ہے، میری جان تم وہاں
چراغ کی حثیت رکھتی ہو جو اندھیروں میں روشنی کر دے، مایوسیوں کو چھٹا دے، اور
تبدیلی بغیر بغاوت کے آرام آرام سے بھی لائی جاسکتی ہے ایک دم سے ہوگی تو دشمن
بڑھیں گے آہستہ آہستہ قطرہ قطرہ سوراخ کرنے سے جہالت کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں
"گی، سمجھ رہی ہونا بچے"

جی ابا سمجھ رہی ہوں بلکل سمجھ رہی۔ ہوں "وہ حوصلے سے مسکرائی اسے شمع روشنی"
کرنی تھی اسے دیپ جلانے تھے جہالت کی جڑیں کھوکھلی کرنی تھی اور وہ سخت محنتی
تھی لگن سے جس کام میں جت جاتی اسے کر کے دم لیتی اپنی اس خوبی سے بخوبی واقف
تھی

×=×=×=×=×=×=×=×=×

مکرم، شر جیل پر گہری نظر رکھو ثبوت کے ساتھ میرے پاس آؤ، صرف شک و شبہ سے
کام ناپچلے "وہ اپنے ور کر سے مخاطب ہوئے" فیکٹری میں نئے ملازم نار کھنا وہ محتاط
"ہو جائے گا پرانے ملازمین کو وفادار بناؤ سمجھے"

شر جیل سے وہ ہمیشہ واقف تھے ابھی شک فیکٹری کے نقصان میں جانے پر ہوا پھر رانا

والا واقعہ وہ مشکوک ہو گئے مگر ہر بار ثبوت ناملتاب وقت اسٹریٹجی بدلنے کا تھا

"سائیں وہ جو احمر رندھا وادھمکیا دے رہا ہے اس کا کیا سوچا آپ نے"

کرنے دور سی ڈھیلی چھوڑ دو اسکی اسکی دھمکیاں میں نے ریکارڈ کرائی ہیں وہ ایک آدھ
صحافی بھی پکڑے جائیں گے جو یہ خرید رکھے بیٹھان کو خرید کر اس کی بے ایمانیوں
کے۔ کچے چڑھے کھولوں گا، یہ اپنی قبر آپ کھودے گا اپنے پولیٹیکل کیریئر کی قبر خود
"خود کھودے گا"

سائیں جو اس نے حملہ کروا دیا تو "مکرم وفادار تھا ان سے مخلص بھی"

پوری سیکورٹی کا دھیان رکھیں گے ہر چیز کا، مجھے یقین ہے وہ حملہ کرے گا اور یہ اس "
"کے پولیٹیکل کیریئر کی۔ اگر میں آخری کیل ہوگی

جی سائیں پلین اچھا پر "وہ ان کے لیے فکر مند تھا"

سیکیورٹی بھرپور رکھوں پیشگی رپورٹ بھی جمع کرادورسک تو لینا پڑتا ہے "وہ حتمی"

لہجے میں بولے مکرم کو خاموش ہونا پڑا

×=

وہ سعود کے فون سے بہت مایوس ہوئی تھی

ہنہ بی بی ہی پاگل تھی جو مرد سے امید لگا بیٹھی جس کا باپ اس کا اپنا ناہوسکا اس کا کوئی " اور کیا مددگار بنے گا، میں خود کروں گی جو کرنا ہوگا

کی پرچی ملی " یہ دوائی کم مقدار میں (sedative) اس نے بیگ کھولا اسے سیڈیٹو دی جاتی ہے زیادہ مقدار میں نقصان دہ ہے " اسے ڈاکٹر فریدہ کے الفاظ یاد آئے جب اس درد کی وجہ سے یہ دیے گئے تھے تب اس ڈاکٹر نے نرس کو بتائی تھی یہ بات بعد میں شہرینہ نے جھوٹی سچی کہانی بنا کر اس سے پرسکریشن لکھوائی تھی تاکہ میڈیکل اسٹور سے خرید سکے۔

. اب اسے باہر جانے کے لیے شرجیل کو رام کرنا تھا

×=×

وہ نیم عریاں لباس میں تھی اسے اپنا آپ غلیظ لگ رہا تھا یہ اس کی مجبوری تھی وہ آچکا تھا شہرینہ نے اسے حرام مشروب دلفریب انداز سے پیش کیا

واہ۔۔۔۔(گالی) بڑی ترنگ میں ہے تو تو آج " وہ اپنی آنکھوں میں حوس بھرے "

اسے دیکھتا نگاہوں سے چھلنی کرتا بولا

آپ جو آئے ہیں سرکار "وہ ادائے دلربائی سے گویا ہوئی ضمیر نے کوڑے مارے دل"
گھائل ہو گیا مگر اس نے خود کو ڈھیٹ کر کیا

چل باتیں نابنائیاں نکلیں دبا "وہ رام ہو گیا تھا بس باہر سے آکر دکھا رہا تھا بڑی بڑی"
گہرائیوں میں نہیں پڑتا تھا وہ جانوروں جیسا بے لگام سطحی سا شخص تھا

میں ہوں وہ ننگ فلک جسے کہتی ہے خاک "

اس کو بنا کے کیو میری مٹی خراب کی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سائیں باندی کے پاس نا اچھے کپڑے ہیں اب نازیور آپ کے لیے سچ دھج کیسے کیا "

کروں "وہ اسے پھنسا کر مدے پر آئی وہ نشے میں غرق تھا

ہیں ہیں تو کس نے روکا ہے جا جا کر جی بھر کر خرید "وہ سخی بنا "

"آپ کی اجازت ہے؟"

ہیں ہاں (گالی) کم سنائی دیتا ہے تجھے، اور سن تو میری خریدیں ہوئی چیز ہے صرف میں "

"دیکھ سکتا ہوں تجھے پیسے میں خرچ کروں تفریح سب کو نہیں سمجھ گئی نا

نیوز والا سسپنس ختم کیا

بھئی بات یہ ہے کہ ہم نے گھر شفٹ کیا تھا (رائنا کے اغوا کے بعد مجبوراً) تب سے " گھر بیٹھے پینشن توڑتے ہڈیاں گھس گئی پھر ہمارا بچا (رائنا) الگ خیال کرتی۔ تو میں نے سوچا بھئی کیو گھر میں ہی دو کمروں کو بروئے کار لا کر ٹیبیلیں کر سیاں رکھ کر ہم میاں بیوی اپنی اکیڈمی چلائیں (وہ دونوں ہی ٹیچر تھے) ابا گورنمنٹ کالج میں اور میں اسکول " ٹیچر تھیں) تاکہ بڑی رہیں

اس کی کیا ضرورت تھی ابا میں ہ۔۔ "وہ بولتی کہ ربیعہ نے بات کاٹ دی " رائنا نکلنے بلکل صحیح فیصلہ کیا آج کل اچھے ٹیچرز کی ضرورت ہے اس طرح تو انکی " اور انٹی کی صلاحیتوں کو زنگ لگ جاتا

ہوں پر ابا آپ کی بے فکری کا وقت ہے یہ ایسے میں یہ تھکان " حیدر بولے " نہیں بیٹا یہ تو متحرک رکھے گا اور چلو کوئی مسئلہ ہو تو چھوڑ دیں گے میرے بچے ہیں نا " " وہ دلار سے بولے

تو ماننا ہی پڑا

وہ کسی حد تک قائل تھا فراغت انسان کو خالی کر دیتی ہے متحرک رہنا برائیوں سے
روکتا ہے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

واپسی میں وہ چپ تھی حیدر نے اسے دیکھا اور ہاتھ تھاما

"ابا کو سوچ رہی ہو"

ہاں! حیدر کیا سیٹیاں ماں باپ کا سہارا نہیں بن سکتیں میں انہیں بیٹھ کر کھلانا چاہتی " ہوں اور۔۔۔" وہ دکھی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاناں بن سکتی ہیں سہارا صرف پیسوں سے نہیں ہوتا جذباتی ہوتا ہے انہوں نے بتایا " کے وہ فراغت سے تنگ ہیں اور یہ بھی کے اکیڈمی کا خرچہ اس رقم سے کیا ہے جو ان کے پاس تم نے جمع کرائی تھی دیکھو تمہیں ان پر فخر ہونا چاہیے جہاں ستر فیصد لوگ کسی نا کسی چیز کو روگ بنائے بیٹھ جاتے ہیں وہاں وہ زندگی کا نیا مقصد ڈھونڈ رہے ہیں یہی جینے " کا ڈھنگ ہے

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں، پر بس فکر ہے مجھے انکی"

اس نے کہا تو حیدر نے اس کا ہاتھ تھپک کر دلا سا دیا۔ وہ گاؤں سے تھوڑا دور تھے جب

اچانک گاڑی ڈسبیلینس ہوئی گولیاں چلنے کی آواز آئی

بہادر نشانہ سادھو "وہ چلائے رائنابد حواس تھی حیدر نے اسے ساتھ لگالیا اور اسے کور"

کیا مسلسل گولیاں چل رہیں تھیں

وہ پوری طرح سے اسکو حصار میں لئے ہوئے تھے، نامعلوم شوٹرز کے جانے کے بعد

، بہادر اندر آ کر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا جب کہ حیدر بھی سمجھل کے بیٹھ گئے رائنا

کے حواس منتشر تھے، وہ حیرانی سے انھے دیکھ رہی تھی جو ایسے مطمئن تھے جیسے کچھ نا

ہوا ہو

باہر کیا صورت حال ہے ہمارے آدمی ٹھیک ہیں "وہ بہادر سے مخاطب تھے"

سائیں صب سب خیریت سے ہے، بندے کو کال کی ہے میں نے مکر م نے ثبوت "

" بھی بھیجے ہیں کال والی دھمکیوں کے

خوب! ارحم راندھاوا کو اسی کے کھودے گڈے میں پھینک دیں گے "وہ مسکرا کر بولا"

انکا طمینان رائنا کو پچپین کر رہا تھا انہوں نے اس کی بے چینی کو محسوس کر کے بہادر

کو اگے دیکھنے کا اشارہ کیا

کیا ہو گیا راتِ سب ٹھیک ہے کسی کو کچھ نہیں ہوا " وہ اسے مسکراتے تسلی دینے لگے " وہ اس مطمئن انداز پر مزید پریشان دکھی انہوں نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور سر اپنے شانے پر رکھا

" کچھ مت سوچو آنکھیں بند کرو اور پرسکون ہو جاؤ گھر آنے والا ہے "

اس نے بھی بنا حیل و حجت انکی بات پر عمل کیا وہ فل وقت خاموش رہ کر حیدر کی سانسو کو سن کر اطمینان حاصل کرنا چاہتی تھی

کچھ دیر بعد گھر آ گیا تھا

انہوں نے اسکی حالت کے پیش نظر اسے کمرے میں بھیج دیا اور خود بی اما کے پاس فیکٹری کی فائل لئے چلتے بنے انھے شرجیل سے حساب چکنا کرنے تھے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

بھائی سرکار کتنے دنوں بعد دیکھا آپ کو آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں " وہ بی اما سے سلام دعا " کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کے شرجیل چلا آیا انہوں نے ہی پیغام بھجوا کے بلایا تھا

کاش میں بھی یہی کہہ پاتا کہ انکھیں ٹھنڈی ہو گئیں افسوس صد افسوس کے تم ہمیں " یہ موقع کبھی نہیں دیتے ہو " ان کا طنز یہ لہجہ اس کے ہوش اڑا گیا بی اما کی طرف دیکھا جو ہکا بکا تھیں لا علمی ان کے چہرے پر درج تھی

بب بھائی سر سس سر کار کیا کیا ہوا آخر آپ کو؟ " وہ گڑ بڑایا "

حیدر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ڈرتا بیٹھا تو انہوں نے فائل اٹھا کر اس کے او اپنے درمیان پڑی میز پر پھینکی

شر جیل نے کانپتے ہاتھوں سے فائل کھولی اسے دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
فائل میں اس کے سارے گھیلے درج تھے " اس کا مطلب بھائی سر کار کب سے نظر رکھے تھے "

یہ سچ بھی تھا حیدر نے مزید ثبوت حاصل کرنے کے لئے مکرم کو بھی فیکٹری میں موجودہ لوگو کو اپنی طرف کر کے مزید معلومات حاصل کرنے کو کہا تھا

انھے شر جیل کو یہاں مصروف رکھے اس لڑکی کا پتا کرنا جس کے بارے میں رائٹا نے ان کو بتانا چاہا تھا مگر وہ اسے سختی سے خاموش کر گئے تھے وہ بیوی سے گھر والو اور گھر

والو سے بیوی کی برائی سننا نہیں چاہتے تھے دوسرا وہ رائنا کو اس سب سے الگ رکھنا
چاہتے تھے

یہ اتنی بڑی ر قمیں کہاں گئی، فیکٹری کا بجٹ کہاں لگایا، ملازموں کی تنخواہ کھا کر کہاں "
لگائیں تم نے بولو " اس کی مسلسل خاموشی انہیں طیش دلا گئی

جواب دو شر جیل، کہاں گیا سب، کیا خریدا ہاں؟ یا یوں پوچھوں کے کس کو خریدا "
" بولو جواب چاہیے مجھے؟

بچو بچو کے لئے زمیں۔۔ " وہ ہکلاتے جھوٹ گھڑنے لگا "
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
انٹر سٹنگ! بچو کے لئے زمیں، او کے کاغذات لے کر اود کھاؤ؟، کیا ہوا؟ نہیں ہے "

؟ " انکے سوال پر اسنے گڑ بڑا کر سر ہلایا

" وہ ہکلا یا... ابھی نہیں ہیں بھائی بعد میں "

ٹھیک ہے ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس حساب پورا کلیر چاہیے جاؤ زرا اپنی اولاد کو بھی "
" وقت دو

وہ اسے باہر کی جانب اشارہ کرتے بولے

اس کے جانب کے بعد وہ حق دق بی اماں کی طرف مڑے

مجھے افسوس رہے گا بی اماں آپ کی پرداریوں پر، ایک بھائی سے محبت نبھاتے "
دوسرے کو دھوکا دینا منظور تھا آپ کو " وہ افسوس سے کہتے چل دیے

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

کیا گارنٹی ہے کے یہ ہاشم سچ بول رہا " سعود فون پر حمزہ سے الجھ رہا تھا "

وہ حیدر بخت ایک لڑکی سے شادی کرنے کے لیے اتنا بڑا ڈرامہ کھیلے گا، ایسے بھی تو "
" اٹھوا سکتا تھا لڑکی کو کیا ضرورت ہے اسے ان کھیلوں کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمزہ کے بقول ہاشم جو اس وقت بد حالی میں تھا اس نے یہ بتایا تھا کہ حیدر نے ہی رانا کا
انگوا کرایا اور سب اس پر تھوپ دیا۔ سعود کو یہ اللوجیکل لگ رہا تھا " یہ سیاست ہے
پوری " اس کی چھٹی حس چیخنے لگی

تیری مرضی نہیں تو نا سہی " حمزہ نے فون کاٹ دیا "

=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ پریشان تھی فلک کی کال آئی تھی نائیکہ اسے ناچ گانا سکھانے پر لگا چکی تھی وہ پریشان

تھی تو رہی تھی شہرینہ کچھ خیال کر کے سعود کا دیا فون نکالا جس پر عجیب سے نمبر سے
 کئی کال تھیں فون دوبارہ بجا "اسی کا ہوگا" اس نے سوچا اور کان سے لگالیا
 او بھئی یہ انٹرنیشنل کال کے مسڈ کال کے بھی پیسے کٹتے ہیں، اب بول بھی دو کیا سو"
 گئیں "وہ چڑچڑے پن سے بولا
 اب کیو کال کی ہے؟ "وہ چڑی"

قرض لے کر نہیں گیا سب بتا کر گیا تھا، یقین تو کرنا ہوگا آپ کو بھی "وہ بھی رج کے"
 بد لحاظ ہوتا جب ہوتا
 جب ننھیال آپ کو پوچھے نا، ماں ایڑیاں رگڑتے مر جائے باپ بیچ دے تب یقین"
 نہیں ہوتا کسی پر "وہ زہر خند ہوئی سعود ایک لمحے کو چپ کر گیا

میں اپنی مدد آپ کر لوں گی "کہتے شہرینہ نے اسے دو ایسوں کا قصہ سنایا"

تم وہ گولیاں خود کھاؤ گی یا اسے دو گی اس سے کیا فائدہ خود کھاؤ گی تو مر جاؤ گی اسے دو"
 گی تو اس اچانک موت پر اگر تحقیق کرائی اس کے طاقتور بھائی نے تو جیل میں چکی پیسنا
 " ایک تو قتل پھر امیر کا قتل

اس نے سارے پلین کو بوگھس قرار دے دیا

" یہاں سے جان تو چھٹے گی میری " "

تمہارے لیے خبر ہے ڈیڈا با میرے ابھی نہیں آرہے اور میں تین دن میں یہاں ہوں "

گا، میرے دوست کو کچھ معلومات لگیں ہیں ہاتھ وہ بھی مل جائیں گی تمہاری آزادی

" کے دن دور نہیں کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دو

اللہ ہی بہتر جانے " وہ ابھی بھی غیر مطمئن تھی "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے آج صحیح معنوں میں احساس ہوا تھا حیدر کا وجود اس کے لیے کیا اہمیت رکھتا ہے کل

تک یوٹرن کا سوچنے والی آج دعاؤں میں حیدر کی حفاظت کی دعا گو تھی اسے اب کوئی

یوٹرن نہیں چاہیے تھا

وہ بہت برے موڈ سے اندر آئے انہیں اٹھتا دیکھ وہ بھی جائے نماز سمیٹتے آئی " ابھی کوئی

سوال نہیں رائنا " وہ کچھ بولتی کے انہوں نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا

وہ کہتے ہاتھ روم میں گھس گئے باہر آئے تو وہ بھی سونے کی تیاری میں تھی

حیدر آپ ٹھیک تو ہیں نا" اس نے انہیں مسلسل سرد باتے دیکھا تو بول اٹھی "

ٹیبلٹ دے دو بس " اس نے اٹھ کر ٹیبلٹ اور پانی لاتھمایا "

آپ لیٹے میں سرد بادی تہی ہوں " وہ انہیں آج الگ لگی "

وہ سرہانے بیٹھی سرد بانے لگی اور ان پر نیند مہربان ہونے لگی رائنا نے انہیں سوتے دیکھ

پھیلے بازو پر آہستہ سے سر رکھا اور دایاں ہاتھ ان کے سینے پر دھر اوہ یہ سانسیں محسوس

کرنا چاہتی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے کچھ دنوں تک ماحول سرد رہا تھا سب اپنے اپنے دائرے میں گم تھے، حیدر بھائی اور

بہن کی دھوکا بازی پر غصہ تھے، بی اماں الگ پریشان تھیں، امنہ بچو کے جانے پر اداس

تھی، زر گل اور زاہد کی اپنی الگ دنیا تھی شرجیل الگ بھنائے تھا ایسے میں صرف رائنا

تھی جو نارمل تھی گو کے وہ حیدر کے لیے پریشان تھی، جو جھنجھلائے پھر رہے تھے ایسے

میں وہ ہی کمپوز کیے ان کا خیال رکھ رہی تھی

آج کی صبح نئے ہنگامے سے طلوع ہوئی تھی منشی جی اپنا مدعالے کر آئے تھے دانیال پھر

وہ اگلے روز ڈیرے پر جانے کی تیاری میں تھے جب اس نے روکا

کیا ہوا؟" وہ حیران ہوئے"

"مجھے آپ سے منشی جی کی بیٹی کے بارے میں بات کرنی ہے"

"رائنا! تمہیں کیا یہ معاملات اتنے آسان لگتے ہیں؟ کیا بولنا ہے اچھا بتاؤ پھر"

جو اب اس نے دانیال کی سکینہ کو ہراساں کرنے کا بتا دیا

"ایسے زبردستی کون کسی سے شادی کرتا ہے بھلا"

آج دونوں طرف کا معاملہ سنوں گا تبھی فیصلہ ہوگا وہ کہتے چل دیے"

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

دونوں طرف کے معاملات سننے کے بعد فیصلہ ہو گیا تھا

منشی جی کسی طور بیٹی کی شادی دانیال سے کرنے پر رضامند نہ تھے

زور زبردستی کا سوال نہیں ہوتا تم رشتہ ڈال سکتے ڈال دیا ہاں یا ناکی مرضی ان لوگوں"

"کی ہے"

حیدر دو ٹوک بولے

وہ میری منگ ہے سرکار "دانیال نے جھوٹ گھڑا"

جھوٹا ہے سرکاریہ میں نے کبھی رضامندی نہیں دی اس کو اس کی ماں کو مکر کر رہا"

ہے "منشی جی بے بسی چیخے

دانیال اگرچہ وہ تمہاری منگ تھی تب بھی وہ بچپن کی بات تھی دوسرا کوئی ثبوت کے "

وہ منگ تھی تمہاری

ان کے ہاں منگ طے کرتے وقت نشانی کے طور پر لڑکی کا باپ لڑکے کو اپنی طرف)

"(سے چھلا دیتا ہے اور لڑکے کی ماں لڑکی کو ساتھ لڑکی ناک بھی چھیدا لئی جاتی ہے

دانیال کے پاس کوئی چھلانا تھا مزید جھوٹ پر مزید شامت ائی

پنچائیت نے فیصلہ دے دیا تھا کہ چونکہ دانیال سکینہ کو منگ نہیں ثابت کر پایا اور منشی

جی سکینہ کی شادی اس سے نہیں کرانا چاہتے اس لیے اب سے دانیال کی ماں یا وہ خود

انہیں تنگ کرے گا تو سزا پائے گا دوست جھوٹا دعوا کرنے پر دانیال کو جرمانہ بھی ادا

کرنا پڑا وہ پیچ و تاب کھاتے گھر روانہ ہو جب کے منشی جی خوش تھے

اس نے اسے بھیج دیا

"بھاء جی! آخر اسی کو کیو میڈیا کے سامنے نہیں لاتے آپ؟"

دست راست حیران تھا

وہ اس لیے کے یہ مرد اوپر سے کرپٹ اس کے تو اپنے کچے چھٹے کھل جائیں گے، حیدر " بخت کی بیوی عورت، اور عورت کیا ہوتی ہے مظلوم اس کے آنسو کی بات ہی کچھ اور ہے "

"پروہ کیو مانے گی بھلا، پیسہ تو ہے اس کے پاس حیدر بخت کی بیوی جو ہے"

وہی کمزور کڑی تو اس نے بتائی ہے، جیسی صورت حال تھی اس میں چند جھوٹے ثبوت " اسے یقین کرادیں گے کے اس کا مجرم اس کا شوہر ہر پھر پڑھیں لکھی عورت وہ نکلی تو موم بتی برادری بھی ٹریگر ہو جائے گی راتہ ایسا پھیلے گا کے سنبھالے نہیں سنبھالے گا " وہ مکروہ قہقہہ لگاتے بولا

" یہ یہی ثبوت کافی ہے اس عورت کو یقین دلانے کے لیے "

اشارہ ہاشم کی طرف تھا جسے ملازم باہر لے جا رہا تھا

"کام نابنا تو؟"

"تو کیا تجھے نہیں پتا"

اب کے دونوں ہی ہنسے تھے

شر جیل باؤلا ہوا پھر رہا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کونسی زمین دکھائے بھائی سرکار کو
 آمنہ کو اس کی حالت دیکھ ہنسی آئی کہاں تو وہ منشی جی کی لڑکی سے شادی کے خواب دیکھ
 رہا تھا بی اماں نے کس مشکل سے روکا تھا اور اب اسے اپنے حلیے کی فکر نا تھی
 ہاں سن یہ شہری کو اس کو ٹھے پر بھیج دینا تھوڑے دن ٹھر کر اور چپ چاپ ہو سارا"
 کام "گئی میسینی" اس نے آمنہ کو جاتے دیکھ داد بخش (شر جیل کا خاص آدمی) کو کال
 ملا کر ہدایت کی

حیدر نے جس طرح اس پر نظر رکھنی شروع کی تھی ایسے میں یہ شہرینہ کو اپنے ساتھ
 کسی بھی گھر میں نہیں رکھ سکتا

اسے اب کسی نا کسی طرح پیسوں کا یازمین کا بندوبست کرنا تھا صبح سے اپنے جیسے کئی

عیاش لوگوں کو جو تھے تو اس کے دوست فون کر چکا تھا

حیدر ہر بار سامنا ہونے پر "ٹائم از رنگ" کی دھمکی سے نوازتے اس کی اپنی پر اپرٹی
کونسی اور کتنی تھی حیدر کو پتا تھا آمنہ کے جہیز میں ملی زمین وہ پہلے ہی جبر قبضہ کر کے

تیج چکا تھا

اب بیٹھا سر کے بال نوچ رہا تھا

باہر سے اندر آتی۔ آمنہ کو دیکھ شاطرانہ چمک آنکھوں میں ابھری

"ہاں یہ کام ہو سکتا ہے، بس رام کرنا ہو گا وہ کونسا مشکل ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمینگی سے ہنسا آمنہ نے تعجب سے دیکھا اور سر جھٹکا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

ہاسپٹل کا کام جلد ہی نمٹ گیا تھا سب ڈاکٹرز کو کال کر لیا گیا تھا، ہاوس جاب ختم ہونے

میں بھی کم ہی وقت بچا

تھا سعود کافی دنوں سے غائب تھا رانا کو اس کے آنے کا انتظار تھا وہ ویڈیو والا معاملہ اس

سے پوچھنا چاہتی تھی اسے حیدر کو ثبوت دکھانا تھا

کئی دنوں سے طبیعت الجھی الجھی تھی بات بات پر چڑچڑاپن اور بیزاری الگ تھی
اس نے آج چیک اپ کرایا شک تو اسے پہلے بھی تھا مگر اب ٹیسٹ کے بعد تصدیق بھی
ہو گئی تھی

وہ یہ ٹیسٹ رپورٹ ابھی حیدر کو نہیں دکھانا چاہ رہی تھی۔ یہ الگ بات کے خوشی اس
سے سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی

کیا بات ہے رانا بہت خوش ہو "ڈاکٹر فریدہ نے پوچھا" وہ ایسے ہی بس آپ بتائیں "
"کل آف کیا تھا خیر تھی

بھئی ویڈنگ اپنی ورسری تھی میری چار سال ہو گئے خیر سے یہ دن ہم پورے دن "
ساتھ بتا سیلیبریٹ کرتے ہیں "ڈاکٹر فریدہ نے مزے سے بتایا

تمہاری کب ہے ویسے "اب وہ اس سے پوچھ رہی تھیں "

پہلی ہے چند دن میں "اس نے ڈیٹ بتائی "

گڈ ہاں یاد ہے تو ہسبنڈ پر مت ظاہر کرنا، ورنہ ساری عمر تم ہی پہل کرتی رہو گی ""

فریدہ نے تجربہ جھاڑا

نو نو میرا ایکسپیرینس الگ ہے میں نے ایک بار یاد رکھی، نسبند میرا بھول گیا میں نے " خوب اچھے سے ڈیکوریٹ کر کے کیک اور گفٹس کے ساتھ وش کیا، اینڈ گیس واٹ وہ اتنا ایمپریس ہو گیا کہ اب شادی کے بعد بھی وہ یاد رکھتا ہے احسان الگ کے پہلی میں نے یاد رکھی، اس لیے بھول جائے ناتب بھی دن خراب مت کرنا، پیسی میموریل بناؤں یار " ڈاکٹر ودا بہ نے اپنا تجربہ بتایا

ہم لیٹس سی میں کونسی کیٹیگری میں آتی ہوں حیدر کو یاد ہوتا ہے بھی کے نہیں "

" ، گفٹ تو میرا بیٹ ہے

وہ بولی تو ان دونوں کو تجسس ہوا

" ایسا کیا گفٹ ہے بھئی "

جس کا ہے اسی کو بتاؤں گی یہ تو " وہ کھلکھلائی وہ اس طرح کی باتیں شاید پہلی بار ہی "

شوق سے سن اور کر رہی تھی

×=×=×=××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ حویلی پہنچی تو حیدر پہلے سے بی اماں کے پاس بیٹھے تھے جھٹکا سے سکینہ کی موجودگی کا

لگا

جور کھی کی جگہ چائے سروو کر ہی تھی

اسے کافی عجیب لگنے لگا تھا اس کا برتاؤ، کئی بار رائنا نے اسے ایسے آنکھیں گھماتے پایا
جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو

اس دن تو حد ہی ہو گئی تھی جس دن اس نے پنچائیت کا فیصلہ سنا تھا

وہ خود سے مٹھائی بنا کر لائی جب آئی تو

بی بی سرکار یہ یہ مٹھائی، لائی ہوں ہم جیت گئے فیصلہ ہو گیا جان چھٹی میری "وہ بہت"
خوش تھی اس کی ایکسائٹمنٹ نے رائنا کو بھی خوش کیا

اس کا دل رکھنے کو ڈبا کھولا جس کے دوپورشن تھے

"یہ دو حصے کیو؟"

وہ سر سرکار کے لیے بھی ہے "بات سے زیادہ انداز ٹھکانے والا تھا شرماتے لیے"

ہوئے اسے برا لگا جلن سی ہوئی

اس نے ایک چھوٹا ٹکرا اٹھایا اور ٹفن بند کر اسے دیا

یہ لے جاؤ، میں نے تولے لی مگر سرکار نہیں چکھیں گے یہ مجھے پتا ہے " وہ دکھائی سے " کہتی اسے دیکھے بغیر اندر کی جانب مڑ گئی

" اب دو ہفتے ہو گئے ہیں بچے جا چکے ہیں آج کیو آئی ہے یہ "

مزید ٹینشن اسے بی اماں پر ہو رہی تھی جو اس سے پیرد بواری ہیں تھی

" کیا یہ آگ اور تیلی کا کھیل کھیلنا چاہتی ہیں "

اسے ان کی رات کی باتیں یاد آئیں جب وہ حسب معمول ان کا چیک اپ کرنے آئیں
تھیں

" سال ہونے والا ہے شادی کو آپ کی، اولاد کے آثار نہیں "

بی اماں سال ہونے میں اور کئی سال ہونے میں فرق ہے " وہ چپ نارہی "

آپ کا ہی نقصان ہے دیر میں حیدر کو مل ہی جائے گی اولاد آپ نا سہی کوئی اور سہی "

آپ رہ جائیں گی خالی " انہوں نے جھوٹی ہمدردی جتنائی شرجیل کو جب سے حیدر نے

اس کی حمایت میں مارا تھا تب سے وہ اسے بہانے بہانے سے زچ کر رہی تھی

یہ شادی والی دھمکی ان کی پرانی تھی اس کے لیے، اسے فرق نہیں پڑتا تھا ایک تو حیدر کی

فطرت بھی جان گئی تھی جب تک ناچاہے کوئی ایسے ہی ان سے کوئی کام نہیں کر سکتا
تھا

دوسرا وہ سوچتی کے اسے بھلا کیا فرق پڑے گا وہ خود حیدر کی دوسری بیوی بنی ہے اور
اس کی کونسی پسند کی شادی ہے پر اب اسے فرق پڑ رہا تھا
اس لڑکی کی نظریں کھل رہیں تھیں

وہ تیر کی تیزی سے اندر آئی با آواز بلند سب کو سلام کیا

جس کا جواب حیدر نے اونچا بول کر اور بی اماں نے بدبدا کے دیا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم آج یہاں کیا کر رہی ہو، وقت پورا ہو گیا بچے بھی ہاسٹل جا چکے اب کیا جواز ہے، گھر"
پر رہو" اس نے لتاڑا

رکھی رکھی۔۔۔" اس نے زور سے آواز دی وہ بھاگی آئی"

یہ تمہارا کام ہے ناگاؤں سے منشی جی کی بیٹی آکر کرے، حویلی کی بدنامی نہیں ہوگی"
، ائیندہ سے نادیکھے مجھے یہ لاپرواہی" اس نے اسے بھی لتاڑا

بی اماں اور حیدر دونوں ہی حیران تھے

پہلی بار اس کے انداز میں حویلی کی بڑی سرکار دیکھی تھی

حیدر کو مزہ آنے لگا

تم میرے پاس آؤ مجھے بات کرنی ہے " اس نے سکینہ سے کہا اور چل دی "

وہ بھی پیچھے ہوئی

انداز دیکھے آپ نے؟ " بی اماں تک کر حیدر سے مخاطب تھیں "

ہوں! ویسے یہ لڑکی اب تھی کیویہاں " انہیں تو اس کا یہ روپ مزادے گیا تھا "

سر سری سا پوچھنے لگے

سوغات بنا کر لائی تھی، اب کمی لوگ ایسے ہی خوش ہوتے ہیں ہماری خدمت کر کے "

" وہ غرور سے بولیں

ہوں مگر میں نے رائے کو بھی یہی کہا تھا آپ کو بھی کہہ رہا ہوں زیادہ مت گھسائیں "

" حویلی میں اسے، بگاڑ نہیں دیکھنا مجھے یہاں

انہوں نے ہاں میں سر ہلایا بگاڑ تو انہیں بھی دکھ گیا تھا

کل ہی تو شرجیل گوڈا پکڑا بیٹھا تھا

منشی کی بیٹی سے نکاح کرادیں اس میں کیا قباحت ہے "وہ ان گرے آنکھوں کا دیوانہ"
ہو گیا تھا

یہاں حیدر تمہارے کارنامے کھول رہے ہیں، چار دن مزید انہوں نے میرے رونے
دھونے پر تمہیں دیے ہیں اور یہاں تم عورت زات سے نہیں نکل رہے "وہ زچ
ہو گئیں تھی

آپ یہ کام کریں میں وہ کروں گا مگر کیسے بھی بندوبست کریں "وہ ایک ہی ضدی تھا"
اسی لیے وہ سکینہ کو پرکھ رہے ہیں تمہیں مگر جلد ہی انہیں اندازہ ہو گیا سکینہ کس کے لیے
یہاں آتی ہے اندہی اندر کمینہ سی خوشی بھی ہوئی مگر ایک طرف شرجیل اس کے پیچھے
لگا تھا اب اگر حیدر اس کی جانب متوجہ ہو گئے تو بھائیوں کو ساتھ رکھنے کے جو جائز
ناجائز جتن کیے تھے آج تک پانی میں مل جانے تھے عورت زات سے بڑا فتنہ ان کی
نظر میں کوئی نہیں تھا

صحیح کہہ رہے ہیں حیدر، بڑی سرکار کو کسی اور طرح تنگ کر سکا جاسکتا ہے مگر یہ فتنہ "
'میرے بھائیوں کے لیے خطرناک ہے

×=×°×=××=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

تمہارا کام ختم ہو چکا ہے یہاں اور وہ وجہ بھی اس لیے اب یہاں آنے کی تمہاری کوئی "

" وجہ نہیں رہی، یہ کتابیں پکڑو جو تمہیں چاہیے تھیں، اور انہیں میں دل لگاؤ

وہ بہت روکھے لہجے میں تھی سکینہ کو پہلی بار وہ سردارنی لگی اسے اس سے خوف آیا

" جج جی بڑی سرکار بہت بہت کرم نوازی آپ کی "

وہ ممنون ہوئی تو راسنا کا لہجہ دھیمما پڑا (تم ہو سکتا ہے بے ضرر ہو پر شیطانی فطرت والے

بہت ہیں یہاں) اس نے دل میں سوچا

اور سنو پڑھائی سے یا اس کے علاوہ اگر تمہیں کبھی کوئی بہت اشد ضرورت بھی پڑے "

تو مجھ سے رابطہ کرنا، بڑے سرکار کو ان چھوٹے چھوٹے معاملات میں الجھانے کی غلطی

"ناہو تم سے، تمہارا خیال کیا ہے، یہ یاد رکھنا

سکینہ نے تھوک نکلنے اثبات میں سر ہلایا

" جاؤ اب "

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ آنسو پوچھتی حویلی سے گھر آئی تھی، جس چیز پر اس نے عرصے سے پردہ ڈالا تھا وہ زرا سا سرک گیا تھا وہ بھی اس کی محسنہ کے سامنے،

صحیح تو کہہ رہی تھی اتنا خیال میرا اور میں اسی کے شوہر پر نظریں رکھی تھی، مجھے آگے " پڑھنے کا موقع ملا بڑی سرکار کی امداد بھی میں کیو شیطاں کے بہکاوے میں آگئی، اللہ مجھے معاف کر دے " وہ خود سے کہتی رونے لگی پھر آنسو صاف کر کے وہ نمبر مٹایا جو اس نے آمنہ کے بچو کو بیوقوف بنا کر لیا تھا، اس نے اس پر ایک دو بار شاعری بھیجی تھی مگر کوئی جواب نا آیا اس نے نمبر دیکھا " سردار حیدر " دل پر پتھر رکھ اس نے یہ نمبر ہمیشہ کے لیے مٹا دیا دل دکھی ضرور تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ کھڑکی میں کھڑی سوچ رہی تھی اس نے سکینہ کے ساتھ صحیح سلوک کیا یا نہیں "مطلب حد ہے میں جب بھلائی کروں گی مجھے یہی صلا ملے گا، اس لڑکی کو صحیح سمت میں محنت کرنے کی ضرورت ہے ورنہ یہ فتنہ پروری اس کے ساتھ دوسروں کی زندگی اجیرن کرے گی " وہ اسی نہج پر سوچ رہی تھی جب حیدر چلے آئے انہوں نے اسے پیچھے سے مکمل حصار میں قید کر لیا راتنا کو ان کی ڈھر کنو کا شور سکون دے گیا

کیا سوچ رہی ہے میری شیرنی "وہ اس کے کان کی لو کے پاس سرگوشی کرتے اسکی"
ڈھرنوں کا شور بڑھا گئے

اپنے شیر کو سوچ رہی تھی، آج کافی دن بعد شیرنی کی یاد آئی ورنہ تو غصہ ناک پردھرا"
تھا" یہ نیا لقب اسے بھایا تھا

اس کے معصومانہ شکوے پر وہ ہنس دیے اور رخ اپنی جانب کیا
تو شکوہ ہو رہا ہے "اب ہاتھ اس کے چہرے پر آئی لٹوں سے کھیل رہے تھے وہ اس کا"
بدلا بدلا انداز بغور دیکھنے لگے بدل تو کافی دن سے رہی تھی انہیں فرصت آج میسر ہوئی
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"ایسے کیو دیکھ رہیں جیسے پہلی بار دیکھا ہو"

انہوں نے اسے پھر حصار میں قید کیا

تمہارے یہ روپ تو پہلی بار ہی دیکھا ہے "وہ ہنسی جھرنوں سے شفاف ہنسی"

حیدر کوئی امپورٹنٹ ڈے یا کام آنے والا ہے "وہ ان کے کرتے کے بٹن سے"

چھیڑ خانی کرتے پوچھنے لگی اسے تجسس تھا انہیں یاد ہے یا نہیں

فلحال تو کوئی میٹنگ وغیرہ نہیں اور تم یہ باتوں میں بھٹکاومت "وہ الگ ہی سمجھے تھے"

کیا ہوا کچھ پریشان ہیں آپ؟ "رائنا کے پوچھنے پر وہ چونکا"

نہیں نہیں تو "اسے بتاؤں یا نہیں وہ کشمکش میں تھا"

آپ کو ڈاکٹر فریدہ کی پیشینٹ یاد ہے؟ "رائنا نے پوچھا"

(یہ تو میں پوچھنے والا تھا)

آپ کیو پوچھ رہیں ہیں "اس کے گڑ بڑا کر پوچھنے پر اس نے فون پر ویڈیو لگا کر اسے "

تھمائی جسے دیکھ سعود کے حقیقتاً اتوتے اڑ گئے

یہ نا کے صرف ہاسپٹل کی خلاف ورزی اس پر آپ پر مس کنڈکٹ، ہراسمنٹ تک کا "

"کیس بن سکتا ہے، اب بتانا پسند کریں گے یا میں ڈائریکٹر کے آفس جاؤں

سعود نے کوئی چارہ ناپاتے اسے داستان شہرینہ بیان کرنی شروع کی

×=×=×==×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

آمنہ حیران تھی یہ شیطان اس پر کیو مہربان ہو رہا تھا وہ کل ہی اس کے لیے جوڑا لایا تھا

اور آج گجرے گالی دینا تو دور جھٹک تک نہیں رہا تھا

وہ اس سے گزشتہ رویے پر معافی بھی مانگ چکا تھا آمنہ کے پاس چارہ نا تھا معاف کرنے

کے سوا بھی وہ کمرے میں آئی تو اسے سر پکڑا دیکھ پوچھ بیٹھی

"کیا ہوا سائیں پریشان لگ رہیں ہیں"

میں تجھ سے کیا کہوں آمنہ تجھے کتنا تنگ کیا پر اب نہیں چاہتا تنگ کرنا مگر مجھ سے "ہوئی غلطیاں اب سامنے کھڑی ہیں فیکٹری کے گھپلے کیسے کرو کیسے چکاؤں" وہ رات زدہ آواز میں بولا

"سب ٹھیک ہو جائے گا سائیں"

وہ بہانے بہانے سے اس کا زیور مانگ چکا تھا یہ بہرہ پ تھا ہی اسی لیے ارادہ تھا کہ اس کا زیور بیچ کر رقم حاصل کر حیدر کو مطمئن کر سکے گا حیدر اس کا حصہ عارضی طور پر ضبط کر چکے تھے اس کا اختیار انہیں تھا یہ بابا سرکار کے بنائے اصول تھے

آمنہ بھی اس کا مکر سمجھ رہی تھی وہ اپنی اور بچو کی یہ سیکورٹی نہیں کھونا چاہتی تھی اسی لیے کانوں میں بات مار دی

وہ باہر گئی تو وہ تپ گیا

نخرے دیکھو اس کے زرا "کال آنے پر فون کان سے لگایا" ہاں بول بخش پہنچا دیا اس

" کو

" سائیں آدمی روانہ کیے تھے پر مسئلہ ہو گیا لڑکی بھاگ گئی سائیں "

کیا " وہ دھاڑا " اندھے تھے تم لوگ؟ ہاتھ ٹوٹے تھے؟ "

اب داد بخش معافی مانگ رہا تھا شرجیل کو لگا اس کی شریان پھٹ جائے گی

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ راننا کے ذریعے حیدر بخت سے ملا تھا، اور اب وہ اس کے سامنے بیٹھے تھے

آپ کے پاس کیا۔ ثبوت ہے کہ آپ کی کزن شرجیل بخت کے پاس ہے؟ "سعود"

نے سامنے بیٹھے بارعب شخص کو دیکھا

آپ اپنے بھائی کے ان مکانوں کی تلاشی کیوں نہیں لیتے جو اس نے ان کاموں کے لیے "

" رکھ چھوڑے ہیں

وہ زہر خند ہوا

بنا گھما پھرائے بات ہوگی تو بہتر رہے گا، یاد رہے آپ کو فلحال میری مدد کی ضرورت "

ہے مجھے نہیں " وہ دو ٹوک بولے سعود ٹھٹک گیا

"میرے پاس ایڈریس ہے جو شہرینہ نے مجھے دو دن پہلے ہی بھیجا ہے"

ہم "حیدر نے ہنکارا بھرا (اس کی بات پر یقین کرنے کی وجہ تھی وہ خود بھی اس لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتے تھے جسے شرجیل ہاسپٹل لایا تھا)

×=×=×=×=×=×=×=×==×=×=×=××=×=÷=×=×=

سعود بہت پریشان تھا حیدر کے آدمی اس کے ساتھ مطلوبہ جگہ بھی آئے تھے، پر وہاں شہرینہ نہیں تھی

اسے رکھا گیا تھا ہیں رکھا تھا "وہ اب حیدر کے سامنے بیٹھا بال نوچ رہا تھا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ آپ کچھ کریں سر اس کا فون بھی نہیں لگ رہا "وہ پریشانی سے بولا"

حیدر خود ٹینشن میں تھے، یہ گھر (شرجیل کا ان کے علم میں نا تھا

"آپ نے کہا سے وہاں سے کوٹھے بھیجا جا رہا تھا کیا پتا ہم لیٹ ہوں"

وہاں اس کی بہن ہے فلک وہ بتا رہی تھی کہ وہ نہیں پہنچی وہاں بھی اس کی ڈھونڈ مچی ہے

حیدر نے لب بھینچے اور مکرم کو کال ملائی "ہاں مکرم کچھ بکا ان لوگوں نے" (شرجیل

کے ملازمین کو وہاں تھے)

جی سائیں وہ لڑکا صحیح تھا وہاں ایک لڑکی کو رکھا گیا تھا اور کل اسے ان کا ایک آدمی کے " کر روانہ ہوا مگر راستہ میں لڑکی وہاں سے بھاگ گئی یا کوئی لے گیا کے بقول اس کے وہ گاڑی میں پتا نہیں کیسے سو گئے تھے اٹھے تو لڑکی غایب تھی

حیدر نے فون رکھتے سعود کو تفصیلات بتائی

وہ کہاں جاسکتی ہے آخر اس کا تو اور کوئی مددگار بھی نہیں تھا " اس کے اوسان خطا "

ہونے لگے
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=÷=××=×

جانے کیا معاملہ ہوا وہاں " رائی پڑھانی سے ادھر سے ادھر ٹھہل رہی تھی جب اچانک "

شور کی چیخ و پکار کی آواز نے متوجہ کیا

÷=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

وہ پاگلوں کی طرح اسے زد و کوب کر رہا تھا

بول نہیں دے گی ہاں نہیں دے گی " اس نے اس کے بال کھینچے "

نہیں دوں گی سمجھا آپ کبھی نہیں دوں گی میرا میری اولاد کا حق ہے اس شیور پر " طوائفوں پر لوٹانے کے لیے نہیں ہے وہ " وہ سارا ضبط مصلحتیں بھول چینی اس شخص نے پچھلے چند دن سے جو ڈھونگ رچا رکھا تھا آج اس کی قلعہ کھل گئی وہ بہانے سے کئی بار اس پر پیسوں کے مسئلے کا زکر کر چکا تھا مگر وہ ہر بار ٹال جاتی آج شرجیل کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا پہلے شہرینہ بھاگ گئی اور اب نائیکہ الگ پیسے مانگ رہی تھی (اس کی سونا کا انڈا دینے والی مرغی جو کھوئی تھی) اس کے تیور ہی بدل گئے تھے، پھر حیدر بخت کی دی گئی ڈیڈ لائن کی مدت بھی تقریباً ختم تھی وہ چاروں جانب آگ میں گرا تھا اس پر آمنہ بھی قابو میں نا آئی وہ پاگل ہی ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آمنہ کی چیخ و پکار بی اماں اور رائنا کو بھی کھینچ لائی

"شر جیل چھوڑ دیو انہ ہوا ہے مر جائے گی وہ"

بی اماں روئیں

"مرنے دے اس کو"

چھوڑیں شر جیل بھائی "وہ دونو آمنہ کو بچانے کی سعی کر رہی تھی اسی اثناء میں آمنہ کا"

سر ٹیبل سے جاگا

وہ سب ٹھٹک گئے آمنہ بے سود زمین پر پڑی تھی

اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا

یہ کیا کیا آپ نے مل گیا سکون "وہ اب آمنہ کی نبض دیکھ رہی تھی آنسو اس کے گال"

بھگور ہے تھے

بی اماں کی گرفت شر جیل پر ڈھیلی پڑی وہ بھی آمنہ کی طرف بھاگیں

گاڑی لاؤں بھا بھی کو ہسپتال لے جانا ہے "وہ ملازم سے چیخ کے بولی"

شر جیل قدم قدم پیچھے ہوتا بھاگا

اور باہر نکلتے ہی گاڑی لیے نکل کھڑا ہوا وہ حواسوں میں نہیں تھا اسے لگا آمنہ مر گئی وہ

اسے مارنا نہیں چاہتا تھا

وہ روتے ڈرائیو کر رہا تھا باہر اندھیرا تھا وہ کہاں جا رہا تھا اسے خود نہیں پتا وہ بڑا سنسان

علاوہ تھا جہاں وہ پہلے کبھی نہیں آیا تھا پتا نہیں کیسی اونچی اونچی سڑک تھی اس نے گاڑی

کی اسپید مزید تیز کر دی اندھیرے کی وجہ سے کچھ نہیں دکھ رہا تھا سردیوں کا مہینہ الگ

تھا تو دھند بھری تھی گاڑی ڈس بیلنس ہوتے ہونے لگی

یہ یہ کیا ہو رہا " وہ گڑ بڑایا بڑیک لگانے چاہے تو نہیں لگ سکے، سامنے درخت تھا بے "

قابو ہوتی گاڑی اس سے جا ٹکرائی اس کی دلخراش چیخ فضا میں گونجی

ڈاکٹر نے کہا ہے حالت خطرے سے باہر ہے، پر سر پر چوٹ لگی ہے اس لیے آج "

ایڈمٹ رہیں گی رات کو وفاقاً چیک کریں گے وہ ابھی تو سی ٹی اسکین نارمل ہے، کل

" ایک اور سی ٹی اسکین کرایا جائے گا اس کے بعد ہی چھٹی ملے گی

حیدر آگئے تھے اس نے ان کو ساری تفصیل بتائی گاؤں میں موجود ہسپتال سے طبی امداد

کے بعد آمنہ کو قریبی علاقے میں موجود ہسپتال میں لے آئی تھی بی اماں کے تو ہاتھ

پاؤں پھولے تھے وہی تھی جس نے سب سنبھالا تھا

شر جیل تو جانے کہاں بھاگا تھا

بچوں کو اطلاع دیں گے؟ " اس نے پوچھا "

حیدر نے نفی میں سر ہلایا دماغ ماؤف ہو رہا تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

بتا بہن کہاں ہے تیری بتا؟ "ہیرا فلک پر بری طرح چیخ رہی تھی"

اس نے اس کا موبائل فون بھی چھینا اور پورے کمرے کی تلاشی لی مگر کچھ ہوتا تو ملتا
 بیٹی آپ کہاں گئی بائی کوئی لے گیا اسے؟ "فلک نے روتے بولا تو ہیرا کا دماغ بھی اس"
 پر گیا، وہ پوش علاقے میں "ہیرا آئی" تھی، اہل علاقہ کی کمپلین پر بھی اس کا کام چوپٹ
 ناہوا تھا یہ لڑکیاں ان کے باپ نے بدنام زمانہ علاقے کے مشہور کوٹھے پر بیچی تھیں
 وہیں سے یہ ہیرا بائی عرف ہیرا آئی نے خریدیں تھیں، انتہائی سیدھی اور حسین آج
 تک کوئی کوشش ناکی تھی انہوں نے بھاگنے کی وہ فلک کو گھورتی باہر کی جانب بڑھی
 فلک نے اس کے جانے کے بعد کافی اطمینان کر کے

میز پر سب سے چوڑے گلداں سے پھول ہٹا کر سپنج بھی ہٹایا اور اس کے نیچے چھپایا سعود کا دیا
 ٹکی پیک فون نکالا اب کن انکھیوں سے باہر دیکھتے اس کی انگلیاں جلدی جلدی سعود کو
 میسج بھیج رہیں تھی

یا اللہ آپ خیریت سے ہو، اسے بچالے نا اللہ پلیز "دعائیں اس کے لبوں سے جدانا"
 ہو رہیں تھیں

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

استاد اے استاد! "وہ چیختی اپنا شوخ لباس چیختے میک اپ سے سجا تھل تھل کرتا وجود"
سنمبھالتی باہر گئی

کیو چلا رہی ہو کچھ ملا اس کے پاس سے ہم نے آدمی دوڑائے رکھے ہیں جانے زمین کھا"
"گئی یا آسمان نکل گیا اس کو

ان لڑکیوں میں تپڑنا ہے بھاگنے کا اور اب بھاگ کر کیا کرے گی وہ (شہرینہ)، یہ فلک"
تو چڑیا ہے چڑیا آواز اونچی ہوئی نہیں اور یہ روئی نہیں، یہ لڑکیوں کا نہیں شر جیل بخت کا
کام ہے دینے کو پیسے ہے نہیں تو دھونگ رچا دیے کمینے نے "اس نے دانت پیسے

" اچھا سن آج محفل میں رندھاوا صاحب آئیں گے، یہ فلک کو پیش کر دے"
ایسے ہی پیش کر دوں پہلے صرف جھلک جھلک دکھا کے ترسا کے رقم بڑھاؤں گی، تو جا"
" زرا شر جیل بخت کا پتا کر مجھے تو اسی پر شک ہے شہری میں اتنا تپڑ کہاں

اس نے کہا تو استاد سر ہلانے لگا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

اس نے فلک کے میسجز دیکھے یعنی فلک پر گھیرا بھی تنگ ہو گیا تھا اور شہرینہ الگ غائب
 کہیں یہ شہر جیل بخت کا ڈرامہ ناہو "وہ حیدر کے ساتھ بیٹھا تھا جب رات کا فون آیا"
 آگے کی بات سن حیدر اسے ایسے ہی بیٹھا چھوڑ بھاگے تھے
 ایک طرف گفتگو اسے اتنا سمجھا گئی تھی کہ ہونا ہو یہ شہر جیل سے ریلیٹڈ ہے
 اس نے اس کے بعد کئی فون کیے حیدر کو جس میں ایک اٹھالیا گیا اس کے استفسار پر ان
 کا جواب کچھ یوں تھا۔

ڈھونڈ رہیں ہے اسے جب ملے گا بتادوں گا، اب وہ آپ کی کزن کو نہیں شک پہنچا سکے "
 گا اس کی گارنٹی دیتا ہوں " وہ تپ کے رہ گیا (ہنسہ ملے گی تو زک پہنچائے گا)

=x=x=x=x=x=x } x } } x=x=x=x=x

وہ باہر لان میں اکیلے بیٹھے تھے جب بی اماں چلی آئیں

"کچھ پتا چلا"

حیدر نے نفی میں سر ہلایا

بہت ہڑبڑی میں گیا تھا بڑا پریشان تھا، امنہ کی حالت خراب تھی ہم وہیں لگ گئے وہ "

بھی کملی ہے نامرد سے بھی کوئی الجھتا ہے اسے نہیں الجھنا چاہیے تھا " وہ روتے کہہ رہیں
تھیں آخری بات نے حیدر کو انگاروں پر لٹا دیا

آپ کو یاد ہے بی اماں جب وہ اسکول میں بچوں کو مارتا تھا اور ملازمین کو تنگ کرتا تھا "
آپ تب بھی یہی کہتی تھیں کہ ان بچوں کو اسے بھڑکانا نہیں چاہیے تھا اور میں بھی مان
جاتا تھا کہ اگر اسے بھڑکاتے تو وہ مارتا،

پھر کچھ بڑا ہوا تو اس نے لڑکیوں کو ستانا شروع کیا، آپ نے کہا ان عورتوں کو ایسے نہیں
پھرنا چاہیے تھا میں بھی قائل ہو گیا
وہ ایک لڑکی سے جبراشادی کر بیٹھا (شرجیل کی دوسری بیوی) آپ نے کہا اس کو پہلے
ہی مان جانا چاہیے تھا ہم سب پھر قائل ہو گئے

ایسے ہی وہ غلطیاں کرتا چلا گیا اور غلطیوں سے گناہ آپ سب چیزوں کو قصور وار ٹھہراتی
کبھی انسان کو تو کبھی حالات کو اور ہم قائل ہوتے جاتے، آج احساس ہو رہا ہے " جسے
نہیں کرنا چاہیے تھا وہ شرجیل تھا " وہی قصور وار تھا اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور
قصور وار ہے تو وہ آپ اور میں ہیں آپ نے اس کے گناہوں پر پردہ ڈالا اور میں نے
آنکھوں پر پٹی باندھے آمناسدقنا کہا

چڑھائی

اب بکو بھی کچھ "زنج ہو کر پھر بولا "

شہرینہ پر اسرار طریقے سے مسکرائی

شر جیل نے اپنے ایک پالتو کتے (آدمی) کے ساتھ مجھے کوٹھے روانہ کیا اس سے پہلے یہ " کام سیکورٹی کے ساتھ کیا جاتا مگر آج پہلی ٹیکسی اور صرف ایک کتا میں ٹھٹک گئی، اس سے پہلے بھی میں محسوس کر چکی تھی کہ ہیرا بائی اور شر جیل کی ٹھنی ہے، موقع اچھا تھا میں نے پہلے تو پرانے۔ فون اور سم کو توڑ پھوڑ کر ختم کیا تمہارے والا فون ساتھ تھا پر اسے بھی بند رکھا کہ کہیں فلک سے اگر ہیرا نے تمہارا دیا فون چھین لیا تو میں پکڑی جاؤں گی اور سب چوپٹ

تم اس آدمی کو چکما دے کر کیسے بھاگیں " سعود کے سوال شہرینہ کو اس دن میں "

گھسیٹ کر لے گیا جس دن وہ فرار ہوئی تھی

جب اسے اپنے بھیجوائے جانے کا پتا چلا تو سب سے پہلے اس نے ایک چھوٹا پرس تیار کیا

جس میں اس نے پیسے زیور رکھا اس نے چیک کیا اس کے برقع میں جیب تھی اگرچہ

چھوٹی تھی پر کام کی تھی کپڑے اس نے وہ نئے پہنے جو اس دن شاپنگ مال سے لائی تھی یہ کپڑے کسی نے نادیکھ رکھے تھے تھیلا بیگ نمائشٹ اور پلازو جس میں اس کی ساخت سمجھ میں نہیں آئی تھی دیگر چیزیں رکھ کر اس نے کام کی چیز نکالی "سرنج" وہ اب ایک دوا کی شیشی کھولے اسے بھرنے لگی یہ دوائی بھی اس نے فریدہ سے لکھوا کر اسی دن خریدی تھی اور سعود کے کہنے کے باوجود نہیں پھینکی تھی

اب اس نے سرنج کو برقع کی سائڈ پاکٹ میں رکھا اور موبائل کو گریبان میں چھپایا نقاب لگا کر وہ اطمینان سے گاڑی میں جا پہنچی، راستہ تھوڑا ہی کٹا تھا کہ اس نے پانی کا شور مچادیا، جس جگہ یہ لوگ تھے دکان یہاں سے دور تھی آگے بیٹھے شرجیل کے چمچے " فرید نے اپنی بوتل اسے پھینک ماری " لے پی لے

یہ نہیں کوک پیوں گی لادے نا " وہ ادائے ناز سے چمکار کر بولی اور نقاب گرا دی ساتھ " "اسے آنکھ ماری وہ ہنسا اور ڈرائیور کو بولا " یہ لے پیسے لے اور لے کر آ جلدی

" پھر اس سے مخاطب ہوا " کیوری بڑی ترنگ میں ہے تو

تیرے ساتھ جو ہوں، آپچھے آجانا " اس نے دانہ پھیکا "

پاگل ہوئی سائیں کو پتالگا تو ہڈیاں سینک دیں گے تیری بھی اور میری بھی "آفر"
پر کشش تھی مگر جان کا بھی خوف تھا

کون بتائے گا؟ "تو؟ یا میں؟ یہ ڈرائیور کونسا جانتا ہے سائیں کو ٹیکسی والا ہے" وہ "
اکساتی بولی وہ بھی ایک سیکینڈ کو سوچا اور باہر نکل گیا شہرینہ گھبرائی کہیں فون نا کر دے
یہ مگر وہ واپس آ گیا اور پیچھے کا دروازہ کھولا

ڈرائیور کو مزید دور بھیجنے گیا تھا گاڑی بڑی صحیح جگہ رکوائی تو نے دکانیں دور ہیں یہاں "
سے، میں مٹھی بھی گرم کر آیا اسکی (پیسے دے کر) "وہ خباث سے بولتا اب اس کے
نزدیک ہو اور تبھی شہرینہ نے موقع تاک کر انجیکشن پوری قوت سے اسکے بازو میں
گھونپ دیا دوائی کی اچھی خاصی ڈوز تھی وہ چیخ کر پیچھے ہوا

(گالی) یہ کیا کیا تو نے "کہتے سرگڑ بڑایا اور ہوش گنوا بیٹھا وہ باہر نکلی بیگ سے -----"
سامان لیا برقع وہیں اتار اتا کے پکڑی ناجائے آنکھوں پر کال چشمہ منہ پر ماسک اور سر پر
آج کل کے فیشن کے طریقے سے اسکارف لپیٹا وہ کافی مختلف لگ رہی تھی اس نے
انجیکشن سے گاڑی کی چابی نکالی اور وہاں سے بھاگی، کافی دور بھاگتے بھاگتے چند دکانیں
اور رکشے نظر آئے اس نے سانس بحال کرتے رکشہ پکڑا اس نے رکشے والے کو اسی

علاقے میں جانے کا کہا جہاں شرجیل نے اسے رکھا تھا۔ وہ جانتی تھیں وہاں یہ لوگ
اسے نہیں ڈھونڈیں گے، وہاں پہنچ کر اب مسئلہ تھا وہ اسی طرح چھپتی چھپاتی رہی اور
آج وہ سعود کے دروازے پر تھی

"ساری داستان سننے کے بعد وہ سر پکڑے بیٹھا تھا "تم مجھے بتاؤ سکتی تھی

مجھے جس دن بھیجنا تھا ان لوگوں نے اسی دن انہوں نے بتایا تھا مجھے، ایسے میں جو سمجھ "
"میں آیا وہ میں کرتی گئی

"اور تم کہاں رہیں؟"
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"ایک خاندان پر لندن پلٹ ظاہر کیا خود کو پیسے پکڑائے اور رہائش حاصل کی "

"مان کیسے گئے " وہ ہنوز حیران تھا " اتنے لالچی لوگ سیکورٹی بھی نہیں سوچی اپنی "

مجبور مجبور لوگ " اس نے تصحیح کی " غریب تھے دو بچے بیمار تھے پیسہ عیاشی نہیں "
" ضرورت تھا انکی

وہ تلخ ہوئی

" خیر چھوڑو، میرا ایڈریس کہاں سے ملا "

اس کارڈ پر جس پر تم نے نمبر لکھ کے دیا تھا پہلی ملاقات میں یاد ہے اسی کے پیچھے ہوم " کر کے یہ پتا تھا

سعود کو یاد آیا کہ ان دنوں وہ ریٹ پر گھر ڈھونڈ رہا تھا اور فون پر حمزہ سے اس نے ایڈریس کارڈ کے پیچھے لکھا تھا

آریو کریزی، یہی گھر ہوتا ضروری تھا؟ مطلب تم پاگل ہو؟ وہ کارڈ اب تک سنبھالا " تھا تم نے حد ہے، کچھ ہو جاتا پھر

کیا ہو جاتا اس سے زیادہ کیا ہو جاتا جو ہو چکا رسک نالیتے ہی اب تک اس دلدل میں " دھنسی اب رسک لے لیا، اور وہ کارڈ میری امید تھا پہلی امید اسی لیے رکھا تھا سنبھالا " کر " وہ بولتی چلی گئی پھر ٹھہری " فلک کی کیا خبر ہے

سعود گہرا سانس بھرے اسے فلک اور شرجیل کے متعلق بتانے لگا

×=

وہ آمنہ کو سوپ پلا کر نکلی تھی کے اس کے سیل پر میسج آیا، اس نے کھولا " ڈاکٹر رائنا! آپ کو سردار حیدر کے معاملے میں کچھ بتانا ہے، یہ نمبر بلاک نا کرنا، ورنہ تمام عمر حیدر

" کی قید میں پھنسی رہ جاؤ گی

یہ میسجز جن میں ایسی کئی باتیں ہوتیں اسے کافی دنوں سے موصول ہو رہے تھے

وہ پہلے بھی ایک نمبر بلاک کر چکی تھی

کون ہے یہ اور کیا بتانا چاہتا ہے " اب اس نمبر سے کال آنے لگی اس کی دھڑکن تیز "

ہوئی

تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا رانا ویسا یقین جیسا میں تم پر کرتا ہوں " حق یقین " پھر کچھ "

بھی کہے تم نہیں یقین کرو گی " اس کے کانوں میں حیدر کی پچھلی کہی بات گونجی اس

نے وعدہ کیا تھا ان سے

فون اب بھی بج رہا تھا رانا نے لمحے بھر سوچا اور کال کاٹ دی

وہ فلحال حیدر کو نہیں بتانا چاہتی تھی وہ پہلے ہی پریشان تھے " سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء

اللہ " اس نے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی

×=×

وہ آفس میں بیٹھے تھے مگر مئی خبر لایا تھا

" سرکار! رندھاوا کے بارے میں کچھ معلومات ہے اس میں "

ایمپریسو " وہ فائل دیکھتے بولے فائلز میں رندھاوا کے بارے میں رپورٹ تھیں وہ " سیکس ٹریفیکنگ میں ملوث تھا جہاں سے لڑکیاں خرید دوسرے ممالک میں سپلائی کرتا تھا

ایسے اور ثبوت چاہیے مکرم " انہوں نے پیٹھ تھپکے کے ساتھ ساتھ ہدایت کی " " کیا آپ یہ سب لیک کریں گے؟ "

اگر اس نے میرے خاندان پر ہاتھ ڈالا تب، ورنہ تم جانتے ہو میں نے الیکشن تو ویسے " بھی جیتنا ہے، پارٹی ہماری کا کردگی سے خوش ہے اور عوام بھی پر امید ہے

رندھاوا لاکھ چالاک صحیح طاقت کے نشے میں حواس کھو بیٹھتا ہے اس کی ایسی کئی غلطیاں " ہمیں ملیں گی جو کام آئیں گی

" بلکل سرکار "

تبھی مکرم کا فون بجایے ریسو کرنے کے بعد اس کا رنگ فق ہو گیا

" سرکار شرجیل سائیں کی خبر ہے "

حیدر تیزی سے کھڑے ہوئے

×=×=×==×

وہ بستر پر کونے میں ٹانگیں سکڑے بیٹھا تھا آنکھیں غیر مرئی نکتے پر مرکوز تھیں سامنے سے آتے حیدر کو دیکھتے اس نے اپنے اپنے زخم زخم وجود کے ساتھ چلانا شروع کر دیا ہر مرد کو دیکھ اس کی یہی حالت ہو جاتی تھی چاہے وہ اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو

حیدر کے کانوں میں اس کی حالت دیکھ ڈاکٹر کی آواز گونجی

"آپ کے بھائی کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے ایک سے زیادہ افراد تھے غالباً"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مکرم کو انسپیکٹر کی کال آئی تھی شرجیل وہیں سے ملا تھا جہاں کچھ دن پہلے اس کی ٹوٹی پھوٹی گاڑی ملی تھی

اس کے جسم پر جا بجانے پرانے زخم تھے، کئی فریکچرز تھے

وہ اب چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا وہ نمی چھپاتے وہاں سے ہٹے

×=×

وہ چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا داغ میں گزشتہ وقت کی ریل چل رہی تھی

اس دن وہ گاڑی دوڑاتے کہاں نکل گیا اسے نہیں معلوم تھا بڑا انسان علاقہ تھا سردیوں کے موسم کی وجہ سے دھند بھری تھی اسنے بریل لگانے چاہے مگر جھنجھلاہٹ ڈر اس پر حاوی تھی گاڑی شدید ڈسبیلینس ہوتی درخت سے جا ٹکرائی

آگے کا دروازہ ٹوٹ کر کھلا اور وہ نکل کر گر پڑا چوٹ شدید تھی ازیت ناک حواس الگ گم تھے مگر وہ زندہ تھا اسے لگایا اس کی خوش قسمتی ہے وہ دعائیں مانگنے لگا کے کوئی تو یہاں آئے

کافی دیر بعد ایک جیپ چلی آئی وہ چار لمبے چوڑے مرد تھے ہاتھوں میں لوہے کے ڈنڈے تھے چہرے پورے کالے ماسک سے ڈھکے تھے انہوں نے اسے دیکھ اونچے قبضے لگائے ایک دوسرے کو زومعنی اشارے کرتے شکار کی طرف بڑھے وہ کانپا سے لگا وہ لٹیرے تھے اور وہ واقعی لٹیرے تھے جنگلی وحشی گمراہ قوم لوط سے تعلق رکھنے والے وہ اسے لے گئے اور بعد میں بری طرح زد و کوب کر کے وہیں پھینک گئے

ڈاکٹرز کے خیال میں ایسے ایکسیڈینٹ کے بعد بچنا معجزہ تھا ان کی نظر میں یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ بچ گیا تھا مگر وہی جانتا تھا یہ اس کی خوش قسمتی نہیں تھی سر پر چوٹ لگنے اور تشدد کے باوجود اس کی یادداشت سلامت تھی حواس سلامت تھے یہ معجزہ

نہیں تھا یہ خدا کی لاٹھی تھی جو بے آواز اس پر پڑی تھی اور اس کی چیخیں گونج رہیں
تھیں

سے فلک کے لیے مدد کی ضرورت تھی شہرینہ باہر نہیں نکل سکتی تھی سعود نے اسے
سختی سے منع کیا تھا فلک فحالی محفوظ تھی کے وہ رندھاوانامی شخص کچھ وقت کے لیے
کہیں گیا تھا اس نے پتا کرایہ وہی شخص تھا جو اسی علاقے سے انتخابات میں کھڑا تھا جہاں
سے حیدر بخت کھڑے تھے

لو ہے کو لو ہا ہی کاٹ سکتا ہے۔ "یہ حمزہ کا کہنا تھا"
"آبے پر وہ کیوں کرے گا میری مدد"

سیاسی معاملہ ہے، سیاسی حریف ہے وہ رندھاوا کا، پارٹیاں تو اور بھی ہے مگر ٹا کرے پر
"فلوقت یہ دونوں ہیں باقی اور کسی کو تو جانتا کہاں ہے

اور یہی باتیں اسے۔ حیدر بخت کے افس لے آئی تھیں بڑے ترلو سے اپا ونٹمنٹ ملا تھا
حیدر بخت صاحب کا وہ کافی دیر سے ویٹنگ ایریا میں تھا جب مکرم نے باہر اکرا سے اندر
بلایا

اب وہ حیدر کے سامنے کرسی پر براجمان تھا وہ فائلز میں گم تھے اس کے سلام کا جواب
بھیسر کی جنبش سے دیا گیا تھا

جی سعود صاحب کیسے تشریف لائے یا میں یہ کہو کیو تشریف لائے، میری بیوی سے "
اپ کی بات چیت. ہسپتال تک کی ہے اسے وہیں تک محدود بلکہ کم سے کم ہی رکھیں تو
" بہتر ہے اس طرح کے معاملات میں اسے انوالو اج کیا ہے اپ نے ائیندہ ناہو

وہ سخت کبیدہ خاطر تھے ان کے اور ان کے سیکرٹری کے کال نا اٹھانے پر اس نے رائنا کو
سب کہہ سنایا تھا پھر جب وہ ہسپتال سے گھرائی تو اس نے سعود کو کال کر کے فون
حیدر کو پکڑا دیا یہ سعود کی خوش قسمتی تھی کہ رائنا نے کوئی حمایت وغیرہ نہیں کی تھی
" ائیندہ وہ تم سے اس بارے میں کچھ بھی کہے تم بیچ میں نہیں پڑو گی " خلاف توقع وہ بنا
کیو کیا کیے مان گئی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ رائنا ایسے مسائل میں پڑے

سعود نے اس "بھنوٹ اد می" کو دیکھا

انوالو نہیں کیا میں نے انہیں، صرف آپ سے بات کرانے کا فیور مانگا تھا " (اف یہ "

مجبوری، اب وضاحت دو)

"ڈونٹ بیٹ ار اونڈ ڈالیش، مقصد بتائیے؟"

"آپ کو پتا ہے میری کزن کا معاملہ"

اور میں آپ کو بتا چکا ہوں شر جیل کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے بستر پر ہے ایک ٹانگ ناکارہ" ہو گئی ہے اسکی آپ کی کزن کو اس سے خطرہ نہیں ہے "وہ اس کی بات کاٹتے بولے

آپ پلیز میری بات سنئے پلیز "اس نے گزارش کی پھر ان کے سر ہلانے پر آہستہ " آہستہ فلک کا معاملہ گوش گزار دیا

"بہت افسوس ہوا سن کر مگر میں کیوں اس معاملہ میں پڑوں گا یہ نہیں سوچا آپ نے" بہت افسوس ہوا سن کر مگر میں کیوں اس معاملہ میں پڑوں گا یہ نہیں سوچا آپ نے" رندھاوا آپ کا سیاسی حریف ہے، اور اس سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا"

اس کی بات پر حیدر نے قہقہہ لگایا

ایم سوری ٹو برسٹ یور بیل، مگر مجھے اسے ہرانے کے لیے کسی کی ضرورت نہیں" ہے "وہ دو ٹوک بولے

"آپ جاسکتے ہیں"

سعود نے کوشش کی بولنے کی مگر مکر م اسے باہر لے گیا

"

×=

کیا بنا بتاؤ؟" شہرینہ اسے دروازے پر دیکھ ہی شروع ہو گئی تھی "

"خاک کچھ نہیں بنا"

وہ اندر آ گیا اس کی وجہ سے وہ آج کل حمزہ کے ساتھ رہنے لگا تھا

کھانا کھاؤ گے، ایسے مت دیکھو سکون سے سوچ سمجھ کر ہی حل نکال سکتے ہیں " وہ س " کے سر ہلانے پر کھانا نکال کر لے آئی

ہمم اچھا بناتی ہو کھانا " وہ چکھ کر بولا تو آزر دہ سی مسکرائی "

" امی باہر کمانے جاتیں تھیں گھر ٹیوشن دینے تب سارا گھر سنبھالتی تھی "

" ایک بات بتاؤ شہرینہ تمہیں اگر وہ مارتا نہیں تب، تب بھی نکلنا چاہتیں وہاں سے "

میں مار سے نہیں ڈری سعود حرام سے ڈری ہوں، پہلے میں صرف فلک کا سوچتی تھی "

مجھے یہ دنیا قبول ہی نہیں کرے گی یہ سوچ کر مگر جب تم آئے تو مجھے لگا اللہ مجھے بچانا

چاہتا ہے تبھی برسوں بعد ماموں کو خیال آیا ہمارا، اور اگر اللہ بچانا چاہتا ہے تو دنیا سے کیا

" مطلب، اسی خیال نے میرے اندر اتنی ہمت پیدا کر دی
 اس کی باتیں سن سعود کو شرمندگی ہوئی وہ باہر تھا تو اسکی گرل فرینڈز بھی تھیں گو کے
 اس نے کبھی حد پارنا کی تھی مگر اسے حرام کا اتنا خوف نا تھا
 تم بہت اچھی لڑکی ہو نیک لڑکی ہو شہرینہ، کیو کے تم نیک رہنا چاہتی ہو " وہ بولا تو وہ نم "
 آنکھوں سے مسکرائی

ہمیں کچھ نا کچھ کرنا ہو گا فلک کے لیے " وہ حمزہ کو کال کرتا بولا "

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اگلے دن کی صبح تھی، وہ کافی دیر سے اٹھے تھے، " رائے نے جگایا کیو نہیں " وہ برابر میں
 اپنی جگہ پر بھی نا تھی (اسے کیا ہو گیا اب)، وہ کمفر ٹرہٹاتے بیڈ سے اترے کے تبھی نظر
 صوفے کے پاس رکھی ٹرائی پر گئی

وہاں ایک خوبصورت ساتھری لیر ملک کیک تھا جس پر پیپی اپنی ور سری لکھا تھا اور ایک
 کینڈل لگی تھی جس پر فرسٹ لکھا تھا سائیڈ میں اسٹک سے کیک پر ہی چھوٹے چھوٹے
 کارڈز لگا رکھے تھے جن میں سے ایک پر " تھینکس فار بیننگ بیسٹ وکیل " لکھا تھا جب

کے دوسرا ان کی ایک ساتھ لی گئی تصویر تھی

حیدر کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی نظریں گھمائی مگر یہ سب کرنے والی نادکھی (کہاں گئی) تبھی وہ جو کب سے بالکونی میں ٹنڈو گلاس کی آڑ سے جھانک رہی تھی باہر آئی اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا

وہ ہاتھ پیچھے لے جا کر اسے ہاتھ سے پکڑ کر سامنے لے آئے اور اس کی ہتھیلی پر لب رکھے، اب دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر جمائے اس کا جائزہ لیا، ڈارک بلیو کلر کے کڑھائی والے جوڑے میں سادہ سی بس پلاسٹک لگائے انہیں بہت پیاری لگی یہ سب تم نے کیا ہے "انہوں نے پوچھا تو وہ ہنس دی جواب واضح تو تھا"

تھینکس آلوت رائٹ فور میکینگ مائی مارننگ بیوٹی فل "اس کے ماتھے پر لب رکھے وہ"

جذب سے بولے

اب کیک کاٹیں "دونوں نے کیک کاٹ کر ایک دوسرے کو کھلایا"

ہممم چلو اب تمہارا گفٹ تو دے دیں "وہ اٹھے دراز کی طرف بڑھے "آپ کو یاد تھا"

حیدر "اسے حیرت ہوئی اسے لگا نہیں یاد

یاد تھا، مگر بیچ میں حالات ایسے آئے کہ کچھ اور پلین نا کر سکا "وہ بولے وہ بھی سمجھ " سکتی تھی یہ بات

انہوں نے فائل اسکی طرف بڑھائی اس نے حیرت سے دیکھا "یہ وہ گھر کراچی والا میں " نے تمہارے نام کر دیا

میں جانتا ہوں کہ حویلی کارہن سہن تمہارے لیے موافق نہیں ہے اسی لیے وہاں کا " انتخاب کیا عنقریب مکمل شفٹ کرادوں گا تمہیں وہاں، سوچ تو کب سے ہی رہا تھا تم

" اپنی پریکٹس بھی زیادہ ایزبلی کر سکوگی

" وہ کافی دیر انہیں دیکھتی رہی "خود سے دور رکھنا چاہتے ہیں

کیا رکھ سکتا ہوں؟ وہاں بھی تو رہتا ہوں نا جا کر تم یہاں انتظار کرتی ہو یہاں کر دیا " وہاں کیا فرق ہے

فرق ہے حیدر آپ کام کے سلسلے میں جاتے ہیں دل آپ کا یہیں ہوتا ہے اس طرح " آپ بٹ جائیں گے میرے پاس ہوں گے تو حویلی کی فکر ہوگی ان کے پاس ہوں تو میری مجھے آپ بٹے ہوئے نہیں چاہیے پوری توجہ کی عادت آپ نے ڈالی ہے مجھے

مجھے بس آپ کے ساتھ رہنا ہے، پریکٹس ہو جائے گی اگر آپ کا ساتھ ہو گا اب بھی تو
"کر ہی رہی ہوں، مگر آپ ساتھ رہیں میرے

وہ نم آنکھوں سے ضدی لہجے میں بولی ان کا دل زور سے دھڑکا جی کیا اسے پوچھے تو کیا
میرا انتظار ختم ہوا مگر رک گئے جو مزاس کے خود سے کہنے میں تھا کہلوانے میں کہاں تھا
انہوں نے اسے ساتھ لگایا

"زندگی مشکل ہے یہاں"

میرا اوکیل ساتھ ہے کافی ہے "وہ مزے سے بولی تو انہوں نے مزید قریب کیا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کا گفٹ اچھا تھا بٹ میرے گفٹ کا مقابلہ نہیں"

"تم خود میرا گفٹ ہو"

ہا ہا ہا۔۔ جو گفٹ میرا ہے اس کے آگے آپ یہ بات بھول جائیں گے "وہ متعجب"

ہوئے

اس نے بھی ایک فائل آگے کی حیدر نے حیران پریشان فائل کھولی "پریگننسی

". رپورٹ

یہ یہ سچ ہے جاناں "وہ خوشی سے پاگل ہوتے بولے تو وہ ہنسی اور ہاں میں سر ہلایا"

انہوں نے اس کا ماتھا چوما

مجھے اس سے بڑا گفٹ کبھی مل ہی نہیں سکتا "وہ آنکھوں میں جگنو سجائے اسے دیکھنے"

لگے

اُوسب کو خبر کرتے ہیں "وہ اسے لیے باہر کی طرف بڑھ گئے"

×=×=×=×=×=×=×=×=×=× } ×= } } }

آج عرصے بعد حویلی کی رونق بحال ہوئی تھی بی اماں نے صدقہ کے بکرے کٹوائے

، کمپن میں خیرات تقسیم کرائی گئی باہر مسلسل فائرنگ یورہی تھی یہ رواج تھا

خوشی کے موقع پر ہوائی فائرنگ کرنے کا

حیدر اسے اس کے میکے بھی لے گئے

امی اب اسب نہال تھے خبر ہی ایسی تھی، خالہ دادی بار بار نظر اتار رہیں تھیں

سب اچھا ہے بس بچے جائے میری رائی پر "وہ حیدر کو زچ کرنے کا کوئی موقع نا"

چھوڑتی تھی سب ہنس دیے

انجکا دن ان دونوں کے لیے خوبصورت ترین دن تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

وہ بہت لگن سے پڑھائی کر رہی تھی دماغ کی سمتیں درست ہو گئیں تھی ہاں دل کبھی شور کرتا پڑھتی دیتی وہ، ابا نے اسے گاؤں بلا یا تھا اس کے بھائی کے گھر بیٹے کی ولادت ہوئی تھی گو کے اس کے بھائی کا سلوک اچھا نہیں تھا مگر سکینہ پر پھوپھو بننے کی خوشی " حاوی تھی، " حویلی سے سوغاتیں آئیں ہیں بڑی سرکار کے ہاں خوش خبری ہے

اس کی ماں نے سامان دیکھتے خوشی سے بتایا
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 سکینہ پل بھر کو ٹھٹھکی پھر سر جھٹکا " یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اللہ بڑی سرکار اور بڑے سرکار آباد رکھے " دعا اس نے دل سے دی تھی گو کہیں دکھن ضرور تھی مگر حسد نہیں تھا

اے سکینہ سن زرا یہ مٹھائیاں بانٹ آ " ماں نے کہا تو وہ اٹھی "

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

" سعود حمزہ کے گھر تھا، " تو کب تھا یہاں ڈیرہ جمائے گا

جب تک میری کزن میرے ہاں ڈیرہ جمائے گی "حمزہ نے افسوس سے سر ہلایا اب وہ"
بھی تھوڑا بہت معاملہ جان گیا تھا

" تو گیا تھا وہاں "

ہاں نہیں مانا وہ، کیو ماننا بھلا "حمزہ نے سعود کو اتنا سنجیدہ اور افسردہ پہلے نہیں دیکھا تھا"

تو اپنی کزن سے پہلی بار ملا کوئی جذباتی وابستگی نہیں پھر کیو اتنا کنسنٹنٹ ہے اتنے"
خطرے میں کیو ڈال رہا ہے خود کو " وہ متعجب تھا

کیو کے مجھے کنسنٹنسی پسند ہے، نیچر ہے میری، پہلے میں اسی لیے پڑا اس معاملے میں"
ایڈو نیچر سمجھ کے مگر اب اس لڑکی کی حلال سے محبت دیکھ کر میں اب صرف ثواب
کے لیے کوشش کر رہا ہوں " وہ کہتا کچن میں چلا گیا جب سے وہ آیا تھا حمزہ کو صاف گھر
اور اچھا کھانے کو مل رہا تھا اس کا (حمزہ کا) فون آیا اور وہ چابیا اٹھاتا باہر بھاگا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

آخر کتنی بار میں بلاک کروں اب کیا میسج ہے "اس نے ڈرتے ڈرتے میسج کھولا"

تمہارا شوہر ہی تمہارا مجرم ہے، وہ سب حیدر بخت نے ہی کرایا تھا مجھ سے، میں یاد"

" ہوں تمہیں کیسے بھولو گی ہاشم کو "

یہ یہ ہاشم۔ نہیں یہ۔ کیسے۔۔ اگیا " تبھی کال آنے لگی وہی نمبر تھا اس نے جی کڑا " کرتے کال اٹھائی

کیسی ہیں ڈاکٹر صاحبہ " ہاں یہ وہی تھا ہاشم یہ آواز آج بھی کانوں کے لیے تکلیف دہ " وہ خباث... تھی " آں اب تو بڑی سرکار بھی ہیں آپ، جاننا نہیں چاہیں گی کیسے ہو ایہ سے بولے جا رہا تھا مگر رائنا کے حواس جواب دے گئے وہ لہرا کر زمین پر آرہی تھی اس سے پہلے ہی اندر آتے حیدر نے اسے لپک کر تھاما

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=}

وہ بیڈ پر بے سود لیٹی اپنی بیوی کو دیکھ رہے تھے جسے ڈرپ لگائی گئی تھی اس کا بیبی لو تھا حیدر اس کے ہاتھ سے موبائل لیے یہ نیا الزام دیکھ چکے تھے انہیں اس کے اٹھنے کا انتظار تھا

وہ سرہانے ہی بیٹھے تھے جب وہ ہوش میں آئی اور ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھنے لگی سکون سے لیٹی رہو " وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے بولے "

اس نے انکا ہاتھ سر سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا

وہ وہ واپس آگیا حیدر کیو؟ کیسے؟ آپ نے کہا تھا اب نہیں آئے گا " وہ ڈر رہی تھی "

حیدر نے اس کے شانوں پر بازو پھیلا یا ان کے لیے یہ خوش آئیند تھا کہ وہ ان سے

بدگمان نا تھی

وہ تم سے جو کہہ رہا تھا، تمہیں یقین تھا اس پر؟ " وہ ہاشم کی بقیہ گفتگو سن چکے تھے انکی "

آواز پر اس نے ہڑ بڑا کے کال کاٹ دی تھی

ان کے استفسار پر اس نے نفی میں سر ہلایا وہ جزباتی تھی پر بیوقوف نہیں تھی کے اس

بکو اس پر یقین کرتی وہ جانتی تھی حیدر سے مدد اس کے دوستوں نے مانگی تھی، اور پھر

حیدر کو اتنا ڈرامہ کھیلنے کی کیا ضرورت تھی، ہاشم صرف اسے بدگمان کر رہا تھا

" پھر مجھے بتایا کیو نہیں "

" آپ آل ریڈی پریشان تھے اس لیے بس " وہ بولی " حیدر وہ کیو آیا ہے اب "

پریشان مت ہو رانا میں ہوں تمہارے ساتھ، ٹینشن مت لو سویٹ ہارٹ " وہ اسے "

یقین دلاتے بولے ذہن کے گھوڑے ایک ہی سمت دوڑ رہے تھے انہیں کچھ دن پہلے

مکرم نے اطلاع دی تھی کہ ہاشم رندھاوا کے بندوں کے ساتھ دیکھا گیا ہے انہوں نے
تب توجہ نادی تھی مگر رندھاوانے اب رائنا کو اس میں گھسیٹا تھا اب وہ نظر انداز نہیں
کر سکتے تھے یہ معاملہ اب

×=÷°×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=

ہاشم کی ٹانگیں کانپ رہیں تھیں وہ دو مگر مچھوں میں پھنس کر رہ گیا تھا رندھاوا واپس
آ گیا تھا اور جان گیا تھا کہ اس کا پلان فلوپ ہو گیا وہ غصہ تھا شدید غصہ اس نے سارے
کمرے کی چیزیں تھس تھس کر دیں تھیں، زیادہ غصہ اسے ہاشم کے پکڑے جانے کا تھا
" اس نالائق کو گودام میں لے کر آؤ، ایک عورت نہیں سنبھلی اس سے "

اس کے آدمی ہاشم کو گودام میں لے آئے

" میں نے بہت ک ککو ششش کی پپ پر وہ نہیں۔۔۔ "

وہ ہکلاتا صفائی دے رہا تھا

رندھاوانے اسے بالوں سے تھام لیا اور پستول کس لی

" اب دوسرے جہاں جا کر کرنا کو ششش "

ٹھاہ "کی زوردار آواز فضا میں گونجی"

رندھاوا کے دست راست نے افسوس سے دیکھا لیکشن کے وقت ایسا رسک اس نے
دل ہی دل میں اسے "اسٹوپڈ موو" قرار دیا

اور بکسوں کے پیچھے کیمرے میں منظر قید کرتے شخص کا بھی یہی خیال تھا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

" آج دل بڑا داس ہے ہیرا بانی، کوئی اچھا سا ناچ گانے کا انتظام کر "

اسکی فرمائش پر ہیرا مسکرائی اور فلک کو بلایا "

نیم عریاں لباس میں کم عمر سی فلک اپنی مجبوری پر کراتی بانی کے اشارے پر رقص
کرنے لگی رندھاوا کی لال آنکھیں اس پر جمی تھیں ہیرا آتش شوق بھڑکار ہی تھی اسے
یقین تھا اب وہ یقیناً بڑی رقم کے لیے مان جائے گا

×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

تیری سانس کیو پھول رہی ہے؟ "سعود اسے پریشانی سے دیکھتے بولا "

یہ یہ دیکھ "ویڈیو دیکھ سعود کے اوسان خطا ہو گئے حمزہ بول رہا تھا "

زاہد شرجیل کے ٹیسٹ رپورٹ انکے سامنے لئے کھڑا تھا اسکی آنکھیں نم تھیں
یہ یہ دیکھے شرجیل بھائی "ایچ آئی وی پازیٹو ہیں، یہ کیسا امتحاں ہے بھائی" وہ روپڑا
حیدر خود سکتے میں تھے اسے کیا تسلی دیتے اٹھ کر شرجیل کے پاس گئے

وہ ابھی بھی چت لیٹا تھا

حیدر کی آنکھوں میں آنسو آگئے

نے اسے بڑی سزا دی تھی اسکا پردہ بھی سرکا دیا تھا اللہ
اب تک سوائے حیدر کے کسی اور کو نہیں پتا تھا اسکے ساتھ کیا ہوا تھا گو سکی چیخ و پکار کافی
کچھ عیاں کر گئی تھی مگر۔۔۔ ایک پردہ تو تھا جواب سرک گیا تھا

ڈاکٹر کے مطابق یہ ازیت ناک شرم ناک بیماری ساہا سال چلنے والی تھی، یہ اندر سے
انسان کو کھوکھلا کرتی اور پھر انسان ہر جراثیم کے لئے آسان شکار بن جاتا ان میں سے
کچھ جراثیم سرطان (کینسر) کو بھی جنم دیتے ہیں

اس کا علاج بیماری کو جڑ سے نہیں اکھاڑ سکتا البتہ اثرات کو کم کر سکتا ہے

==×== ×== ×== ×== ×== ×== ×== ×== ×== ×

شر جیل بخت کسی کا جھوٹا نہیں کھاتا " اسکے کانوں میں اپنے ہی کہے ہوئے مکروہ الفاظ "
اور قہقہہ گونجا

یہ پابندیاں یہ سب عورت کے لئے ضروری ہیں مرد کو حفاظت کی کیا ضرورت "
" ایک اور جملہ سکی آنکھیں تر کر گیا گرم سیال جیسے آنسو گال پر بہ گئے

ہاں تو تیرے جیسی استعمال کے لیے ہوتی ہیں، یہ جو جینز شرٹ پہن کر گھومتی ہو یہی "
" تو چاہتی ہو تم لوگ

یہ تو تجھے مجھ پر بھروسہ کرنے سے پہلے سوچنا تھا مرد کا کچھ نہیں جانا اب روساری "
" زندگی

" ہوں بڑھی! جوتی ہے جوتی بن کر رہ "

" تو تو میرا کھلونا ہے من پسند کھلونا جسے خرید رکھا ہے میں نے "

ماضی کے تکبر سے بھرے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے

اسے لگ رہا تھا جیسے سوراخ کر رہے ہوں

وہ سر پٹخ پٹخ کر رونے لگا اذیت کا کوئی انت نا تھا ابھی تو بس شروعات تھی

=x=x== x== x== x== x== x== x== x==

x== x== x== =x=x==

وہ بالکاونی میں کھڑے تھے، جب وہ اٹھی اور انکے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی حیدر نے
آنکھوں میں آئی نمی جھٹکی

بھائی جیسا بھی تھا تھا تو بھائی نا

رانے بازو انکے اطراف پھیلانے کی کوشش کی اور تسلی دینے کے انداز سے انکی پیٹھ

پر ہاتھ رکھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اکیلے رہنے دو سو جاؤ جا کر "وہ سخت لہجے میں گویا ہوئے وہ انکی حالت سمجھ رہی"

تھی

جانے کے بجائے اس نے اپنا سر انکے کندھے پر ٹکا دیا

وہ بھی شاید یہی سہارا چاہتے تھے

انہوں نے اسے قریب کیا

میں اسے اس حال میں دیکھتا ہوں تو اپنا آپ گناہ گار لگتا ہے، میں خود کو عقل کل "

" سمجھنے والا اپنے گھر میں ہونے والی غلطیاں نادیکھ سکا

جو ہو چکا اس پر صرف افسوس ہی کیا جاسکتا ہے اس سے سیکھ کر آگے بڑھنا ہی زندگی " ہے حیدر، شر جیل بھائی کے لئے اب ہم یہی کر سکتے ہیں کہ کفارہ ادا کرے ان کے انھے معاف کر دے ان کے ساتھ بھلا کر کے جن کے وہ مجرم ہیں شاید اسی طرح اللہ لئے آسانی پیدا کر دے " اسکی بات سے حیدر کو شہرینہ والے معاملے کا احساس ہوا انھے اب سعود کو پہلے ناامید لوٹانے پر شرمندگی ہوئی

" مجھ سے کہ دیا کرے اپنے دل حال یوں اکیلے سارا بوجھ نہ اٹھایا کریں "

انہوں نے اسکا پر خلوص چہرہ دیکھا

ایک تم پر ہی تو کھولتا ہوں اپنا آپ " اس بات پر وہ مسکرائی "

چلیں بس اب آرام کر لیں " دونوں ال ددر بڑھ گئے "

==X== X== X== X== X== X== X== X== X==

X== X== X== X== XX

بی اما آمنہ کے کمرے میں آئی تھیں

آپ یہاں؟ "وہ حیران تھی"

ہاں پیاسا ہی کنویں کے پاس آتا ہے "وہ بیٹھتی بولیں: "بڑے ظلم کیے ہے تجھ پر""
 آمنہ، اپنے بھائی کی محبت میں اندھی ہو گئی تھی، مجھے اور اسے دونوں کو اگرا ہو سکے تو
 " معاف کر دینا آمنہ، تجھ پر زور نہیں دوں گی بس التجا کرونگی شاید دل کا بوجھ کم ہو جائے
 وہ کہتی اٹھیں

میرا ایکا حساب ختم بی اما، میں نے بھلا دیا، مگر شر جیل سائیں نے جو میرے سارے "
 خواب توڑے بچپن سے سکھایا گیا تھا کے عورت کی زندگی میں سب کچھ شوہر سے ہے
 بڑے ارمان لئے آئی تھی سائیں نے سب پاؤں تلے روند دیا کیا میری زندگی کا وقت
 واپس آسکتا ہے؟ کیسے کر دوں معاف انکو؟ ہو سکتا گزرتے وقت کے ساتھ کر بھی دوں
 پر ابھی یہ نہیں ہوگا مجھ سے "وہ کہتے کہتے رو پڑی تو بی اما اپنا کانپتا ہاتھ اسکے سر پر رکھ کر چل
 دیں

==X= X== X== X== X== X== ==X== X== X==

X== =X

ہیر ابائی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جو پھول سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے
 کھڑی تھی "کیا ہوا ابائی پہلی بار دیکھ رہی ہو کیا" وہ اٹھلاتی بولی
 یہ تو ہے شہرینہ؟ "وہ ہنوز بے یقین تھی"

نہ میرا بھوت ہے "وہ بد مزہ ہوئی" ویسے جیسے جانور کو بیچا تھا تو نے تیرا حق تو نہیں تھا"
 "کہ یہاں واپس آتی پر کیا کیجیے نمک حرام نہیں ہوں آگئی"

اے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش نہ کر کس عاشق کے ساتھ بھاگی تھی جو چھوڑ گیا تو"
 "چلی آئی، تجھے یہیں تو بھجوا رہا تھا وہ شرجیل بخت

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ عاشق؟ ہمارے عاشق نہیں خریدار ہوتے ہیں بائی تو نے ہی تو بتایا تھا"

جب نئی نئی آئی تھی یہاں "شہرینہ قہقہہ لگا کر بولی پھر سنجیدہ ہوئی" دھول جھونک رہا
 تھا تیری آنکھوں میں وہ جھل دے رہا تھا، میں نے چھپ کر باتیں سن لیں تھی اسی لیے
 فرار ہو گئی اتنا وقت چھپی رہی پھر پتا چلا جس سے چھپ رہی ہوں وہ تو خود ٹوٹا پڑا ہے

"آگئی یہاں"

ہیرہ غور کرتی رہی شرجیل سے کوئی رابطہ نہ تھا جو تصدیق کرتی ہاں یہ جان گئی تھی کے

ایکسیڈنٹ ہوا ہے اسکا، "سچ بول رہی ہے چھو کرمی، آخر میں جیسے پیسے میں آنا کانی کر رہا تھا، یہی چکر ہوگا" وہ دل ہی دل میں قائل ہو گئی

شباباش شہری تو تو ہیرہ ہے، مت ماری تھی میری کے تجھے اس جانور کو سونپا اب نہیں " ہوگا "

ہیرا شہد بھرے لہجے میں بولی

کیوں شریف عورتوں کی طرح بیٹھا کر کھلاو گی "شہرینہ نے طنز کیا"

بڑی تیز ہو گئی ہے، مطلب تھا اب کے ایسے ہی کسی کے حوالے نہیں کرونگی اچھے " " پیسے لگواونگی "

اسکی بات پر شہرینہ ہنس کر اٹھی "واہ بائی تیرا انصاف، میں ذرا ہاتھ منہ دھو کر فریش ہوں "

==x== x== x== x== x== x== x== x== x==

x== xx

وہ فلک کے کمرے میں آئی اسے دیکھ فلک سن جگہ پر بیٹھی رہ گئی

شہرینہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

ہمارے ساتھ ہے، وہ راستے بنا رہا ہے " پھر اسکے سب ٹھیک ہو جائے گا فلک اللہ "

" آنسو صاف کیے اب جو میں کہوں وہی کرنا ہوگا "

==X== X== X== X== X== X== X==

انسپیکٹر داور کب سے اس سیکس ٹریٹنگ میں ملوث نیٹ ورک کے پیچھے تھا اب یہ ثبوت
جو حیدر بخت کی جانب سے موصول ہوئے وہ امید افزا تھے

تہجی فون بجا
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسا لگا پھر تحفہ " حیدر کی بھاری آواز سپیکر پر ابھری "

جی سردار صاحب، تحفہ شاندار ہے مگر رندھاوا جیسی بڑی مچھلی کو ٹرائل میں بٹھانے کو "

" نہ کافی "

" اور اگر رندھاوا جائے وقوعہ پر پکڑا جائے پھر؟ "

" داور چونکا " یہ کیسے ممکن ہے "

ممکن ہے، مگر اس کیے بعد اس نیٹ ورک کو پکڑنے کا کام اپکا ہم صرف وہاں تک "

پوچھائیں گے "وہ آہستہ آہستہ اسے سب بتانے لگے

=×== ×== ×== ×== ×== =××= ××== =×==

=×== ××== ×== ××

دیکھ شہری سمجھالے اسکو، خوش نصیب ہے راندھاوا خرید رہا ہے اسے منہ نہ لٹکائے "

" اب

بائی کو فلک کیے اترے منہ پر تاؤ آیا

" چھوڑ اسکو صحیح ہو جائے گی خود ہی، کب تک لینگے اسے یہاں سے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل رات کو "بائی نے بولا "

یہیں بلو الو اسے پہلی بار ہے، یہ کوئی گڑ بڑ نہ کر دے یہ "شہرینہ رازداری سے بولی "

بائی نے بھی فلک کا رویا چہرہ اور بدلہ انداز دیکھا شہرینہ بول رہی تھی "یہاں ہوئی تو

" تیرے میرے بس میں رہے گی وہاں جا کر پھر گئی تو

اس کی بات پر ہیرانے بھی غور کیا "پھر تو رندھاوا اسے کیا ہمیں بھی نہیں چھوڑے

" گا، شہری تو صحیح کہتی ہے میں صاحب سے بات کر لوں

اس کے جانے کے بعد شہرینہ نے دروازہ بند کر کے فون ملایا

==x=== x=== x°x=== x=== x=== x=== x=== x===

فلک رو رہی تھی شور مچا رہی تھی، اسے تیار کرنے میں دشواری ہو رہی تھی

بس کر یہ رونادھونا نصیب ہی یہی ہے تیرا، چپ کر کیے مکپ کر "شہرینہ نے چیخ کر"

اسے چپ کر آیا اسکے انداز باکو پکا اعتماد کرا گئے یہی وہ چاہ رہی تھی، فلک کو بھی اس نے

سب سمجھا دیا تھا فلک کا رونادھونا بہر حال ڈرامہ نہیں تھا وہ حقیقتا ڈری ہوئی تھی

جلدی بھیج اسے "بائی انی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بس تیار ہے، نظر نا لگے "شہرینہ نے کہا" ایک کمی ہے وہ گئی اور ایک گول پھول"

والا خوبصورت لاکٹ جسکا ڈیزائن اچھوتا تھا وہ فلک کیے گلے میں سجا دیا "لے جاؤ اسے

"پھر مڑ کر بائی سے بولی"

==x=== x=== x=== x=== x=== xx=== x=== xx===

x=== x=== x=== x=== x=== ===

یہ سکھاں کا داماد ہے "رائنا کو حیرت نے اگھیر اپنی عمر کا عجیب سا مرد اٹھارہ سالہ لڑکی کا"

شوہر تھا جو سامان اٹھا رہا تھا

ہاں بھابھی یہ سکھاں ایسے تو کبھی نہ دیتی اپنی بیٹی اسے وہ تو اس کمبخت نے عزت پر "
" ہاتھ ڈال دیا تھا اسکی تو پنچائیت نے یہ فیصلہ دیا کہ اس سے بیاہ دی جائے

زر گل نے تفصیل بتائی تو رائنا اچھل اچھل گئی

کیا یہ سزا لڑکی کو دی کے ادمی کو؟ کیسا اندھا قانون ہے " اسے دکھ ہوا "

یہی ہوتا ہے پھر لڑکی کو کون بیاہے گا " زر گل لاپرواہی سے بولی "

بیاہ سب کچھ نہیں ہوتا بیچاری " اسے اب اس لڑکی کی روتی صورت کی وجہ سمجھ آئی "

زر گل لاپرواہی سے کندھے جھٹک گئی

==x== x== x== x== x== x== x== = [=====x==

سنا ہے بڑی پڑھائیاں کر رہی ہے تو " وہ سہیلی کے گھر جا رہی تھی کے دانیال نے کالی "

بلی کی طرح راستہ کاٹا اس دن کے بعد اج سامنا ہوا تھا

وہ ڈر کر پیچھے ہوئی

ڈر نہیں کچھ نہیں کہتا، اطمینان سے رہ، پڑھائیاں کر، بس کہیں کچھ غیر متوقع ناہو، "

چل چلتا ہوں بیسٹ اف لک " وہ مزے سے کہتا چلتا بنا سکینہ کو اسکی باتیں بے ربط
 لگیں " کیا کہہ رہا تھا یہ آخر، لگتا ہے پنچائیت کے فیصلے کے بعد مزید پاگل ہو گیا لعنت
 " بھیج سکینہ

وہ سر جھٹکتی اگے بڑھ گئی

==x== x== x== x== x== x== x== x== [x==
 x== x== x== x== x== x== x== x==

وہ اسے لال آنکھوں سے گھورتا رقص کرتے دیکھ رہا تھا
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 بس کراب ادھر آ "رندھاوا کی فرمائش پر فلک کے پاؤں کانپے وہ ساؤنڈ سسٹم بند"
 کرتی کپکپاتی اس کی طرف بڑھ گئی وہ پاس جا کر کھڑی ہوئی تو اس کی کپکپاہٹ نے اس
 وحشی کو لطف اندوز کیا

اس نے کھینچ کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا وہ پوری جان سے لرز گئی

نام کیا ہے تیرا؟ " اسکے گال کو اپنی بھدی انگلیوں سے چھوتے پوچھا "

" فل فل فلک "

ڈر لگ رہا ہے "اس نے پوچھا "

ججی "وہ مزید ڈری آنسو بیتا ہوئے"

وہ اب اسکے بال چھو رہا تھا

پیگ پیگ بناؤں جی؟ "وہ لرزتی پوچھنے لگی "

" ہا ہا ہا۔۔۔ چڑیا، چل بنالے "

وہ اٹھی سامان اٹھایا اور ٹیبل تک لائی نظر بچا کر اسنے وہ سفوف شراب کی بوتل میں ملا دیا
تھا جو شہرینہ نے دیا تھا

وہ اب اسکے سامنے ٹیبل کیے پاس پڑی کرسی پر جا بیٹھی تھی جو اونچی تھی جس کی وجہ
سے وہ اب برابر کے سطح پر تھے رندھاوا ویسے بھی چھوٹے گھٹے ہوئے قد کا آدمی تھا

اکے دور جا بیٹھنے پر وہ زور سے ہنسا "ڈر پوک! چڑیا اب تو یہ روز کا کام ہے تیرا، کچھ دن

مجھے خوش کرنا پھر میں جہاں بھیجوں گا اسے خوش کرنا "وہ شراب کی چسکیاں بولا

"ابھی تو ڈر رہی ہے ساری ڈرتی ہیں پھر کام کرتی ہے "وہ گلاس پر گلاس چڑھا تھا

اس کا سر بھاری ہونے لگا تھا

آپ بھیجتے ہو؟" فلک نے اس پر دو اکاثر ہوتے دیکھ پوچھا"

بھیجتے نہیں بیچتے ہیں سمجھی ادھر ادھر آ" اس نے بھاری ہوتے سر کو تھام کر اسے بلایا"
وہ وہیں بیٹھی رہی

بہت ہو گئے نخرے ابھی بتانا ہوں کہتے اس نے روتی ہاتھ پاؤں چلاتی فلک کو اٹھا کر بیڈ"
پر ڈالا اور اس پر جھکنے ہی والا تھا۔ کے فلک کی دعائیں رنگ لائیں اور وہ سائیڈ پر گر کر
بے ہوش ہو گیا

فلک تیزی سے آنسو پوچھتے سسکیاں روکتی اٹھی ساؤنڈ سسٹم کا ریکارڈر بند کیا جو اس
نے تب آن کیا تھا جب رندھاوانے گانا بند کر کے پاس بلایا تھا

اب وہ گلدان میں شہرینہ کا پہلے سے چھپا یا فون نکالنے لگی اور تیزی سے نمبر ڈائل کیا
فلک کی کال پر داور نفری کولے کر کوٹھے میں گھس آیا رندھاوا کے علاوہ کئی بڑے
لوگ آج سامنے آئے تھے باہر نکلتے ہی میڈیا نے انہیں دھر لیا اور تا بڑ توڑ سوالوں کی
بوچھا کر دی رندھاوا اب بھی نشے میں تھا میڈیا کے سوالوں نے میٹر ہی گھما دیا تھا
پہنسا رہیں ہیں میرے کو، یہ اس آغانے کیا بلکہ نننیں وہ وہ حیدر بخت نے کیا ہے"

"وہ میڈیا کو بیان دیتے اول فول بک رہا تھا

چھوڑوں گا نہیں میں اس کو جان لے لوں گا" وہ لوگوں کے ہنسنے پر مزید دھمکیوں پر
 اتر آیا

اس کے دست راست نے سر جھٹکا اور صورتحال سنبھالنے کی ناکام کوشش کرنے لگا

=x=x=x=x=x=x=x==x=x=

اس دن حیدر کے آفس میں بنائے گئے پلین کے مطابق ہی شہرینہ واپس کوٹھے پر گئی
 تھی اور بانی کیا تھا، وہ عجیب سا لاکٹ جو اس نے فلک کو پہنایا تھا اس میں رندھاوا کی
 فوٹیج تھی یہ لاکٹ کا بند و بستی حمزہ نے کیا تھا

اس کے بعد حیدر نے پولیس سے رابطہ کرا نہیں اعتماد میں لے کر آگے کالائج عمل طے
 کیا

میڈیا ٹرانل بھی حیدر کی کال پر ہوا تھا

اس سب میں لڑکیوں کی بھی فوٹیج ریکارڈ ہوئی مگر حیدر نے وہ ہٹوا دی تھی (کچھ قرض
 جو اتارنے تھے)

" سعود نے سب سوچتے سردھنا " حمزہ صحیح تھا لو ہے کولوہا ہی کاٹتا

" اب آپ ہاشم والی ویڈیو کا کیا کریں گے "

سعود کے سوال پر حیدر نے اسے اجنبیت سے دیکھا

" آپ کا کام ختم ہو اب بنا پیچھے دیکھے آگے بڑھ جائیں "

" وہ بولتے چل دیے جبکہ سعود پہلے تو منہ کھولے دیکھتا رہ گیا " ہنسہ بھنوٹ آدمی

=x=x=x

اس سب میں لڑکیوں کی بھی فوٹیج ریکارڈ ہوئی مگر حیدر نے وہ ہٹوادی

" سعود نے سب سوچتے سردھنا " حمزہ صحیح تھا لو ہے کولوہا ہی کاٹتا

" اب آپ ہاشم والی ویڈیو کا کیا کریں گے "

سعود کے سوال پر حیدر نے اسے اجنبیت سے دیکھا

" آپ کا کام ختم ہو اب بنا پیچھے دیکھے آگے بڑھ جائیں "

" وہ بولتے چل دیے جبکہ سعود پہلے تو منہ کھولے دیکھتا رہ گیا " ہنسہ بھنوٹ آدمی

ناراضی قائم تھی، ذہنیں اس کا خود سے لپٹ کر رو نایا د آیا بہت کچھ کہہ گیا تھا وہ پیل ان سے

تم دنیا کی پہلی بیوی ہو گی جو حادثے کا شکار ہوئے شوہر سے احتراز برت رہی ہے " وہ " چپ چاپ انہیں کھانا کھلا رہی تھی جب طنز کا تیر پھینکا گیا

اور آپ خود بہت اچھے شوہر ہیں جو پریگنٹ بیوی کو صدمے دے رہے ہیں سیاسی " حریف کو شکست دینے کے لیے خود پر حملہ کروا کر

اس کی بات پر وہ چونکے یعنی وہ سمجھ گئی تھی اس کی بات پر وہ چونکے یعنی وہ سمجھ گئی تھی
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تمہیں کس نے بتایا " انہوں نے تیسری چڑھائی " دماغ نے " اس نے جواب دیا "

کچھ زیادہ ہی چلنے لگا ہے، ویسے اس سے پہلے جو ہوا تھا وہ میں نے نہیں کرایا تھا " انہوں " نے کلیر کرنا ضروری سمجھا

" جانتی ہوں، میں ساتھ تھی اس دن آپ مجھے نہیں خطرے میں رکھ سکتے "

اتنا جان گئی مجھے جان حیدر " وہ پیار سے اس کا گچھوتے بولے "

" وہ کسمسائی " بلکل خیال نہیں ہے آپ کو میرا نہیں سوچا کیا حالت ہو گی میری

انہوں نے مکرم کو زیر لب گالی دی اسی کی غلطی تھی جو خبر حویلی پہنچی

ایسا ہو سکتا ہے مجھے تمہارا خیال ناہو، اب بس کرو، کہا تو ہے کل بھی کے نہیں ہوگا"

" ائیندہ

وہ اس کا گال سہلاتے بولے

حیدر نے بغور اسے دیکھا اور آگے کو ہوئے اس کے بازو کو تھامے خود سے قریب کیا

کیو چھپا رہی ہو کہہ کیو نہیں دیتی؟ یہ جو آنکھوں کی بدلتی چمک لہجے میں چمکتی مسکان"

" سے کہتی رہتی ہو اسے لفظ کیو نہیں دے دیتی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عجیب سے بے کلی تھی ان کے لہجے میں یہ جاننے کے باوجود کے اس کا دل بدل چکا ہے

وہ یہ اظہار اس کی زبان سے سننا چاہتے تھے

وہ سمجھ گئی وہ کیا سننا چاہ رہے ہیں تھوڑا آگے کو ہو کر لب ان کے کان کے پاس لے جا کر

گو یا ہوئی

صبر سردار صبر ابھی وقت مناسب نہیں ہے "وہ جو کچھ اور سننا چاہ رہے تھے اسے"

گھورتے پیچھے ہوئے رانسا کی ہنسی بے ساختہ تھی

اس کے ہنسنے پر ان کو بھی ہنسی آگئی

ویسے رائنا مجھے تم کو ایک راز کی بات بتانی ہے "سنجیدگی سے بولا گیا کلمہ اسے چونکنا کر"
گیا

"کیا؟"

اب تک میں نے صرف دو ہی چمچے بریانی کے کھائیں ہیں اور پلیٹ میں بریانی ختم"
"ہو چکی ہے"

ان کے مسکراتے لہجے پر اس نے غور کیا وہ اس روٹھنے منانے کے چکر میں وہ کب سے
خود ہی کھائے جا رہی تھی (آف کتنی پیٹو ہو گئی ہوں میں)

اس کا لال پڑتا چہرہ دیکھ حیدر کا قہقہہ بے ساختہ تھا

==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==x==

ایک مہینے بعد

وہ آج گاؤں کے ہاسپٹل آئی تھی، حالت دیکھ اس کا دل دکھ اور شرمندگی سے بھر گیا
اسے یہاں رہتے سال ہو گیا تھا مگر اس نے کبھی توجہ ناک کی تھی

اصل مسئلہ ڈاکٹروں کی عدم دستیابی کا ہے، جو یہاں آتے ہیں جلد از جلد تبادلہ کرا " لیتے ہیں بڑی بڑی مشینے خریدتیں تو لیں پر عملہ عملہ کہاں سے لائیں " ایاز بتا رہا تھا جانے کتنی عورتیں زچگی کے دوران عدم توجہ اور ہائیکین کی کنڈیشن کی وجہ سے " سیپس کا شکار ہو جاتی ہیں " تفصیلات اسے شرمندہ کر رہیں تھیں

اب تم یہیں کام کرتے ہو؟ " اس نے ایاز سے پوچھا "

" جی، یہاں ضرورت ہے میری "



جواب اسے لا جواب کر کا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

==x==x==x==x==x==x==x

" ہم کیسار ہاوزٹ سردارنی کا " وہ خیالوں میں گم کھڑی تھی جب انہوں نے اسے "

حصار میں لیا

" ہاسپٹل اچھا ہے پر اسٹاف تو بہت کم ہے حیدر "

ہاں یار ہر بار بلوایا جاتا ہے مگر تبادلہ کرا لیتے ہیں سب مگر اب ہم الیکشن بھی جیت چکے "

ہیں اب بجٹ بھی زیادہ ہو گا اور صحیح جگہ لگے گا " وہ پر امید تھے

اسے کھڑکی سے نیچے دیکھ مانی کے ساتھ کام کرتا رکھی کا داماد دکھا

اس دن کی باتیں یاد آئی وہ پلٹی

گاؤں میں کیسے عجیب رواج ہیں نا؟" کہتے اس نے سکھاں کی بیٹی کے واقعے کا احوال "

کہہ سنایا حیدر نے گہری سانس لی

ہاں یہ ہے تو ظلم مگر ایک طرح سے صحیح بھی ہے لڑکی کو ہمارا معاشرتی دور پھر گھر "

والے قبول نہیں کر رہے ہوتے ایسے میں اس غریب کے پاس کوئی راہ ہوتی کہاں

" ہے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" مگر ایسے تو کرائم ریٹ مزید نہیں بڑھے گا حیدر؟، کسی ایک کو تو پراپر سزا ملے "

جاناں یہ معاملات بہت الجھے ہوئے ہیں، جو ویکٹمز ہوتے ہیں اکثر وہی پیچھے ہٹ "

" جاتے ہیں

" اور اگر کوئی ایسا ہو کے ناہٹے تو کیا پنچائیت ظالم کو کڑی سزا دے گی کارو کرے گی؟ "

قبل از وقت کچھ بھی کہنا مشکل ہے بہت سے زاویوں کو دیکھنا ہوتا ہے، تم ٹینشن نالو "

" کوشش سے ہی بہتری آتی ہے ابھی تھوڑی آئی تھوڑی اور سجائے گی مگر وقت لگے گا

انہوں نے کہا تو وہ مسکرائی پہلے میں اور اب میں فرق تھا پہلے ایسی باتیں ایسے قصے سن کر وہ گھبرا کر یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی اب دل کی دنیا کیا بدلی تھی کے سوچوں کا رخ تک بدل گیا اب وہ گھبرانے کے بجائے بہتری بدلاؤ لانے کا سوچتی، محبت ایسی پر اثر ہوتی ہے وہ اکثر سوچتی اور حیران ہوتی۔

عجیب شے ہے محبت کہ جس کو ہو جائے "

وہ دیکھتا نہیں پھر کہ اس کے چاروں طرف

جو رنگ رنگ کی دنیا تھی وہ اب کیسی ہے

نئے نئے سے اسے منظر و فادیکھاتی ہے

ہر ایک چیز کی ہئیت بدل سی جاتی ہے

عجیب شے ہے محبت کہ جس سے ہو جائے

ہر ایک روپ میں آنکھیں اسے ہی دیکھتی ہیں

بس ایک شکل ہی رہتی ہے روبرو ہر دم

خود اپنے آپ سے کسی اور کی خوشبو آتی ہے



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر ایک چیز کی صورت بدل سی جاتی ہے

!" عجیب شے ہے محبت

=×=×=×=××=×=÷=×=×=×

ماموں مامی آگئے تھے سعود نے ایک اچھے علاقے میں دوسرے شہر میں گھر خرید لیا تھا

(ابا کے پیسوں سے)

وہ لوگ وہاں شفٹ ہو گئے تھے

شہرینہ نے تو خود کو بہت جلد ہی ڈھال لیا تھا مگر فلک اب بھی ڈری سہمی رہتی تھی سعود

نے ان دونوں کو سختی سے ماموں کو کچھ بھی بتانے سے منع کیا تھا وہ اپنے ابا کو جانتا تھا

شہرینہ اور فلک کو اس نیٹورک کو پکڑوانے میں

انعام میں رقم ملی تھی جس سے شہرینہ اب کچھ کام کرنے کا سوچ رہی تھی

کل سعود کی فلائٹ تھی

شہرینہ نے اس کے لیے تھینک یو کا کارڈ اور ایک شرٹ خریدی تھی اظہار تشکر کے طور

پر

اس میں اس سوال کا جواب بھی تھا جو اس نے کچھ دن پہلے پوچھا تھا

وہ پیننگ چیک کر رہا تھا جب اس نے دستک دی

آؤ آؤ" وہ خوشدلی سے بولا "

یہ تمہارے لیے "اس نے پارسل آگے کیا" تم کل جا رہے ہو مناسب تمہیں یاد کریں "

" گے

" کیا تم بھی؟ " وہ پر امید ہوا "نیورما سنڈ چھوڑو"

وہ پلٹی اور کمرے سے باہر نکل گئی سعود سر پر ہاتھ پھیرتا رہا گیا

اس نے پارسل کھولا شرٹ تھی "گڈ" پھر کارڈ دیکھا اور بے تابی سے کھولا

اس کے نام جس نے اندھیروں میں اجالے کی امید جگائی "

مجھے میرے باپ نے فروخت کیا، میں نے خریدار کے روپ میں بھی مرد کا بدترین "

روپ دیکھا مجھے اس صنف سے نفرت ہو جاتی اگر تم نا آتے

تم نے سوال کیا تھا کہ کیا میں تمہاری زندگی کا حصہ بننا چاہوں گی؟ یہ دوسری بار تھا جب

مجھے خود پر رشک آیا پہلی بار تب تھا جب میں اس جہنم سے نکلی تھی

مگر ابھی وقت ہے ابھی مجھے خود کو دریافت کرنا ہے دیکھنا ہے اپنی اڑان کو اپنے آپ کو
کھوجنا ہے تمہیں انتظار کرنے کو نہیں کہوں گی

"مگر کرو گے تو روکوں گی بھی نہیں، تمہاری شکر گزار شہرینہ

وہ پڑھ کر مسکرایا (ٹھیک ہے مجھے بھی ابھی سیٹل ہونے ٹائم لگے گا امید تو برقرار ہے)

==x=x=x=x=x=x=x=}==x==

وہ بی اماں کے ساتھ منشی جی کے گھر آئی تھی دل ڈوب سا گیا تھا اسے اپنی سکینہ کے
ساتھ آخری ملاقات یاد آئی دل میں پچھتاوا سا بھرا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منشی جی کا گھر کچھ کچھ بھرا تھا بھانت بھانت کی عورتیں جیسے تماشہ دیکھنے آئی تھی ان
دونوں کو فوراً سے راستہ مل گیا

منشی جی کہ بیوی اجڑی بیوہ کی طرح لگیں وہ انہیں اس کمرے میں لے گئیں جہاں اب
سکینہ نامی زندہ لاش تھی

سکتے ہیں یہ بڑی سرکار "روتے بتایا گیا"

رائے نے دیکھا اس کے بکھرے بال بکھرا وجود غم سے پھٹی آنکھیں اسے اس جنگلی پرتاؤ

آیا

اس نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

سب سب ٹھیک ہو جائے گا سکینہ تمہیں کچھ نہیں ہوا " اسے کچھ سمجھ نا آیا کون سے "

الفاظ میں دلا سہ دے

جب کے سکینہ کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی وہ اس سے لپٹ کر رودی اتنے دنوں

میں کسی نے یہ نہیں کہا تھا اب تک سب اسے بتا رہے تھے کہ وہ برباد ہو چکی ہے

ناپاک ہو چکی ہے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" اس کے ایسا کرنے پر منشی کی بیوی بہو گھبرا گئیں " کیا کیا کر رہی چھوڑ بڑی سرکار کو

آرام سے مت ڈانٹیں " گو اسے خود ا لجھن ہوئی تھی مگر پھر اس نے آرام سے اسے "

الگ کیا

جب وہ پھر روتی لپکی " مجھے بچا لو بی بی وہ جانور ہے یہ مجھے دے دیں گے اسے جانور ہے

وہ بی بی " رائنا نے ضبط کرتے اس کا چہرہ تھپکا اور باہر چلی گئی بی اماں منشی کی بیوی کو سخت

سست سنار ہیں تمہیں انہیں رائنا کی صحت کی فکر تھی

وہ لوگ گاڑی کی طرف جا رہی تھیں جب کان میں پڑتی آوازوں نے قدم روک دیے

"ہائے دیکھ زرا منشی کی لڑکی کو اکڑنا گئی"

چیختی رہے اب سر کاسائیں وہی بنے گادانیال منگ تھی اس کی مرد کو ضد دلائی تھی

"پاگل نے

بند بکواس بند" وہ پورے زور سے چیختی تھی بی اماں تک لرز گئی وہ چلتی ان عورتوں

تک گئی

ابھی کے ابھی یہ گھر سے چلتے بنے سب ورنہ۔۔۔ پنچائیت کا فیصلہ ہو گا جو ہو گا بڑے

سرکار کریں گے فیصلہ اس لیے رائے دینے سے گریز کریں گھر جائیں اپنے تماشہ بنا رکھا

ہے" اس کے بولنے کی دیر تھی وہ لوگ کھسکنے لگیں کبھی ناستی اگر وہ بڑی سرکار ناہوتی

اس کاسانس پھول گیا بی اماں اور سکھاں اسے لیے گاڑی میں بیٹھ گئیں

پانی دو بیبی کو،" وہ اس ہاتھ سہلاتی بولیں"

کیو فکر پالتی ہو، کمی کمیں کے معاملات ہیں یہ، ہمیں آپ کو نہیں لانا چاہیے تھا" وہ

پریشان ہوئیں انہیں اپنے بھائی کی ہونے والی اولاد کی فکر تھی

ٹھیک ہوں میں "اس نے کچھ سوچتے انہیں تسلی دی"

لان میں کرسی پر بیٹھی سکینہ کاہی سوچ رہی تھی، چند دن بعد فیصلہ تھا، تبھی سکھاں چلی آئی

بڑی سرکار بی امانے بھیجوا یا ہے "اس نے دودھ کا گلاس میز پر دھرا"

کیا ہوا؟ "اسے ہنوز کھڑا دیکھ رانا نے پوچھا"

و وہ بڑی سرکاریہ "اس نے مٹھی میں دبی پرچی آگے کی "وہ یہ میری لڑکی کو منشی کی"

بیٹی نے دی ہے، دیوار سے دیوار ملا گھر ہے دونو کا "وہ پھر بولی "بڑی زیادتی کرتا ہے بڑا

بھائی بہت مارتا ہے، منشی جی نے کل ہی بیچ میں آکر بچایا "رانا نے پرچی کھولی جس میں

سکینہ نے اس سے بچانے کی درخواست کی تھی

تمہاری بیٹی خوش ہے؟ "رانا سکھاں سے پوچھنے لگی"

بی بی آج سمجھتی ہوں کے ظلم ہوا، کماتی بھی ہے کھیتوں پر کام بھی کرتی ہے، سکھ بھی"

"کوئی نہیں، شوہر تو بڑا ظالم ہے اس کا

" مجرموں کو سائیں بناؤ گے سر کا تو ظلم ہی ہو گا نا، چلو جاؤ اب"

====*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*

یہ پنچایت کے معاملات ہیں " اس نے بات شروع ہی کی تھی کے حیدر نے ٹوکا "

" یہ انسانیت کے معاملات ہیں حیدر "

پنچایت کا فیصلہ لڑکی کی بقا کے لئے ہے، ورنہ کیا کرے گی، باپ بستر مرگ پر ہے "

چھوٹا بھائی خود زیرِ تعلیم ہے بڑا رکھنے کو تیار نہیں؟ کوئی حل ہے؟ کیا کماے گی کیا

" کھائے گی "

عورت کو صرف روٹی کی نہیں عزت کی بھی ضرورت ہوتی ہے، آپ رہ سکتے ہیں "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے مجرم کے ساتھ

کونسی بقا کی بات کر رہے ہیں، یہ فیصلے صحیح ہوتے تو ز کہاں کی بیٹی کے بعد سکینہ نا ہوتی

چلو وہاں لڑکی بھی مجبور اراضی تھی مگر سکینہ اسٹینڈ لینا چاہتی ہے، عورت کی رضا کے

بغیر پنچایت کون ہوتی ہے نکاح کرانے والی یعنی مجبور کیا جا رہا ہے مجرم کو معاف کرنے

کو، حیدر جو تبدیلیاں اپ لانا چاہتے ہیں وہ سخت فیصلوں سے آتی ہیں ناکے محض اسکول

کالج کھولنے سے جب ایسے ہی پسنا ہے تو کیا فائدہ شعور کا، اج سکینہ ہمت کر رہی ہے کئی

سکیناؤں کو بچانے کی روز روز ایسی ہمت کرنے والے نہیں ملتے، بدلاؤں سخت
"فیصلوں اور قربانیوں سے اتے ہیں

بہت عمدہ تقریر تھی ایک وقت میں میں نے بھی بابا سرکار سے ایسے مباحثے کیے ہیں "
کہنا اسان ہوتا ہے، یہ اس لڑکی کی زندگی ہے جس سے محض اپنے بدلاؤں کے شوق میں
"نہیں کھیل سکتا

وہ اٹھے

آپ کی بات ٹھیک ہے، مگر لڑکی خود ذمہ داری سے یہ فیصلہ لے اپنے مجرم کو معاف "
کرنے نہ کرنے کا حق اسی کا ہے؟ آپ میری بات نہ سنیے آپ خود سوچیے ایک بار دونو
" فریق سے مل کر بات کیجیے

وہ اس کی بات پر سوچ میں پڑ گئے

==

==

پنچایت بیٹھ چکی تھی

دونوں فریق موجود تھے

دانیال بہت پر اعتماد تھا

حیدر نے بغور اس کے رویے کو دیکھا دوسری جانب نڈھال سکینہ تھی

تم پر الزام ہے منشی جی کی صاحبزادی کیے ساتھ زیادتی کا؟ یہ سچ ہے؟ "نگاہیں اس پر"

گڑھی تھی

سائیں غلطی ہو گئی بہک گیا تھا میں مجھے لوگوں نے اسکی وجہ سے بے غیرت کہا کے "

میری منگ مجھے چھوڑ کر شہر میں کالج میں معاشقے کر رہی ہے، میں کیا کرتا سائیں " وہ

روتا ڈرامہ کرتا بول رہا تھا

جب پنچایت فیصلہ دے چکی تھی کے تمہاری منگ نہیں ہے یہ لڑکی تو احترام کیو نہیں "

کیا اس فیصلے کا " وہ دھاڑے

سرکار غلطی ہو گئی سرکار " وہ پیروں میں گر گیا حیدر نے لات سے پیچھے کیا "

آپ لوگ کیا کہتے ہیں کے کیا جائے " باقی ارکان سے پوچھا "

" سائیں قانون تو یہی ہے جس نے برباد کیا وہی آباد کرے اسے گھر میں "

منشی جی اور سکینہ بی بی آپ کو قبول ہے یہ نکاح کا فیصلہ "منشی جی رو دیے مگر سکینہ اٹھ"
 کھڑی ہوئی ٹانگے کانپ رہیں تھی دل لرز رہا تھا مگر آج نہیں تو کبھی نہیں
 مجھے قبول نہیں ہے یہ سمجھوتہ سرکار نہیں ہے، ظلم نہ کرے خدا کے لئے "وہ ضبط نہ"
 کر سکی روتے روتے بولی

چے لگوئیاں شروع ہو گئیں، سب کو چپ کرایا گیا

مولوی صاحب! "حیدر نے موجود مولوی صاحب کو مخاطب کیا" لڑکی کی رضا کے بنا"
 "نکاح جائز ہے؟"
 "ممکن نہیں سرکار نکاح کا اپنا تقدس ہے"

"زنا بلجبر بد کرداری کے زمرے میں آتا ہے کے نہیں"

"آتا ہے سرکار"

اور بد کردار کو گاؤں میں کاری کیا جاتا ہے، چونکہ دانیال گناہ قبول کر چکا ہے سردار کی"
 حشیت سے میں سردار حیدر بخت پنچایت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے دانیال کو کارو
 "کرنے کا حکم دیتا ہوں"

فیصلے پر سناٹا چھا گیا

دانیال کھڑے قدم سے گرا تھا غرور اکڑ چکنا چور ہو گئی تھی وہ عبرتناک انجام کو پہنچا تھا
کون کیا بول رہا تھا حیدر کے کانوں میں محض سکینہ سے کی گئی ملاقات کے جملے گونج
رہے تھے جو رائنا کے سمجھانے پر کی تھی

اندر سے وہ مار چکا ہے آپ باہر سے مار دیجیے سرکار، کاری کر دیں مجھے پر اس سے بچا"
لیں "اسکی سسکیاں دل لرزانے والی تھیں

وہ مزید سکینا نہیں دیکھنا چاہتا تھے اس کے لئے دانیال کی سزا ضروری تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

====*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*

کیسی ہیں امی؟ "وہ امی سے محو گفتگو تھی"

"بلکل ٹھیک بیٹا تم بتاؤ سب ٹھیک ہے؟"

جی شکر ہے خالہ دادی کا مسئلہ حل ہوا؟ "خالہ دادی کو انکے بیٹے نے واپس نہیں بلایا تھا"

اب وہ ضد میں رائنا کے والدین کے گھر کے ساتھ بنے چھوٹے پورشن میں شفٹ

ہو گئیں تھی "سمجھتے ہیں ماں کمزور ہے اکیلی نہیں رہ سکتی ارے جب میاں کے بعد پال

سکتی ہوں تو اولاد کے بنا رہ بھی سکتی ہوں " وہ بھی ضد پر اڑی تھیں

" کہاں بیٹا وہیں کے وہیں معاملہ ہے کوئی نوکرانی ٹکتی نہیں ہے "

" اوہ "

فون رکھے بھی وہ اسی سوچ میں تھی اسے حیدر کی بات ہادائی خالہ دادی کو کسی ایسے کی

ضرورت تھی جو خود مجبور ہو، دماغ تانے بانے جوڑنے لگا کل ہی تو ز کہاں نے سکینہ

کے ساتھ ہونے والے برے سلوک کا بتایا تھا منشی جی کی وقت کے بعد زندگی اس پر

تنگ ہو گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

====*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*==*

میں تمہارے لئے بس یہی کر سکتی ہوں کے تم کو تعلیم اور شیلڈر دے سکوں، اب اپنے "

اچھے برے کی تم خود ذمہ دار ہو " یہ رائتا کے اسکو خالہ دادی کے پاس بھیجوانے سے پہلے

کے الفاظ تھے جو اس نے پلو سے باندھ لیا یہی الفاظ حیدر نے اسکے چھوٹے بھائی کو

سمجھائے تھے " میں تمہاری خبر گری کرتا رہوں گا آپا " وہ اسے دلا سادے کر گیا تھا

خالہ دادی کافی مشکل خاتون ثابت ہوئی تھی مگر بعد میں اسکارات کو نیند میں چننا ان پر

بہت کچھ افشاں کر گیا تھا وہ اب سراپا ماں تھی اس کے لئے وہ ان کو مرحوم پوتی کی یاد
دلاتی تھی

گو اسے اب باہر نکلتے خوف آتا مگر وہ یونیورسٹی جاتی تھی تعلیم کا موقع نہ بار بار ملتا ہے نہ
یہ تھا دنیا میں y سبکو ملتا ہے وہ جان گئی تھی یہی اسکی بقا کا زر

==

==*

NEW ERA MAGAZINE
چند ماہ بعد
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ بیڈ پر بیٹھے تھے جب بھابھی آمنہ چلی آئیں انکے دستک دینے پر حیدر کی نگاہ پڑی "

"آئیے بھابھی

وہ میں بڑی سرکار کے لیے فروٹ لائی تاہمی سوچا تھا زبردستی پورا کھلاونگی اب وہ کہاں "
کاپتا چلا تھا آمنہ اور بی اما نے رائنا کو ہتھیلی کا چھالہ بنا لیا تھا twins ہیں "جب سے
آمنہ کی بات پر وہ مسکراے (بھلا کھانے کے لئے اسے زبردستی کی ضرورت ہے
") " باتھ روم میں ہے وہ

چلیں پھر میں یہاں رکھ دیتی ہوں " وہ کہتی چلنے کو ہوئی "

شکر یہ بھا بھی " انہوں نے کہا تو وہ مسکراتی چلی گئی "

یہ بھا بھی آمنہ لائی ہے " وہ آئی تو حیدر نے بتایا "

بہت خیال ہے انھے میرا بھوک بھی لگی تھی وہ کتاب اٹھاتی سب کھاتی بولی (مجھے پہلے "

ہی پتا تھا پیٹو لڑکی) وہ دل میں سوچتے ہنسے

آپ خود نظر لگادیں گے میری صحت کو " وہ ان کے ہنسنے پر مشکوک ہوئی "

ویسے مجھے تمہارے اور بھا بھی کے تعلقات دیکھ خالہ دادی کی بات صحیح لگی کے تم "

دونوں کے تعلقات قابل رشک سے زیادہ قابل شک ہیں یقین نہیں اتنا اتنی دوستی اصل

" میں ہے یا ڈرامہ کر رہی ہیں دونوں

اس نے گھورا

" خالہ دادی تو اور بھی بہت کچھ کہتی ہے بتاؤں ایک ڈیمانڈ ہے ان کی؟ "

" کیسی ڈیمانڈ "

وہ ایک بچے کو گھٹی خود دینگی " اس نے بتایا "

ہوگی "وہ سکاٹپ کرتا برتن دھورہا تھا

"چوز کیا acca اتنی لمبی فیلڈ ہے آپ کی اسی لئے میں نے"

"بچے آسان کچھ بھی نہیں ہے یہ چھوڑو منگیترجی کہاں ہے"

وہ آرڈر تیار کر رہی ہے "شہرینہ نے سعود اور فلک کے مشورے پر کھانا سپلائی کا کام"

کیا تھا شروع جو اچھا جا رہا تھا

فلک نے شہرینہ کو فون دیا

ہاے باورچین "وہ اسے اپرین میں دیکھ ہنسا"

ہاے ویٹر "وہ بھی بدلہ اتار گئی کے سعود فلحال جا ب لیس تھا اور پارٹ ٹائم ویٹر کی"

جا ب کرتا تھا جو یو ایس میں نارمل سی بات تھی فلک ان دونوں کو نوک جھوک کرتا دیکھ

مسکرا کر چلی گئی

شہرینہ اور سعود کی منگنی اس کی اور ماموں کی کوششوں کا نتیجہ تھی "امیاپ یقیناً خوش

ہوں گی اب" وہ اکثر سوچتی کل کینا اور اج کی زندگی میں بہت خوشگوار فرق تھا گوا ب

بھی مسئلے تھے مامی بھی مزاج کی تیز تھیں مگر یہ پرا بلم ان پرا بلم سے کم تھیں جو وہ جھیل

چکی تھیں

انہیں پرانے پڑوسی کے ذریعے ابا کا پتا چلا تھا وہ معافی مانگنا چاہتے تھے جب سعود نے انہیں بتایا تو دل دکھی ہوا ابا جیسے تھے تھے تو باپ مگر دونوں نے ملنے سے انکار کر دیا وہ ماضی سے تعلق توڑ چکیں تھیں "معاف کر چکے ہم انہیں مل نہیں سکتے" یہ ان دونوں کا پیغام تھا جو سعود نے پڑوسی کو پہنچا دیا تھا (فون پر) وہ باپ حقیقتاً بد نصیب تھا جس نے خود گھرائی رحمت بیچی تھی



وہ اپنے ارد گرد کھڑے ہنستے چہروں کو دیکھ رہی تھی کتنا خوش تھے سب، اسکے اپنے چہرے پر ممتا کا نور بکھرا تھا جنت جو قدموں تلے آگئی تھی

اس نے حیدر کو دیکھا جو مسلسل اسکا ہاتھ تھامے تھے اس نے ازیت سے کراٹھے ایک بیٹا اور بیٹی سے جو نوازا تھا

حیدر میاں "خالہ دادی کی آواز پر انکی توجہ رانا اور بچو سے ہٹی"

ان میں سے ایک کو گھٹی دے ہی دی میں نے "وہ مزالیتے بولیں"

کون سے کو؟ " (شٹ کیسے ہو گیا یہ) "

اب بھوجتے رہے " وہ اتر کر بولیں تو سب ہنس دیے "

====*==*==*==*==*==*==*==*

وہ دونوں اس وقت بچوں کے ساتھ اکیلے تھے ورنہ ہر وقت کوئی نہ کوئی ہوتا

وہ آنکھیں موندے نیم دراز تھی جب حیدر نے پیار سے اسکا ماتھے پر بوسہ دیا

تھک گئیں جانم " ان کی فکر پر وہ مسکرائی وہ اب بچوں کو دیکھ رہے تھے " کتنے پیارے "

ہیں چھوٹے چھوٹے سے، میری بیٹی زیادہ پیاری ہے ویسے " وہ بولے

دونوں زیادہ پیارے ہیں " اس نے ٹوکا "

ویسے کس کو دی ہوگی خالہ دادی نے گھٹی " ان کا تجسس ہنوز قائم تھا "

" آپ بھی ناحیدر خواہ مخواہ سیریس لے رہیں ہیں اس بات کو "

چلو سو جاو پھر یہ اٹھ جائیں گے " وہ بولے اور لیٹنے کی تیاری کرنے لگے "

"وہ تذبذب میں تھی" حیدر مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے؟

اس کے لہجے نے انہیں چونکا دیا

کیا ہوا بولو؟" وہ اسے رکتا دیکھ پوچھنے لگے

یہ دونوں مجھے بہت عزیز ہیں حیدر "وہ پھر رکی محض اس لیے نہیں کے یہ میری اولاد"

ہے کیونکہ اولاد سے ماں کی محبت فطری ہوتی ہے "وہ پھر رکی اور ان کے آگے ہاتھ

پھیلا یا جو ہمیشہ کی طرح حیدر نے اپنے منطوب ہاتھ میں لے لیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے یہ بے تحاشہ عزیز ہیں اس لیے کے یہ آپ کے وجود کا حصہ ہیں اور مجھے ان سے "

محبت ہے " ایسے گھوما پھرا کے کیے اظہار نے حیدر کو کنفیوز کر دیا وہ مسکرائی

مجھے آپ سے محبت ہے " وہ ان کی آنکھوں میں جھانکتی بولی "

اتنے انتظار کے بعد میسر ہونے والا یہ لمحہ حیدر کے لیے کتنا قیمتی تھا کوئی حیدر سے پوچھتا

لوگ کہتے ہیں کے عورت اظہار محبت کرتی اچھی نہیں لگتی " وہ کہہ کر رکی کے راناکا "

چہرہ پھیکا پڑا حیدر نے اسکا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھام کر لبوں سے لگایا

لوگ غلط کہتے ہیں، محبوب کا اظہار محب کو نئی زندگی دیتا ہے، اور اس بل تم مجھے کس " " قدر حسین لگی ہو میں الفاظ میں نہیں بتا سکتا

انہوں نے بات پوری کی اور قریب ہوئے اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکرایا
رائنا مسکرائی یہی مان دے کر تو اس شخص نے ہواؤں کا رخ موڑا تھا، دل کی دنیا ہی بدل
دی تھی

==x=x=x=x=x=x=x=x=x=x==x=x=x=x==

NEW ERA MAGAZINE
! پانچ سال بعد
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیکسٹ "اس نے تھوڑا زور سے کہا اور سامنے میز پر پڑی بیل پریس کی "
باہر کوئی مریض نہیں تھا ج کی اپنا نمٹنٹز پوری ہو گئی تھی ویسے بھی کلینک کا وقت ختم
ہونے والا تھا باہر موجود نرس اسے یہی اطلاع دینے اندر آنے لگی تھی جب سامنے سے
اتے سوٹڈ بوٹڈ آدمی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منہ کھولنے سے روکا
نرس نے جائزہ لیا بلیک سوٹ میں اندروائٹ شرٹ پہنے ٹائی لگائے، سلیقے سے اسٹائل
سے سیٹ کیے گئے بالوں صاف رنگت کھڑے نقوش سے سجے چہرے پر ہلکی ہلکی شیو

کے ساتھ مسکراہٹ دبائے عنابی لبوں کے ساتھ وہ کافی لمبا چوڑا سا شخص تھا جو بے شک کوئی اپالو نہیں تھا ناد یوتاوں جیسا وجیہہ تھا مگر پر سنلٹی کے حساب سے شاندار تھا وہ شخص آہستہ سے دروازے کھول اندر داخل ہوا

سامنے ہی ڈارک براؤن کلر کی میز کے پیچھے کمر ٹیبل چئیر پر ایک خاتون نما لڑکی براجمان تھی جس کی عمر کا حساب لگانا مشکل تھا کے

ناوہ بہت پکی دیکھتی تھی ناہی الہڑپن تھا اس کے انداز میں

بھورے بال جو غالباً آگے سے لہریا کٹ لیا گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیضوی چہرے کے اطراف میں سیٹ تھے، لائٹ پنک کلر کے خوبصورت بریزے کے جوڑے میں پاؤں میں سفید دوپٹے کی چپل سر پر سوٹ کا ہی ہم رنگ دوپٹے لیے وہ کافی ڈیسنٹ اور پرکشش تھی

آئیے بیٹھیے "اس کے کہنے پر مقابل مرد کی سرد آنکھوں میں نرم سی چمک ابھری"

آنکھیں اس کے چہرے کے طواف میں مصروف ہو گئیں

وہ ہنوز فائنل کی جانب متوجہ تھی کوئی آواز ناپا کر چونکی

جی فرمائیے کس شکایت سے آئے ہیں "اب کے اس نے نگاہ لیپ ٹاپ سے ہٹا کر اس "

شخص کی طرف دیکھا اس کی ڈارک بھوری سی آنکھوں میں حیرت در آئی

مریض عشق ہوں ڈاکٹر صاحبہ اپنی دوائی لینے آیا ہوں "وہ شخص اپنی آنکھیں اس پر "

گاڑے تھا جن میں وہی نرم گرم سا تاثر تھا جو اس کے لیے مخصوص تھا

اور میری دوائی آپ ہیں، چلیے "وہ ٹہر کر حکمیہ سے انداز سے گویا ہوا "

" رانا کا قہقہہ بے ساختہ تھا " حد ہی ہو گئی حیدر اتنے کرنجی ڈائیلاگ

بد ذوق لوگوں کو عشق کرنج ہی لگتا ہے " وہ بھی مسکرائے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب چلیں؟"

" باہر پیشنٹس ہیں؟، ویسے ٹائم تو ختم کلینک کا "

وہ نرس کو بلائے پوچھ رہی تھی

" جی ڈاکٹر صاحب ختم "

گڈ "اس نے کہا "

=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x=x

وہ دونوں اس وقت گاڑی میں تھے حیدر کے پولیٹکس میں آنے کے بعد شاز شاز ہی ایسا
موقع ہوتا جس میں وہ ایسے تنہا نکلتے تھے جس میں حیدر ڈرائیو کرتے تھے
آج ان کی ویڈنگ اینیورسری تھی جو پچھلے دو سال حیدر بھول گئے تھے اس سال
ازالے کا پورا ارادہ تھا

اس نے بچوں کو کال لگائی اب وہ دونوں اس سے ویڈیو کال پر بات کر رہے تھے
مماسرکار میں نے ہو مورک کر لیا ہے "عائشہ (بیٹی) نے چھوٹے ہی قابلیت جتائی"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
میں نے بھی "اسد (بیٹا) بھی اچھلا"

مما اس نے بابا سرکار کے فائل پر جو س گرا دیا "عائشہ کی شکایت پر رائنا نے گہری"
سائنس لی جبکہ حیدر نے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارا

مرحومہ خالہ دادی نے گھٹی کسے دی تھی وہ جلد ہی پتا چل گیا تھا اسد نے باپ کو ٹارگٹ
بنار کھا تھا وہ حیدر کی گود میں آتے ہی نیپی گیلی کرتا

رات کو تب تک روتا جب تک حیدر کی آنکھ نہ کھلتی (یہ سب رائنا کو حیدر کا وہم ہی لگتا تھا

جو کے کافی حد تک درست تھا) اسد ویسے کافی اچھا بچا تھا مگر حیدر کی روز کوئی نا کوئی چیز دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کے ہاتھوں کی کھجلی کا شکار ہو جاتی

سی؟ پھر تم کہتی ہو میں غصہ کرتا ہوں "وہ بولے تو وہ ہاتھ سے انہیں شانت ہونے کی" گزارش کرنے لگی اب وہ اسد کو ہلکا سا ڈانٹ رہی تھی

اچھا بچوں ماما بابا لیٹ ہوں گے آپ نے چاچی سرکار (آمنہ) کو تنگ نہیں کرنا، کھانا" کھا کر سو جانا" ان دونوں نے ہی بچوں کو خدا حافظ کیا

آمنہ کے ساتھ بچے بہت اٹیچ تھے اور اسی وجہ سے رائنا بھی سکون میں تھی یہ اس کا اور حیدر کا تعاون ہی تھا جو وہ ہفتے میں تین دن گاؤں میں اور ایک دن دوسرے ہاسپٹل میں کلینک کرنے لگی تھی

=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×=×

آمنہ عورتوں کے مسائل سن کر اٹھی تھی یہ منسب رائنا اور حیدر نے باہمی رضامندی سے اسکے حوالے کیا تھا بی اماں خود ہی ہر طرف سے الگ تھلگ اب بچوں میں رہتی تھی یا شر جیل کے ایٹال ثواب کے لیے دعائیں پڑھتی رہتی تھیں

وہ فارغ ہی ہوئی تھی کے شیراز چلا آیا وہ پندرہ سال کا سمجھدار لڑکا تھا

اس کے اطوار نیک ماں کی تربیت کا منہ بولتا ثبوت تھے وہ ابھی ماں کو اپنے واپس جانے کا
بتانے تھا

"ابھی تو آئے تھے اب دو دن بعد واپس جا رہے ہو"

ماں تھی آنکھیں سیر ہی نہیں ہوتی تھیں

"جی اماں بس پڑھائی کا معاملہ ہے"

اللہ میرے چاند کو ترقی دے، صبح صبح کہاں گئے تھے میں اٹھی تو نہیں تھے تینوں بھائی"
"اس نے پوچھا

وہ بابا سرکار کی اور دادا سرکار کی قبر پر فاتحہ پڑھنے گئے تھے "اس نے بتایا"

آمنہ کو وہ دن یاد تھا جب باپ کی بیماری سے دگردوں حالت دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر
رویاتھا

اماں بابا کہتے ہیں وہ بہت گناہ گار ہیں میں ان کے لیے کچھ کروں میں کیا کروں "اس"

کی بات نے آمنہ کا دل پسینا تھا

تم تینوں اپنے بابا کے لیے بس یہی کر سکتے ہو کہ اتنے نیک ہو جاؤں کہ باپ کے " لیے ثواب جا رہے بن جاؤ " شیراز کو بھی ماں کے یہ الفاظ آج بھی یاد تھے دو سال پہلے ہی شرجیل کی وفات ہوئی تھی تب اس کے آخری لمحات میں اس کی اذیت کو دیکھتے آمنہ نے اسے معاف کر دیا تھا اور اس کے بعد اس نے خود بہت ہلکا پھلکا ہر بوجھ سے آزاد محسوس کیا تھا جیسے وہ بیڑیوں سے آزاد ہو گئی تھی وہ انہی سوچوں میں تھی شیراز چلا گیا اٹھ کر اسے پتانا لگا باہر سے عائشہ کی شیراز بھائی کو پوٹم سنانے کی آواز آرہی تھی آمنہ کو یاد آیا جب بی اماں نے بچپن میں ان بچوں کے رشتے طے کرنے کی بات کی تھی تب رائے نے سخت قدم اٹھاتے صاف منع کیا تھا

یہ باتیں ابھی کرنے یا سوچنے کی نہیں ہے بچوں کو ان کی زندگی جینے دیں ایسی باتوں " سے بچنا خراب ہوتا ہے "

آمنہ کو اس کی باتیں صحیح لگی تھی غلط بات پر کہیں تو فل اسٹاپ لگنا چاہیے تھا آج شیراز اور عائشہ کو دیکھتے اسے یہ فل اسٹاپ بالکل صحیح لگا اس نے دھیان بٹایا اور اٹھ کر کھڑکی میں آکر نیلے آسمان کی طرف دیکھا اس نے ایک وعدہ کیا تھا خود سے

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ہم دونوں بہنیں اتنی اچھی زندگی گزاریں گے "

سعود نے سر ہی پیٹ لیا (اپنا) پاکستان کی مضبوط شہرینہ اب یہاں آکر لاڈ پیار پا کر آبلہ بن چکی تھی جو کسی بھی وقت پھٹ (رو پڑتا) پڑتا

یار تمہاری آنکھوں کو نارونے کی بیماری ہے کل ہی چلیں گے اسپیشلسٹ کے "

"پاس، ہنسنے کے موقع پر ڈھاڑے مارنے لگتی ہو

اس کے بولنے پر شہرینہ کا وچ پر پڑا تکیا اس کے منہ پہ کھینچ مارا اور اٹھ گئی "کھانا لاتی ہوں موٹے"

سعود کا وزن مزید ار کھانے کھا کر مزید بڑھ گیا تھا

"جم کروں گا نا پھر دیکھنا"

جب کرو گے دیکھ بھی لوں گی "وہ بھی جانتی دھن کا پکا جو کا ٹھان لیتا کر کے ہی دم لیتا"

تھا

اس نے امریکن اسٹائل کھلے کچن سے سامنے دیکھا

ماں کو رد کرتے ہو تم بچے ضد لگاتے ہو ارے مائیں بھی مجبور ہوتی ہیں ماؤں سے ضد "
 " نہیں لگاتے بیٹا ان سے محبت کرتے ہیں

ان کے الفاظ اس کے لیے حکم کی حیثیت رکھتے تھے اس بظاہر سخت عورت نے اسے
 سکھایا تھا کہ زندگی جینے انجوائے کرنے خود سے محبت کرنے میں کوئی برائی نہیں
 بشرطیکہ جائز حد میں ہو

وہ اکثر کہتی تھیں لوگ مجھے جتنا مارنے کی کوشش کریں گے میں اتنا جی کر دکھاؤں گی
 " نے مجھے سانس دی ہے تب تک جیونگی جب تک اللہ
 اور اس کے لیے سہارے کی ضرورت نہیں بس دل زندہ ہونا چاہیے رشتے خود بخود بنتے
 ہیں

وہ خلیل صاحب کے رشتے کے بارے میں سوچنے لگی وہ جاب کے ساتھ ساتھ ایک
 غریب علاقے میں پڑھاتی چھٹی کے دن وہ بھی وہیں پڑھاتے تھے کالج میں بھی جاب
 کرتے تھے

سادہ سے ڈریس سوٹ میں شریف سے مہذب سے 30 سالہ خلیل صاحب متاثر کن

تھے کم عمری میں شادی کی تھی بیوی حیات نہیں تھی ایک بیٹی تھی جوان کے ساتھ
ساتھ رہتی تھی سکینہ سے مانوس تھی

اسے آج کا واقعہ یاد آیا جب خلیل صاحب نے اس سے بات کی تھی

میں بہت عام سا شخص ہوں لگی بندھی تنخواہ والا ایک بیٹی کا باپ آپ سے محبت کے "
دعوے نہیں کروں گا مگر آپ کی عزت کرتا ہوں

آپ کا ساتھ ہو گا تو مل کر ترقی بھی کریں گے

باقی جیسے آپ کو ٹھیک لگے "وہ پہلے بھی سکینہ کا رشتہ خالہ دادی کی زندگی میں بھیج چکے
تھے اس کے ماضی سے واقف تھے اب پھر آئے تھے

عزت یہ لفظ سکینہ کے لیے بہت قیمتی تھا

اس نے ان کی آنکھوں میں سچائی دیکھی تھی گزرے وقت نے ثابت کیا تھا کہ حیدر
سے محبت صرف سیراب تھی اسے صرف حیدر سے عقیدت تھی وہی عقیدت اب
اسے رائے سے بھی تھی جس نے اسکی غلط نیت جانتے بھی اس کی مدد کی تھی

شادی سب کچھ نہیں ہے مگر اگر کہیں ایسا شخص ملے جو تمہیں ایسا لگے کہ اس کے "

یہ تیرا ساتھ ہے اے ہمسفر

جو اندھیرے فنا ہوئے

یہ اونچی نیچی کٹھن راہیں

تیرے ساتھ سے اسماں ہوئیں

یہ تیرے حصار میں ہو کر قید

میری مشکلیں آسان ہوئیں



یہ تیرا ساتھ ہے اے ہمسفر

کے زندگی رواں چلی

ان کے لفظ راننا کے دل کی آواز بن چکے تھے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیے

انہوں نے بہت سی بری روایتوں شکست دی تھی بہت سے پہاڑ سر کیے تھے ایک

دوسرے کے خوابوں کو پورا کیا تھا

اور مزید کی جانب گامزن تھے

آسمان پر چمکتے چاند نے اس جاری کی نظر اتاری جو ایک دوسرے کے شانے پر سر رکھے
تھکن اتار رہے تھے



♥ ختم شدہ ♥



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
 ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
 شکر یہ ادارہ: نیو ایر میگزین